رنگا رنگ لطیفے

محمد عفّان



رنگا رنگ لطیفے

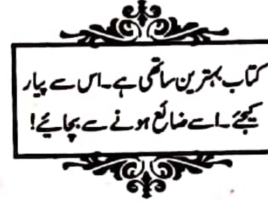
محمد عفّان

دلچسپ اور مزیدار لطیفے





رابعہ بُک ہاؤس
الکریم مارکیٹ' اردو بازار' لاہور (پاکستان) فون : 042-3712355















Rabia Book House
Al-Karim Market, Urdu Bazar, Lahore-54000, Pakistan.
Ph: 042-7123555 E-mail: rbhlahore@yahoo.com
www.rabiabooks.com
1-Katchery Road, Nila Gumbad Anarkali,
Lahore-54000, Pakistan. Ph: 042-7355528

ناشر ——— نویدا ے شیخ
ادارہ ——— رابعہ بک ہاؤس لاہور
سرورق ——— RBH آرٹ سیکشن لاہور
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت 150 روپے

WPM
HOS

ایک شخص نے اخبار میں اشتہار پڑھا ''ہم پانچ سو روپے میں ایک ایسی چیز بیچ رہے ہیں جسے پہن کر آپ تو لوگوں کو دیکھ سکیں گے مگر لوگ آپ کو نہ دیکھ سکیں گے''۔
اس شخص نے فوراً پانچ سو روپے کا منی آرڈر کر دیا۔
چند روز بعد انہیں کمپنی کی طرف سے ایک پارسل ملا، پارسل کھولا تو اس میں ایک برقعہ رکھا تھا۔



ایک سیاست داں جلسہ میں تقریر کر رہا تھا ہر اہم فقرے کے دوران میں اس کا بیٹا ٹین کا ڈبہ زور زور سے پیٹنے لگتا۔
ایک موقع پر اس کے باپ نے اسے ڈانٹ پلائی : ''بدتمیز! یہ کیا کر رہے ہو؟''۔
بیٹا بولا: ''آپ دیکھتے نہیں سارا مجمع اونگھ رہا ہے میں انہیں مسلسل جگائے رکھنے کی کوشش کر رہا ہوں''۔



ایک فلسفی کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں ایک کولہو کے بیل کو دیکھا۔ بیل کولہو کے گرد چکر لگا رہا تھا اور اس کے گلے میں گھنٹی بج رہی تھی فلسفی یہ دیکھ کر حیران ہوا اور پاس بیٹھے مالک سے پوچھا کہ بیل کے گلے میں گھنٹی کیوں باندھ رکھی ہے؟۔
مالک نے جواب دیا: اس لیے کہ یہ پتہ چلتا رہے کہ بیل چل رہا ہے یا رکا ہوا ہے۔
فلسفی نے کہا: اگر یہ ایک جگہ کھڑا ہو کر ہی گردن ہلاتا رہے تو؟۔
مالک نے جواب دیا: جناب یہ بیل ہے فلسفی نہیں۔



ایک بوڑھی عورت نے دودھ والے سے پوچھا:''بیٹا تم دودھ میں پانی تو نہیں ملاتے ؟''۔
پاس کھڑے بچے نے جلدی سے جواب دیا: ''نہیں اماں جی! یہ دودھ میں پانی نہیں بلکہ پانی میں دودھ ملاتے ہیں''۔



میزبان (مہمان سے): ''جناب! آپ کو کھانا کھاتے ہوئے تین گھنٹے ہوگئے ہیں مگر آپ ابھی تک ڈٹے ہوئے ہیں''۔

مہمان: ''جناب! دعوتی کارڈ میں لکھا تھا کھانے کا وقت ایک سے تین بجے تک ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک سکھ فوجی کو دشمن کی چوکی پر قبضہ کرنے کا حکم ملا۔ اس نے پانچ منٹ کے اندر چوکی پر قبضہ کرلیا اور چوکی پر موجود تمام فوجیوں کو ہلاک کردیا۔ کمانڈنگ آفیسر کو جب اطلاع ملی تو وہ بہت خوش اور پانچ منٹ کے بعد وہ مقبوضہ چوکی پر پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ فوجی افسر موصوف اپنی ہی چوکی تباہ کر بیٹھے کیے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس نے فوراً گھڑی پر نظر ڈالی۔ گھڑی میں ٹھیک بارہ بج کر دس منٹ ہو رہے تھے۔

✿ ✿ ✿

بچہ (انکل سے): آپ کو پتہ ہے سانس لینے سے کیا ہوتا ہے؟

انکل: جی ہاں! ہم سانس لینے سے زندہ رہتے ہیں۔

بچہ: آپ کو تو کچھ بھی نہیں پتہ، سانس لینے سے ہمارا پیٹ اوپر نیچے ہوتا ہے۔

✿ ✿ ✿

''دیکھئے اباجان یہ احمد میرے پیچھے سائے کی طرح لگا رہتا ہے''۔

اباجان: احمد بیٹا ادھر آؤ، تمہارے بھائی جان کہہ رہے ہیں کہ تم سائے کی طرح ان کا پیچھا کرتے رہتے ہو۔

احمد: جی اباجان! آپ ہی نے تو کہا تھا کہ بڑوں کے نقش قدم پر چلا کرو، میں آج بھائی جان کے پیچھے چلتے ہوئے سینما گھر تک پہنچ گیا ہوں۔

✿ ✿ ✿

ایک بچی بھاگتی ہوئی ماں کے پاس آئی اور بولی: ''امی! امی! آپ کیوں رو رہی ہیں؟''۔

ماں: ''بیٹا! تمہاری دادی جان مجھے تنگ کرتی ہیں''۔

بچی نے معصومیت سے جواب دیا: ''آپ انھیں سکول میں داخل کیوں نہیں کروادیتیں''۔

✿ ✿ ✿

محکمہ ٹیلی فون کے ڈائریکٹر نے ایک شخص کو ٹیلی فون کر کے کہا: جناب! کل شام آپ نے ہمارے ایک آپریٹر سے سخت بدتمیزی کی تھی آپ اگر اس سے معذرت نہیں کریں گے تو آپ کا ٹیلی فون کاٹ دیا جائے گا۔

اس شخص نے معذرت کرنے کا وعدہ کیا اور بعد میں آپریٹر کو ٹیلی فون کر کے کہا۔

''کل میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ جہنم میں جائیں مگر اب میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں، برائے مہربانی آپ جہنم میں مت جائیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک شخص نے لفٹ دینے کے لیے اشارہ کیا ایک گاڑی اس کے قریب آ کر رکی وہ جلدی سے اس میں بیٹھ گیا وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ڈرائیونگ سیٹ خالی تھی اور گاڑی خود بخود چل رہی تھی وہ سہم کر بیٹھا رہا کافی دیر بعد گاڑی ایک پٹرول پمپ پر آ کر رکی ایک شخص نے پٹرول بھرا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

کار میں بیٹھے شخص نے کہا ''آپ اس سیٹ پر نہ بیٹھیں اس کار کو جن چلا رہے ہیں''۔

اس شخص نے کہا: ''میں دو میل سے اس کار کو دھکا لگا رہا ہوں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کو جن چلا رہے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

عاصم (مصور سے): جب میں آپ کی تصویر دیکھتا ہوں تو بہت حیران ہوتا ہوں۔

مصور (خوش ہوکر): کہ میں تصویر کس طرح تیار کرتا ہوں؟

عاصم: نہیں جناب! اس لیے کہ آپ اپنا قیمتی وقت کیوں ضائع کرتے ہیں۔

✿ ✿ ✿

ایک دیہاتی جب تیسری دفعہ سینما کے ٹکٹ گھر کی کھڑکی پر ٹکٹ لینے آیا تو کلرک نے پوچھا ''بھئی تم پہلے بھی دو دفعہ ٹکٹ لے جاچکے ہو ان کا کیا ہوا؟''۔

دیہاتی بولا: ''کیا بتاؤں جی! وہاں دروازے پر ایک پاگل آدمی کھڑا ہے جب میں اندر جانے لگتا ہوں وہ مجھ سے ٹکٹ لے کر پھاڑ دیتا ہے''۔

✿ ✿ ✿

الیکشن کے دن قریب آ رہے تھے ایک جلسے میں ایک صاحب اپنے کونسلر کی تعریف کرتے جا رہے تھے وہ کہہ رہے تھے۔

''وہ سمندر ہے ہم اس کی لہریں ہیں وہ سورج ہے ہم اس کی کرنیں ہیں وہ پھول ہے ہم اسکی خوشبو ہیں''۔

اچانک ہجوم سے آواز آئی: ''وہ دیگ ہے تم اس کے چمچے ہو''۔

* * *

ڈاکٹر (مریض سے): میں مریض کی آنکھ دیکھ کر بتا دیتا ہوں کہ اسے کیا مرض ہے۔تمہاری دائیں آنکھ بتاتی ہے کہ تمھیں تپ دق ہے۔

مریض: لیکن جناب! میری یہ آنکھ تو مصنوعی ہے۔

* * *

ایک صاحب (ملاح سے) تمہارے ابا کہاں فوت ہوئے تھے؟

ملاح نے جواب دیا: ''سمندر میں''۔

وہ صاحب بولے: ''تمہارے دادا؟''۔

ملاح نے جواب دیا: ''وہ بھی سمندر میں''۔

پھر اس صاحب نے پوچھا: ''تمہارے پردادا؟''۔

ملاح نے جواب دیا: ''وہ بھی سمندر میں''۔

صاحب نے کہا''پھر تو سمندر بڑی خطرناک جگہ ہے اس کو چھوڑ دو''

ملاح نے پوچھا''تمہارے ابا جان کہاں فوت ہوئے تھے؟''

اس نے کہا: ''خشکی پہ فوت ہوئے''۔

پھر دادا اور پردادا کا بھی یہی جواب ملا کہ''کہ خشکی پہ فوت ہوئے''

ملاح نے کہا: ''پھر تم خشکی چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟''۔

* * *

استاد (شاگرد سے): آب پاشی کو جملے میں استعمال کرو۔

شاگرد: ''آج منے نے ابو پر آب پاشی کی''۔

* * *

بھکاری نے ایک دروازے پر صدا دی تو اندر سے ایک بچہ نکلا

اس نے بھکاری سے کہا: ''شربت پیو گے؟''۔

بھکاری خوش ہو کر بولا: ''ہاں کیوں نہیں''۔

بچے نے بھکاری کو شربت لا کر دیا بھکاری نے تیسرا گلاس پینے کے بعد کہا: ''کیا آج گھر میں زیادہ شربت بنا ہے؟''

بچہ معصومیت سے بولا: ''نہیں دراصل آج ہمارے شربت میں چھپکلی گر گئی تھی''۔

* * *

گاؤں کے ایک کنجوس کے متعلق مشہور ہو گیا کہ وہ سارے گاؤں کو کھانے کی دعوت دینے والا ہے گاؤں والوں نے یہ بات سنی تو تصدیق کے لیے ایک آدمی اُس کنجوس کے ملازم کے پاس گیا اور پوچھا: ''کیا دعوت والی بات سچی ہے؟''۔

ملازم نے مسکرا کر جواب دیا: ''ہمارے صاحب تو قیامت والے دن ہی دعوت دیں گے''۔

اس آدمی کے چلے جانے کے بعد کنجوس نے ملازم کو ڈانٹ کر کہا: ''بدبخت! تجھے دعوت کا دن مقرر کرنے کی بھلا کیا ضرورت تھی''۔

* * *

ایک افسر نے اپنے ماتحت کو بلایا اور کہا: ''پانچ سال پہلے تم کلرک تھے اُس کے ایک سال بعد میں نے تمھیں ہیڈ کلرک بنا دیا پھر ایک سال بعد اسسٹنٹ منیجر بنایا اب میں اپنے عہدے سے ریٹائرڈ ہو رہا ہوں اور تمھیں اپنی جگہ دے رہا ہوں تو تم میری اتنی مہربانیوں کے بدلے کیا کہو گے؟''۔

ماتحت: ''شکریہ، ابا جان!''۔

* * *

ایک آدمی نے اعلان کیا میری سائیکل جس نے چرائی ہے شام تک واپس کر دے نہیں تو میں وہی کروں گا جو میرے ابو جی نے کیا تھا۔
شام سے پہلے ایک شخص نے اسے سائیکل دی اور پوچھا : ''آپ کے والد صاحب نے کیا کیا تھا؟''۔
پہلے آدمی نے جواب دیا: ''دوسری سائیکل خرید لی تھی''۔

❁ ❁ ❁

عمران (عثمان سے): میرے اندازے کے مطابق اس وقت تمہاری قیمت صرف 200 روپے ہے۔
عثمان: واہ تم نے مجھے اتنا گھٹیا سمجھ لیا ہے کہ میری قیمت صرف 200 روپے لگاتے ہو۔
عمران: 200 بھی زیادہ قیمت ہے، تمہاری قیمت تو صرف 10 روپے بنتی ہے باقی کے 190 روپے تو میں نے تمہاری شرٹ کے لگائے ہیں۔

❁ ❁ ❁

ڈاکو نے ایک آدمی کو پستول دکھا کر کہا: ''جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے اسے نکال دو''۔
آدمی (تھر تھر کانپتے ہوئے): ''میں بڑا غریب آدمی ہوں میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے''۔
ڈاکو: ''تم ہم سے زیادہ غریب نہیں ہو، ہم خالی پستول لیے پھرتے ہیں اور گولی خریدنے کے لیے بھی پیسے نہیں ہیں''۔

❁ ❁ ❁

دو احمق ایک تالاب کے کنارے بیٹھے تھے اچانک ایک احمق نے دوسرے سے پوچھا۔
''ارے یار! اگر تالاب میں آگ لگ جائے تو بیچاری مچھلیاں کہاں جائیں گی؟''۔
دوسرے احمق نے جواب دیا: ''ابے تم میں اتنی بھی عقل نہیں؟ مچھلیاں درختوں پر چڑھ جائیں گی''۔
پہلا بیوقوف بولا: ''ابے جا! کسی اور کو بے وقوف بنانا مچھلیاں کیا گائیں بھینسیں ہیں جو درختوں پر چڑھ جائیں گی''۔

❁ ❁ ❁

ایک آدمی نئی کار میں بیٹھا کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں اسے پولیس والے نے پکڑ لیا اور کہا۔
''تمہاری گاڑی کا چالان ہوگا کیوں کہ تم نے یہاں ہارن بجایا ہے جب کہ یہاں ہارن بجانا منع ہے''۔
آدمی: ''جناب! میں نے یہاں کوئی ہارن نہیں بجایا''۔
اس بات پر دونوں میں بہت بحث ہوئی۔ آخر اس آدمی کو یاد آیا کہ اس کی گاڑی کا تو ہارن خراب ہے اس نے یہ بات پولیس والے کو بتائی۔
یہ سن کر پولیس والا اطمینان سے بولا: ''جناب! چالان تو اب بھی ہوگا کیوں کہ ہارن کا خراب ہونا بھی جرم ہے''۔

❁ ❁ ❁

ارشد (عامر سے): ''تم نے اپنی آنکھوں پر عینک کیوں لگائی ہے؟''۔
عامر: ''اس لئے کہ میری نظر کمزور ہے اور بغیر عینک کے مجھے ہر چیز دھندلی نظر آتی ہے''۔
ارشد: ''اچھا تو تم یہ عینک رات کو سوتے وقت بھی لگاتے ہو گے؟''۔
عامر (حیرت سے): ''وہ کیوں بھئی؟''۔
ارشد: ''اس لئے کہ عینک کے بغیر آپ کو خواب بھی دھندلے نظر آتے ہوں گے''۔

❁ ❁ ❁

باپ (بیٹے سے): یہ بتاؤ کن ملکوں میں سونا سب سے زیادہ پایا جاتا ہے؟۔
بیٹا: جن ملکوں میں راتیں لمبی اور دن چھوٹے ہوتے ہیں۔

❁ ❁ ❁

ڈاکٹر (بچے کے باپ سے): ''اب آپ کے بیٹے کی طبیعت کیسی ہے؟''۔
باپ: پہلے سے بھی زیادہ خراب ہے۔
ڈاکٹر: جو دوا میں نے دی تھی اسے پلادی تھی۔
باپ: ''نہیں جی!''۔
ڈاکٹر: ''وہ کیوں؟''۔
باپ: ''جناب! اس دوا پر لکھا تھا کہ دوا کو بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں''۔

❁ ❁ ❁

مالک (نوکر سے): میری دراز میں سے تین ہزار روپے کہاں گئے؟۔

نوکر: وہ تو خرچ ہوگئے۔

مالک (غصے سے): وہ کیوں؟۔

نوکر: جناب! آپ نے ہی تو کل کہا تھا کہ میرے آنے سے پہلے میری دراز صاف ہونی چاہیے۔



ایک صاحب اپنے دوست کے گھر رہنے گئے، دوست کا ایک ہی بچہ تھا جن سے صاحب ہروقت باتیں کرتے رہتے تھے، بچہ ان کے ہر وقت بولنے سے بے حد تنگ تھا، ایک دن صاحب نے بچے سے کہا ''میاں! اگر میں کہوں کہ ابھی رات ہو رہی ہے مگر دن کا وقت ہو تو تم کیا کرو گے؟''۔

بچے نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا: ''ابو سے کہوں گا کہ آپ کو پاگل خانے چھوڑ آئیں''۔



ایک لڑکا انٹرویو دینے گیا جب اس سے تعلیم پوچھی گئی تو اس نے بتایا: ''ایل ایل کے ایم پی''۔

افسر نے پوچھا: ''یہ کس ڈگری کا نام ہے؟''۔

لڑکا: ''جناب! لنک لنک کے میٹرک پاس''۔



شرلاک ہومز نے فرانس کی سیر کے دوران میں ایک ٹیکسی ڈرائیور کو ٹپ دی تو وہ بولا: ''شکریہ شرلاک ہومز''۔

شرلاک ہومز نے حیران ہو کر اس سے کہا۔ ''میں دنیا کا سب سے بڑا سراغ رساں ہوں لیکن محض شکل دیکھ کر آدمی کا نام تو میں بھی نہیں بتا سکتا، تمھیں کیسے اندازہ ہوا کہ میرا نام شرلاک ہومز ہے''۔

ٹیکسی ڈرائیور نے اس کے کندھے پر لٹکے ہوئے بیگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے معصومیت سے کہا ''آپ کا نام سفری بیگ پر لکھا ہے''۔



ایک فلسفی نے ماہر نفسیات سے کہا: ''الفاظ مردہ ہو چکے ہیں، اب کسی لفظ کا کسی شخص پر کوئی اثر نہیں ہوتا''۔

ماہر نفسیات بولا: ''جو لوگ یہ سمجھتے ہیں وہ بیوقوف، نالائق اور جاہل ہیں''۔

فلسفی زور سے چیخا: ''بکواس بند کرو ورنہ میں تمھارا منہ توڑ دوں گا''۔

ماہر نفسیات مسکرا کر بولا: ''دیکھا لفظوں کا اثر''۔



ایک دوست (دوسرے سے): تم سائیکل چلانا جانتے ہو؟۔

دوسرا بولا: بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔

پہلا: جہاز بھی چلانا جانتے ہو؟۔

دوسرا: ارے بھئی وہ تو میں بہت اچھی طرح چلاتا ہوں۔

پہلا: اور جھوٹ بولنا بھی جانتے ہو؟۔

دوسرا: پانچ منٹ سے میں اور کیا کر رہا ہوں۔



ایک صاحب (دوسرے سے): آیئے آیئے تشریف لایئے

دوسرے صاحب: ''مگر... یہ کتا کاٹتا تو نہیں؟''۔

پہلے صاحب: ''یہی تو آزمانا چاہتا ہوں، یہ کتا میں نے آج ہی خریدا ہے''۔



دو افیمی آپس میں باتیں کر رہے تھے ایک نے دوسرے سے کہا: ''آج ہم سورج پر جائیں گے''۔

دوسرا افیمی بولا: ''مگر وہ تو بہت گرم ہوتا ہے''۔

پہلا: تم تو بے وقوف ہو ہم دن کو نہیں رات کو جائیں گے''۔



شکاری صاحب ایک محفل میں اپنے شکار کے واقعات سنا رہے تھے۔

ایک صاحب نے ان سے پوچھا: ''کیا یہ واقعی سچ ہے کہ اگر آپ نے مشعل اُٹھا رکھی ہو تو درندے قریب نہیں آتے؟''۔

شکاری نے جواب دیا: ''جی ہاں، لیکن اس کا دارومدار اس بات پر ہے کہ آپ مشعل اُٹھا کر کتنے تیز دوڑتے ہیں''۔



ایک سیاح کو دورانِ سفر بھوک لگی تو وہ ایک ہوٹل میں گیا جو دور افتادہ گاؤں کا واحد ہوٹل تھا اس نے چند انڈوں اور چائے کا آرڈر دیا۔ بل آیا تو سیاح رقم دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس میں ایک انڈے کی قیمت دس روپے درج تھی سیاح نے اتنی زیادہ رقم پر تعجب کا اظہار کیا اور پوچھا: ''کیا اس جگہ انڈوں کی بہت قلت ہے؟''۔

ہوٹل والا: ''جی نہیں''۔

سیاح: ''پھر آپ نے بل میں اتنی زیادہ رقم کیوں لگائی ہے؟''۔

ہوٹل والا: ''بات اصل میں یہ ہے جناب! یہاں انڈے تو بہت مل جاتے ہیں لیکن سیاح کبھی کبھی ملتے ہیں''۔



ایک صاحب کو بھولنے کی بیماری تھی اس لیے جب انہیں کوئی بات یاد رکھنی ہوتی تو اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں لال رنگ کا دھاگا باندھ لیتے تا کہ جب ان کی نگاہ انگلی میں بندھے ہوئے دھاگے پر پڑے تو بھولی ہوئی بات یاد آ جائے ایک مرتبہ سونے کے لیے لیٹے تو ان کی نگاہ انگلی میں بندھے ہوئے دھاگے پر پڑی۔ اب وہ سوچنے لگے کہ انہوں نے دھاگا کس بات کو یاد رکھنے کے لیے باندھا تھا لیکن انہیں یاد نہ آیا یہاں تک کہ صبح کے چار بج گئے۔ اچانک انہیں یاد آیا کہ یہ دھاگا تو انہوں نے اس لئے باندھا تھا کہ انہیں رات جلدی سونا ہے۔



ایک صاحب بن بلائے مہمان کی طرح اپنے دوست کے گھر جا پہنچے اور دوست سے بولے ''تمھارے گھر کی مکھیاں بہت تنگ کرتی ہیں جب سے میں آیا ہوں بار بار مجھ پر بیٹھی جا رہی ہیں''۔

دوست نے جواب دیا: ''میں بھی ان کی اس عادت سے تنگ آ چکا ہوں۔ جہاں کوئی گندی چیز نظر آتی ہے اس پر فوراً بیٹھ جاتی ہیں''۔



ایک دوست (دوسرے سے): ''دوست کی شادی پر کیا کا تحفہ دینا چاہئے''۔

دوسرا دوست: ''میرے خیال میں انگوٹھی مناسب رہے گی''۔

پہلا: ''نہیں بھئی انگوٹھی ہلکی اور عام شے ہے کوئی مضبوط تحفہ بتاؤ''۔

دوسرا (بڑی معصومیت سے): ''اچھا تو پھر ایسا کرو کہ تم ٹریکٹر کا ٹائر دے دو بڑا بھی ہے اور مضبوط بھی''۔



ایک چھوٹا بچہ پہلی بار سکول سے گھر واپس آیا تو بھوک کے مارے اس کے پیٹ میں درد ہونے لگا اس نے کہا۔

''امی! امی میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے''۔

ماں بولی: ''بھوک سے ہو رہا ہو گا پیٹ میں کچھ ہو گا ہی نہیں تو درد تو ہو گا''۔

کھانا کھانے کے بعد اس کے پیٹ کا درد ختم ہو گیا۔ شام کو بچے کے والد گھر آئے اور کہنے لگے۔

''بیگم! میرے سر میں درد ہو رہا ہے''۔

ننھے بچے نے فوراً اپنے ابو سے کہا: ''ظاہر ہے جب سر میں کچھ ہو گا ہی نہیں تو درد تو ہو گا''۔



ایک بہرا اپنے دوست کی عیادت کیلئے گیا بہرے نے دوست سے اس کا حال پوچھا۔

دوست نے جواب دیا : ''مر رہا ہوں''۔

بہرے نے کہا : ''خدا کا شکر ہے اور سناؤ آج کل کیا کھا رہے ہو؟''۔

بیمار دوست نے غصے سے جواب دیا : ''زہر''۔

بہرے نے کہا : ''اچھی خوراک ہے جتنا کھا سکتے ہو کھاؤ''۔

✿ ✿ ✿

دو پاگل بیٹھے تھے ایک نے دوسرے سے کہا: ''اگر ایک ہاتھی درخت پر ہو اور نیچے اترنا چاہے تو اسے کیا کرنا چاہیے''۔

دوسرا پاگل کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا: ''اسے چاہیے کہ کسی پتے پر بیٹھ جائے اور خزاں کا انتظار کرے''۔

✿ ✿ ✿

کرائے دار (مالک مکان سے): جناب! یہ چھت بنوا کر دیں یہ ٹوٹی ہوئی ہے۔

مالک مکان: یہ احساس آپ کو کب ہوا؟۔

کرائے دار: کل رات جب بارش ہو رہی تھی، میں چھت کے نیچے ٹیبل پر بیٹھا سوپ پی رہا تھا تو سوپ ختم ہونے میں پورے تین گھنٹے لگے۔

✿ ✿ ✿

ایک کسان بینک آیا اور اس نے دو ہزار روپے بطور قرض مانگے، منیجر نے اس سے پوچھا! ''کیا ضمانت دو گے''۔

کسان نے کہا: ''میرے پاس بیس گائے ہیں''۔

کسان کو رقم مل گئی کچھ عرصہ بعد کسان بڑی رقم لے کر آیا اس میں سے قرض کی رقم گن کر بینک کو واپس کر دی۔

بینک منیجر نے کہا: ''آپ باقی رقم بھی ہمارے پاس جمع کروا سکتے ہیں''۔

کسان نے اسے گھور کر دیکھا اور بولا: ''تمہارے پاس ضمانت کے لیے کتنی گائے ہیں؟''۔

✿ ✿ ✿

تین کنجوس ایک جگہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

ایک نے کہا: ''میں گھی کے ڈبے میں انگلی ڈبو کر گھی نکالتا ہوں پھر اس سے روٹی کھاتا ہوں''۔

دوسرے نے کہا: ''ارے میں تو گھی کے ڈبے کے باہر روٹی لگا لگا کر کھاتا ہوں''۔

تیسرا بولا: ''میں تو ڈبے کو الماری میں رکھ کر اسے روٹی دکھا دکھا کر کھاتا ہوں''۔

✿ ✿ ✿

ایک سیاستدان نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا: ''ہم ناروے اور ڈنمارک کی آزادی کے لئے لڑیں گے ہمیں عوام کی آزادی کے لئے لڑنا پڑے گا، ہم سویٹزرلینڈ کی آزادی کے لئے لڑیں گے''۔

مخالف پارٹی کے لیڈر نے جھلا کر کہا: ''اور ہم جہنم کی آزادی کی خاطر لڑیں گے''۔

سیاستدان نے مسکراتے ہوئے کہا: ''ضرور، ضرور ہر شخص کو اپنے وطن کی آزادی کی خاطر لڑنا چاہیے''۔

✿ ✿ ✿

ملا نصیر الدین ایک دفعہ استاد سے باجا سیکھنے گئے تو پوچھا: آپ کی فیس کتنی ہے؟۔

استاد نے جواب دیا: پہلے مہینے سو روپے پھر ہر مہینے پچاس روپے۔

ملا بولے: تو پھر میرا نام لکھ لیں میں دوسرے مہینے سے آؤں گا۔

✿ ✿ ✿

ایک تھانیدار صاحب کا مرغا گم ہو گیا کسی میراثی نے مرغ پکڑا اور ذبح کر کے کھا لیا اور مرغ کی کھال دیوار پر لٹکا دی۔

جب تھانیدار صاحب کو مرغا نہ ملا تو وہ میراثی کے گھر پتہ کرنے گیا اور بڑے رعب سے پوچھا ''ہمارا مرغا تو نہیں ادھر آیا؟''۔

میراثی نے جواب دیا: ''جناب! آپ کا مرغا یہاں آیا ضرور تھا مگر وردی اتار کر معلوم نہیں کہاں چلا گیا''۔

✿ ✿ ✿

محکمہ صحت کے کچھ افسران ایک گروپ بنا کر مختلف پولٹری فارم پر گئے۔

پہلے پولٹری فارم کے مالک سے پوچھا: ''آپ مرغیوں کو کیا کھلاتے ہیں؟''۔

وہ بولا: ''گندم کا دانہ'' اور اسے گرفتار کر لیا گیا کہ یہ غلط خوراک ہے۔

دوسرے سے پوچھا تو اس نے جواب دیا: ''چاول'' اسے بھی گرفتار کر لیا گیا۔

تیسرا پریشان ہوا جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا: ''جی میں روزانہ صبح مرغیوں کو ایک ایک روپیہ دیتا ہوں تا کہ جو دل چاہے کھا لیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک آدمی (دوسرے سے): ''چار بجے والی گاڑی چلی گئی ہے؟''۔

دوسرا آدمی: ''ہاں چلی گئی ہے''۔

پہلا: ''اور چھ بجے والی گاڑی بھی چلی گئی ہے''۔

دوسرا: ''ہاں چلی گئی ہے، مگر تم نے جانا کہاں ہے؟''۔

پہلا: ''میں نے جانا تو کہیں نہیں، ریل کی پٹری پار کرنی ہے''۔

✿ ✿ ✿

استاد (ناصر سے): دانت کھٹے کرنا کو جملے میں استعمال کرو۔

ناصر: رات میں نے باجی کو املی کھلا کر ان کے دانت کھٹے کر دیے۔

✿ ✿ ✿

زاہد اور انور جھگڑ پڑے۔

زاہد: میں آپ کو شریف آدمی سمجھتا تھا۔

انور: میں بھی آپ کو شریف آدمی سمجھتا تھا۔

زاہد: آپ ٹھیک سمجھے تھے میں غلط۔

✿ ✿ ✿

ماں (بیٹے سے): احسان! تمہارا چھوٹا بھائی رو رہا ہے اسے چپ کراؤ۔

احسان: امی جان! میں کام میں مصروف ہوں۔

ماں: کیا کام کر رہے ہو؟۔

احسان: امی میں اس کے بسکٹ چھین کر کھا رہا ہوں۔

✿ ✿ ✿

ایک صاحب کہیں جانے کے لیے تیار تھے کہ ان کی بیگم نے کہا: ''پان کھا لیجیے''۔

وہ صاحب پلٹ کر پان کھانے آ گئے اور پان کھا کر جلدی سے دروازے کی طرف بڑھے کہ بیگم کی نظر ان کے پیروں پر پڑی دیکھا کہ چپل پہنے ہوئے ہیں جلدی میں جوتے پہننا بھول گئے تھے۔

بیگم صاحبہ نے آواز دی: ''بھئی وہ جوتے؟''۔

وہ صاحب گھبرا کر بولے: ''انہیں رکھ لو میں واپس آ کر کھا لوں گا''۔

✿ ✿ ✿

ایک آدمی گھر پہنچا تو دیکھا کہ ٹی وی ٹوٹا پڑا ہے اور اس کی جاہل بیوی اس میں جھانک رہی ہے۔

اس نے حیران ہو کر پوچھا: ''ارے یہ تم کیا کر رہی ہو''۔

بیوی نے جواب دیا: ''اس میں ایک آدمی کہہ رہا تھا مجھے باہر نکالو، اب نجانے کہاں چلا گیا ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک شخص پہلی بار جہاز میں سوار ہوا۔ جب جہاز اڑنے لگا تو اس نے آنکھیں بند کر لیں دو منٹ بعد آنکھیں کھول کر نیچے دیکھا اور ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی سے پوچھا۔

''جناب! ہم کتنی اونچائی پر پہنچ گئے ہیں کہ باہر کے آدمی چیونٹیوں کی طرح نظر آ رہے ہیں''۔

دوسرے آدمی نے جواب دیا: ''یہ چیونٹیاں ہی ہیں، ابھی تو جہاز اڑا ہی نہیں''۔

✿ ✿ ✿

مقدمے کی سماعت کے دوران میں وکیل صفائی نے جج کو ایک موٹی سی کتاب پکڑاتے ہوئے کہا۔

''جناب! ملزم کی صفائی کا ثبوت اس کتاب کے صفحہ نمبر 200 پر ہے جج نے کتاب کھولی تو اس صفحے پر 500 کا نوٹ تھا''۔

جج نے کہا: ''اس طرح کے چار مزید ثبوت فراہم کیئے جائیں تو ملزم رہا ہوسکتا ہے''۔

ایک بوڑھا آدمی گلی سے گزر رہا تھا کہ گلی میں چند لڑکے کرکٹ کھیل رہے تھے بوڑھے آدمی نے ان سے کہا کہ علامہ اقبال نے تمھارے لیے ہی یہ شعر کہا تھا۔

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

ایک لڑکے نے اُن سے پوچھا: جناب! علامہ اقبال نے یہ شعر کب کہا تھا؟۔

بوڑھے آدمی نے جواب دیا: 60 یا 70 سال پہلے۔

لڑکے نے کہا: جناب! معاف کیجئے گا پھر یہ شعر انہوں نے ہمارے لیئے نہیں آپ کے بارے میں کہا تھا۔

تصاویر کی نمائش منعقد تھی ایک تصویر کو دیکھ کر ایک شخص نے دوسرے سے کہا۔

اس تصویر میں بنانے والے نے کچھ بھی نہیں بنایا اور اسے ایسے ہی نمائش میں لگا دیا ہے۔

دوسرا شخص (شرارتی انداز میں): شائد تم نے غور نہیں کیا کہ اس میں ایک گھوڑا اور گھاس بنی ہوئی ہے۔

پہلا شخص (حیران کن انداز میں): گھاس کہاں ہے؟۔

دوسرا شخص: گھوڑا کھا گیا ہے۔

پہلا شخص (تصویر کو گھورتے ہوئے): گھوڑا کہاں ہے؟۔

دوسرا شخص (مسکراتے ہوئے): ''وہ تو کب کا چلا گیا ہے''۔

چوری کے الزام میں پکڑے جانے والے لڑکے کے والد سے مجسٹریٹ نے کہا۔

''آپ اپنے لڑکے کو صحیح تربیت کیوں نہیں دیتے''۔

باپ نے کہا: ''جناب! میں اس کم بخت کو بہت سکھاتا ہوں لیکن یہ ہر بار پکڑا جاتا ہے''۔



استاد (شاگرد سے): بتاؤ آسمانی بجلی اور زمینی بجلی میں کیا فرق ہے؟۔

شاگرد: جناب! فرق صرف اتنا ہے کہ آسمانی بجلی کا بل نہیں دینا پڑتا جبکہ زمینی بجلی کا بل ادا کرنا پڑتا ہے۔



ایک بچہ دوڑتا ہوا اپنی ماں کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''امی! میں آپ کو دو خبریں سناؤں گا ایک اچھی اور ایک بری''۔

ماں نے کہا: ''ایسا کرو پہلے اچھی خبر سنا دو''۔

بیٹا بولا: ''امی! اچھی خبر یہ ہے کہ میں امتحان میں پاس ہو گیا ہوں''۔

ماں نے کہا: ''شاباش بیٹے! اب بری خبر بھی سنا دو''۔

بیٹے نے جواب دیا: ''بری خبر یہ ہے کہ یہ بات جھوٹی ہے''۔



باپ کو بچے کے بارے میں سکول ٹیچر کا خط ملا تو اس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور غصے سے کہا۔

''تمھیں معلوم ہے کہ تمھاری ٹیچر نے اس خط میں تمھارے بارے میں کیا لکھا ہے؟''۔

بچے نے جواب دیا: ''ابا جان! جی نہیں''۔

باپ نے کہا: ''تمھاری ٹیچر نے لکھا ہے کہ شاید وہ زندگی بھر تمھیں کچھ بھی نہ سکھا سکیں''۔

بچے نے منہ بنا کر جواب دیا: ''میں نے تو پہلے ہی آپ سے کہا تھا کہ یہ ٹیچر کسی قابل نہیں ہے''۔



ملازمت کے امیدوار نوجوان سے فیکٹری کے منیجر نے سوالات کرتے ہوئے پوچھا۔

''کیا تم واقعی سخت محنت کے لئے موزوں ہو؟''۔

نوجوان نے جواب دیا: ''جی ہاں! میرے بارے میں علاقے کے بہترین ججوں کی رائے بھی یہی رہی ہے''۔



ڈاکٹر (مریض سے): آخر تمہیں ایسی کون سی بیماری ہے جس کی وجہ سے تم اس قدر پریشان ہو؟۔

مریض: جناب! مجھے کھانا کھانے کے بعد بھوک نہیں لگتی۔



ایک صاحب (ہوٹل والے سے): ''کھانے میں کیا کیا ہے؟''۔

ہوٹل والا: ''جناب! مٹر، آلو، گوشت، دال وغیرہ وغیرہ''۔

صاحب مسکراتے ہوئے بولے: ''اچھا! ایک پلیٹ وغیرہ وغیرہ کی لے آؤ''۔



ایک دفعہ ا جن کا بچہ ایک بچے کے پاس گیا اور اسے ڈرانے لگا۔ بچے نے معصومیت سے پوچھا: ''تم کون ہو؟''۔

جن نے کہا ''میں جن کا بچہ ہوں''۔

بچے نے فوراً کہا ''اچھا تو مسجد میں تمہارا ہی اعلان ہو رہا تھا کہ جن کا بچہ گم ہو گیا ہو وہ آ کر لے جائیں''۔



جج (ملزم سے): ''تم نے دن دہاڑے چوری کیوں کی''۔

ملزم: ''جناب! میں رات کو اپنے گھر کی رکھوالی کرتا ہوں''۔



چند دوست ہر روز جب اپنے کالج کی کنٹین پر چائے پینے جاتے تو بیرے کو خوب تنگ کرتے تھے۔

ایک دن انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا تو بیرے سے اپنی حرکتوں کی معافی مانگی اور اس سے کہا۔

''ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ تمہیں کبھی تنگ نہیں کریں گے''۔

بیرا بڑے ادب سے بولا: ''اور میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ میں آپ کو گاہکوں کی بچی ہوئی چائے نہیں پلاؤں گا''۔



استاد (حمید سے): ٹیل کا مطلب بتاؤ؟۔

حمید: جناب! دم۔

استاد: شاباش! ناصر اب تم بتاؤ، ٹیلر ماسٹر کا کیا مطلب ہے؟۔

ناصر (معصومیت سے): جناب! دم والا ماسٹر۔



سیما دوڑتی ہوئی اپنی دادی کے پاس گئی اور پوچھا۔

دادی جان! آپ کے دانت ہیں یا نہیں؟۔

دادی نے آہستہ سے جواب دیا: نہیں بیٹی! میرا تو ایک دانت بھی نہیں ہے۔

سیما خوش ہو کر بولی: دادی جان! اچھا تو پھر آپ میرے یہ اخروٹ سنبھال کر رکھ لیں۔



ایک مرتبہ پاگل خانے کا انچارج وزیر صحت کو پاگل خانے کا معائنہ کرا رہا تھا۔

انچارج نے ایک پاگل کی طرف اشارہ کر کے وزیر صحت کو بتایا۔

''جناب! یہ شخص اس لئے پاگل ہو گیا کہ ایک لڑکی کے ساتھ جو اسے پسند کرتی تھی اس کی شادی نہ ہو سکی''۔

وزیر نے ایک اور پاگل کی طرف اشارہ کر کے انچارج سے پوچھا: ''اور وہ شخص کیوں پاگل ہوا ہے؟''۔

انچارج نے جواب دیا: ''جناب! اس کی شادی اسی لڑکی کے ساتھ ہو گئی''۔



ایک آدمی نجومی کو اپنا ہاتھ دکھا رہا تھا کہ نجومی نے کہا ''تم چالیس سال تک غریب رہو گے''۔

آدمی نے خوش ہو کر پوچھا ''چالیس سال کے بعد کیا میں امیر بن جاؤں گا؟''۔

نجومی نے جواب دیا ''نہیں، پھر تم غربت کے عادی ہو جاؤ گے''۔



ایک شخص کافی عرصے سے نیم حکیموں سے علاج کراتا رہا مگر افاقہ نہ ہوا۔ آخر وہ ایک سند یافتہ ڈاکٹر کے پاس گیا تو اس کی ملاقات سب سے پہلے کمپاؤنڈر سے ہوئی۔

مریض نے کمپاؤنڈر سے کہا: ''ڈاکٹر صاحب سے میری سفارش کر دیں کہ میں کافی عرصہ مختلف لوگوں سے علاج کرواتا رہا ہوں میرا واسطہ ایسے اناڑی ڈاکٹروں سے بھی پڑا ہے جن کے پاس جانے والے مریضوں کی تشخیص تو ملیریا کی گئی اور وہ بیچارے نمونیا سے فوت ہوئے''۔

کمپاؤنڈر نے مریض کو تسلی دیتے ہوئے کہا: ''جناب! آپ فکر نہ کریں، ہمارے ڈاکٹر صاحب ایسے نہیں ہیں ان کے پاس جو ملیریا کے مریض آتے ہیں وہ ملیریا ہی سے مرتے ہیں''۔



ایک کنجوس آدمی کو اس کے دوستوں نے مسجد کو چندہ دینے کے لیے کہا تو کنجوس نے فوراً ایک ہزار روپے کا چیک کاٹ دیا۔

دوست چیک دیکھ کر بولے: ''اب اس چیک پر دستخط بھی کر دو''۔

کنجوس آدمی بولا: ''جناب! میں نیک کام میں اپنا نام ہمیشہ پوشیدہ رکھتا ہوں''۔



ایک لڑکا ایسا سویٹر پہنے جا رہا تھا جس کی پشت پر کتے کی تصویر بنی ہوئی تھی۔

تصویر دیکھ کر ایک راہ چلتے ہوئے آدمی نے کہا: ''او لڑکے! تیرے پیچھے کتا آ رہا ہے''۔

لڑکے نے مسکراتے ہوئے کہا: ''جناب! وہ تو میں آواز سن کر ہی سمجھ گیا تھا''۔



ایک اجنبی کسی عورت کے پیچھے کپڑے کی دکان میں داخل ہوا۔ یکایک عورت نے چیخ ماری۔ اجنبی دکان سے نکل کر بھاگا مگر پولیس نے اسے پکڑ لیا تلاشی لینے پر معلوم ہوا کہ وہ مسلح تھا۔

دکاندار نے کہا: ''اگر آپ نہ چیختیں تو میں لٹ گیا تھا مگر آپ نے اسے کیسے پہچانا کہ وہ ڈاکو ہے؟''۔

عورت نے جواب دیا: ''میں تو اسے جانتی بھی نہیں، میں تو ساڑھی کی قیمت پڑھ کر چیخی تھی''۔



ایڈیٹر (امیدوار سے): اچھا تو تم ملازمت کرنا چاہتے ہو؟

امیدوار: جی ہاں جناب!

ایڈیٹر: کبھی جھوٹ بولا ہے!؟

امیدوار: جی نہیں، مگر آپ کے ہاں رہ کر سیکھ لوں گا۔



ایک بس میں دو آدمی سفر کر رہے تھے ایک نے کہا: ''میں شاعر ہوں''۔

دوسرے آدمی نے منہ پھیرتے ہوئے کہا: ''میں بہرا ہوں''۔



ایک ڈرائیور بس بہت تیز چلا رہا تھا اچانک ڈرائیور زور زور سے قہقہے لگانے لگا۔

لوگوں نے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو وہ کھل کھلا کر بولا: ''میں تو یہ سوچ کر ہنس رہا ہوں کہ جب پاگل خانے والوں کو پتا چلے گا کہ میں پاگل خانے سے فرار ہو گیا ہوں تو کتنا مزا آئے گا''۔



طارق (نوید سے): ''طاہر نے آج سوالات میں تمھاری مدد کی تھی؟''۔

نوید: ''نہیں بالکل نہیں''۔

طارق (حیرت سے): ''کیا اس نے تمھاری مدد نہیں کی؟''۔

نوید: ''مدد تو نہیں کی، اس نے تو سارے سوالات خود ہی حل کر دیے تھے''۔



ایک بھارتی وزیر لندن میں میوزیم دیکھنے گیا تو اُس نے اپنے گائیڈ سے پوچھا : ''میوزیم میں یہ گھڑیاں کیوں رکھی ہیں؟''

گائیڈ نے جواب دیا : ''سر! جس ملک میں جتنا ظلم ہو رہا ہے یہ گھڑیاں اُس حساب سے چل رہی ہیں''۔

وزیر نے جب تمام گھڑیاں دیکھ لیں تو گائیڈ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا : ''شکر ہے کہ بھارتی گھڑی اس میں شامل نہیں ہے''۔

گائیڈ نے کہا : ''سر! وہ کچن میں پنکھے کا کام دے رہی ہے''



بیٹی (امی سے) : امی! میں عائشہ کے گھر جا رہی ہوں۔

ماں : بیٹی! جاؤ لیکن جب تک گاڑی نہ گزر جائے سڑک پار نہ کرنا۔ بیٹی چلی گئی مگر آدھے گھنٹے بعد واپس آ گئی۔

ماں : ''بیٹی! خیریت ہے اتنی جلدی کیوں آ گئی ہو؟''۔

بیٹی : امی جان! سڑک سے کوئی گاڑی ہی نہیں گزری۔



الٰہ آباد کے مشاعرے میں فراق صاحب کو اپنی عادت کے خلاف کافی دیر تک بیٹھنا پڑا اور دوسرے شاعروں کو سننا پڑا

فراق صاحب کی موجودگی میں جن شاعروں نے کلام پڑھا وہ سب اتفاق سے پاٹ دار آواز کے مالک تھے وہ باری باری آئے اور پھیکی غزلوں کو سر تال پر گا کر چلے گئے۔

جب فراق صاحب کا نام پکارا گیا تو فراق صاحب مائیک پر آئے اور بولے۔

''حضرات! آپ اب تک قوالی سن رہے تھے، اب شعر سنئے''۔



گاہک (درزی سے) : ''آپ پتلون کی سلائی کے کتنے پیسے لیتے ہیں؟''۔

درزی : ''دو سو پچاس روپے''۔

گاہک : ''اتنی سلائی! اچھا نیکر کی سلائی کتنی ہے؟''۔

درزی : ''پچاس روپے''۔

گاہک (خوش ہو کر) : ''تو پھر آپ نیکر ہی سی دیں، بس ذرا اس کی لمبائی 44 انچ رکھ دیں''۔



ایک مرتبہ دو آدمیوں کے درمیان باتیں ہو رہی تھیں ایک نے کہا ''میں تمھیں فٹ بال کے برابر کبوتر کا انڈا دکھا سکتا ہوں''۔

دوسرے آدمی نے حیران ہو کر پوچھا ''وہ کیسے؟''۔

وہ آدمی فوراً گیا اور ایک فٹ بال اور ایک انڈا لے کر آ گیا پھر فٹ بال کے برابر میں انڈا رکھ کر بولا ''دیکھو فٹ بال کے برابر انڈا؟''۔



ایک آدمی کا تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ اس کا نام کیا رکھے۔ وہ اپنے ایک عقلمند دوست کے پاس گیا اور اس سے درخواست کی کہ وہ کوئی اچھا سا نام تجویز کرے۔ دوست نے اس کے پہلے دونوں بیٹوں کے نام پوچھے۔

وہ آدمی بولا : ''ایک کا نام خلیق الزماں کیکاؤس اور دوسرے کا نام عتیق الزماں جالینوس ہے''۔

دوست نے نام سن کر فوراً جواب دیا : ''تو تیسرے کا نام بندوق الزماں کارتوس رکھ دو''۔



ایک افیمی (دوسرے سے) : ''یار رات کو سورج کیوں نہیں نکلتا؟''۔

دوسرا : ''بھئی کس نے کہا ہے کہ سورج نہیں نکلتا؟''۔

پہلا : ''نظر تو نہیں آتا''۔

دوسرا : ''ارے بے وقوف! اندھیرا جو ہوتا ہے نظر کیسے آئے گا''۔



آج کی ایک چڑیا نے جب آج کے ایک جگنو کو اپنے پاس سے خاموشی سے گزرتے ہوئے دیکھا تو بولی
"کیوں! جگنو بھائی کیا آپ اس اندھیرے میں مجھے گھر تک پہنچانے میں مدد نہیں کریں گے؟"۔
جگنو بے چارگی سے بولا : "جب تک میری روشنی پر کوئی خرچہ نہیں آتا تھا میں تمہاری مدد کر دیتا تھا لیکن اب کیا کروں مجبوری ہے جب سے واپڈا والوں نے مجھے روشن دیکھا ہے بل بھیجنا شروع کر دیا ہے اس لئے اب میں بچت کر رہا ہوں"۔

* * *

دو پہلوان کسی بات پر آپس میں جھگڑ پڑے بڑے پہلوان نے چھوٹے پہلوان کو زوردار تھپڑ مارا
چھوٹا پہلوان (گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے) : "تم نے تھپڑ مذاق میں مارا ہے یا سیریس؟"۔
بڑا پہلوان (غصے سے) : "سیریس مارا ہے"۔
چھوٹا پہلوان (ڈرتے ہوئے) : "اچھا کیا سیریس مارا ہے ورنہ میں ایسا مذاق کہاں برداشت کر سکتا تھا"۔

* * *

ایک دیہاتی ٹرین میں سفر کر رہا تھا وہ باتھ روم میں گیا سامنے ایک بڑا سا آئینہ لگا ہوا تھا اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا تو کہا : "معاف کرنا"۔ اور باہر واپس آ گیا دوبارہ گیا تب بھی ایسا ہی ہوا۔
تیسری مرتبہ وہ ٹرین بابو کے پاس گیا اور کہا کہ ایک آدمی بغیر ٹکٹ کے ٹرین میں سفر کر رہا ہے۔
ٹکٹ بابو نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا تو دیہاتی سے معذرت کے ساتھ کہا : "معاف کرنا میں اسے کچھ نہیں کہہ سکتا یہ سرکاری آدمی ہے"۔

* * *

لڑکا (دکاندار سے) : "ایک سموسہ کتنے کا ہے؟"۔
دکاندار : "پانچ روپے کا"۔
لڑکا : "اور چنے؟"۔
دکاندار : "مفت"۔
لڑکا : "اچھا تو پھر یہ پیالا چنوں سے بھر دو"۔

* * *

علی (قبرستان سے گزرتے ہوئے) : "یہ قبر بے چارے نور بخش کی ہے مرتے وقت اپنا سب کچھ یتیم خانے کو دے گیا"
دانش : "اچھا ہمیں بھی تو پتا چلے کیا دے گیا؟"۔
علی : "چار لڑکے اور دو لڑکیاں"۔

* * *

ایک اخباری رپورٹر ایک دیہاتی کا انٹرویو لے رہا تھا: "" جی ہاں میں بار بار یہی کہوں گا کہ ہمارے گاؤں والوں کی صحت بہت اچھی ہے یہی وجہ ہے کہ پچھلے پندرہ برسوں میں صرف ایک آدمی فوت ہوا"۔
صحافی نے پوچھا : "بہت خوب آپ بتائیں گے کہ وہ بدنصیب کون تھا؟ اور اس کی موت کس مرض سے ہوئی؟"۔
دیہاتی بولا : "وہ ہمارے گاؤں کا ڈاکٹر تھا اور اسکی موت فاقوں کی وجہ سے ہوئی"۔

* * *

ریڈیو کے ایک ہی چینل پر دو سٹیشنوں کے پروگرام ایک ساتھ نشر ہو رہے تھے ایک میں میک اپ کے بارے میں بتایا جا رہا تھا جبکہ دوسرا کھانے کے بارے میں تھا کچھ یوں آواز آ رہی تھی۔
"لال مرچ ثابت، لہسن اور گرم مسالا پیس کر منہ پر اچھی طرح لگایئے پندرہ منٹ لگے رہنے کے بعد گرم تیل سے منہ دھویئے اور سرخی پاؤڈر کا بگھار لگا کر منہ پر ڈال لیجئے گرما گرم مزے دار اور لذیذ چہرہ تیار"۔

* * *

ایک کنجوس آدمی کو بخار ہوا تو اس کی بھوک اُڑ گئی جب وہ اچھا ہوا تو اس نے ڈاکٹر سے پوچھا ''جناب! یہ تو بتایئے کہ میری بھوک کیوں اُڑ گئی تھی؟''۔

ڈاکٹر نے جواب دیا: ''تمھاری بھوک بخار کی وجہ سے اُڑی تھی''۔

کنجوس نے فوراً کہا: ''مہربانی کر کے میرے سب گھر والوں کو اسی بیماری میں مبتلا کر دیجیے''۔

* * *

بھارتی فوج کے ایک صوبیدار کو اس وقت ایک پاگل کتے نے کاٹ لیا جب وہ کشمیری مجاہدین کے حملے کے بعد سرپٹ بھاگ رہا تھا بعد میں اسے ہسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹر اس کا علاج کرتے رہے۔

ایک دن ڈاکٹر نے اس سے کہا: میرا خیال ہے کہ اب آپ ٹھیک ہو چکے ہیں۔

صوبیدار نے کہا: جناب! ٹھیک ہوں، لیکن کبھی کبھی بھونکنے کو جی چاہتا ہے۔

* * *

بیٹا (باپ سے): ''ڈیڈی! میں یہ بات آپ کو بتا تو رہا ہوں لیکن ممی کو مت بتایئے گا' میرا خیال ہے انھیں بچے پالنا نہیں آتا''

باپ (حیرت سے): ''لیکن تمھیں یہ خیال کیسے آیا؟''۔

بیٹا: ''آپ خود ہی دیکھیں' وہ مجھے اس وقت سونے کے لیے بھیج دیتی ہیں جب میں جاگ رہا ہوتا ہوں اور اس وقت جگا دیتی ہیں جب میں سو رہا ہوتا ہوں''۔

* * *

سرکس کے منیجر نے اعلان کیا کہ آج سرکس میں داخلہ مفت ہے یہ اعلان سنتے ہی لوگوں کی بڑی تعداد سرکس میں داخل ہو گئی جب پروگرام ختم ہوا تو منیجر نے باہر نکلنے والا گیٹ بند کر دیا اور اعلان کیا۔

''سرکس دیکھنے کا کوئی ٹکٹ نہیں لیکن باہر جانے کا ٹکٹ تیس روپے فی کس ہے''۔

* * *

ایک شخص (دوسرے سے): ''آج میں نے ایک بہت بڑے آدمی کی جیب کاٹی ہے''۔

دوسرا (حیرت سے): ''وہ کیسے تمھیں کسی نے پکڑا نہیں؟''۔

پہلا: ''نہیں''۔

دوسرا: ''یہ کیسے ممکن ہے کہ تمھیں کسی نے نہیں پکڑا؟''۔

پہلا: ''کیوں کہ میں ایک درزی ہوں''۔

* * *

شوہر نے چھ مکھیاں ماریں اور اپنی بیوی سے بولے: ''ان میں تین مکھیاں مذکر اور تین مونث تھیں''۔

بیوی حیران ہوتے ہوئے بولی: ''آپ کو کیسے معلوم ہوا؟''۔

شوہر نے کہا: ''بڑی آسانی سے، تین مکھیاں کسٹرڈ پر بیٹھی تھیں اور تین آئینے پر''۔

* * *

سپاہی (منے سے): ''یہ گائے اور بچہ کس کا ہے؟''۔

منے نے کہا: ''گائے کس کی ہے معلوم نہیں البتہ بچہ گائے ہی کا ہے''۔

* * *

ایک مشہور سائنس دان ایک بار بس میں سفر کر رہے تھے۔ سفر کے دوران وہ کچھ کاغذات پڑھنا چاہتے تھے۔ انھوں نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو معلوم ہوا کہ وہ اپنی عینک گھر بھول آئے ہیں انھوں نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے مسافر سے درخواست کرتے ہوئے کہا: ''ان کاغذات کو پڑھ کر سنا دیں''۔

مسافر نے معذرت کرتے ہوئے کہا: ''معاف کیجیے گا جناب! میں بھی آپ کی طرح جاہل ہوں''۔

* * *

مالکن نے دیہاتی ملازم سے کہا : ارے شرفو! یہ خط پوسٹ کر کے کیوں نہیں آئے ؟
دیہاتی ملازم نے پریشانی سے جواب دیا : بیگم صاحبہ! خط لیٹر بکس میں کیسے ڈالتا اس کو تو موٹا سا تالا لگا ہوا ہے۔

* * *

خیر محمد اپنے دوست جمیل احمد سے ملنے ان کے گھر گئے تو جمیل احمد کے ملازم نے کہا : ''صاحب تو گھر پر نہیں ہیں وہ ضروری کام کے سلسلے میں باہر گئے ہوئے ہیں آپ پھر کبھی آیئے گا''۔
اتنے میں خیر محمد نے کھڑکی سے جمیل احمد کا سر دیکھ لیا خیر محمد نے ملازم سے کہا : ''اپنے صاحب سے میرا اسلام کہنا اور یہ بھی کہنا جب وہ گھر سے باہر جایا کریں تو اپنا سر کھڑکی میں چھوڑ کر نہ جایا کریں''۔

* * *

ایل بی ڈبلیو کی پانچویں اپیل منظور نہ ہوئی تو باؤلر کو تاؤ آ گیا وہ امپائر کی طرف غصے سے پلٹا اور بولا ''جناب! یہ بتائیں آپ کی چھڑی کہاں ہے؟''۔
امپائر نے حیرت سے کہا : ''چھڑی؟ کیسی چھڑی؟ میرے پاس تو کوئی چھڑی نہیں ہے''۔
باؤلر نے غصے سے کہا : ''میں نے آج تک چھڑی کے بغیر کوئی اندھا نہیں دیکھا''۔

* * *

ایک شکاری نے مرغابی پر گولی چلائی، لیکن مرغابی کو گولی نہ لگی بلکہ اڑتی رہی یہ دیکھ کر شکاری بولا ''یہ پہلا موقع ہے کہ مری ہوئی مرغابی اڑ رہی ہے۔

* * *

ایک مقدمے میں پولیس کے بیانات سننے کے بعد جج نے ملزم کے وکیل سے کہا
''اگر تم چاہو تو ملزم کو الگ لے جا کر اسے مزید کارروائی کے سلسلے میں مناسب مشورہ دے سکتے ہو''
یہ سن کر وکیل ملزم کے ساتھ ایک طرف چلا گیا۔
چند منٹوں کے بعد وکیل اکیلا واپس آیا تو جج نے وکیل سے پوچھا : ''ملزم کہاں ہے''۔
وکیل : ''جناب! وہ تو بھاگ گیا ہے میں اسے یہی مناسب مشورہ دے سکتا تھا''۔

* * *

ننھا طالبعلم کلاس میں بری طرح تڑپ رہا تھا وہ گلوگیر آواز میں بڑی مشکل سے استانی کو بتا رہا تھا۔
''مس! میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے، مجھے آنکھوں سے کچھ نظر نہیں آ رہا، میری ٹانگوں سے جان نکل چکی ہے اور مجھ سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا''۔
کئی منٹ تک اس کی حالت دیکھنے اور اس کی فریاد سننے کے بعد مس آخر کار متاثر ہو گئیں اور کلاس روم سے باہر جاتے ہوئے ہمدردانہ لہجے میں بولیں : ''اچھا میں تمھارے ابو کو فون کرتی ہوں کہ وہ تمھیں آ کر لے جائیں''۔
ننھا طالبعلم جلدی سے چلایا : ''مس! اس کی ضرورت نہیں میں خود ہی چلا جاؤں گا''۔

* * *

دو پاگل آپس میں باتیں کر رہے تھے۔
پہلا : ''تم انگلینڈ سے کب آئے ہو؟''۔
دوسرا : ''15 تاریخ کو''۔
پہلا (حیرانی سے) : ''لیکن آج تو 13 تاریخ ہے''۔
دوسرا : ''مجھے ذرا جلدی تھی اس لئے دو دن پہلے آ گیا ہوں''۔

* * *

دیہاتی مریض (ڈاکٹر سے) : ''جناب! کیا یہ درست ہے کہ میں عینک لگانے کے بعد سب کچھ پڑھ سکوں گا؟''۔
ڈاکٹر : ''جی ہاں! بالکل''۔
دیہاتی مریض (خوش ہو کر) : ''پھر تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے ورنہ میں تو شروع سے ہی ان پڑھ ہوں''۔

* * *

ایک شخص نے جوتے خریدنے کے بعد نئے سال کا کیلنڈر مانگا تو دکان دار نے معذرت کرتے ہوئے کہا
''جناب! کیلنڈر تو ختم ہو گئے ہیں کل کسی وقت رسید دکھا کر لے جائیں''۔
وہ صاحب بولے : ''اگر رسید گم ہو گئی تو جوتا دکھا کر لے جاؤں گا''۔

* * *

ایک میڈیکل کالج کے پروفیسر صاحب نے ایک جیب میں مینڈک رکھا اور دوسری جیب میں سینڈوچ اور فیصلہ کیا کہ سینڈوچ راستہ میں کھائیں گے اور مینڈک کا پریکٹیکل کرائیں گے۔

پروفیسر صاحب راستے میں جیب سے سینڈوچ نکال کر کھاتے رہے اور جب کلاس روم میں جا کر دوسری جیب سے مینڈک نکال کر میز پر رکھا تو حیران ہو کر بڑبڑائے ''مینڈک کہاں گیا میز پر تو سینڈوچ پڑا ہے''۔

* * *

مالک مکان (چور کو پکڑ کر) : ''بہتری اسی میں ہے کہ تم سارا سامان یہیں چھوڑ کر بھاگ جاؤ''۔

چور : ''جناب! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ آدھا سامان تو آپ کے ہمسایوں کا ہے''۔

* * *

بھکاری نے ایک دروازے پر دستک دی تو ایک خاتون نے دروازے پر آکر باہر جھانکا تو بھکاری نے کہا : ''میرے پاس چار روپے ہیں اگر آپ مجھے ایک روپیہ دیں گی تو میرے پاس پانچ روپے ہو جائیں گے''۔

خاتون نے بخوشی اسے ایک روپیہ دے دیا دوسرے دن پھر وہی بھکاری آیا خاتون نے پوچھا : ''اب کیا ہے؟''۔

بھکاری نے جواب دیا : ''میرے پاس ایک بٹن ہے، کوئی کوٹ لے کر اس پر ٹانک دیں تو میں سردی سے بچ جاؤں گا''۔

* * *

ایک صاحب کا جوتا چھوٹا تھا انھیں چلنے میں تکلیف ہو رہی تھی۔

کسی صاحب نے پوچھا : ''کیوں بھئی! آپ نے یہ تنگ جوتا کہاں سے لیا ہے؟''۔

وہ صاحب جلے بھنے تو تھے ہی غصے سے بولے : ''درخت سے توڑا ہے''۔

دوسرے صاحب نے جواب دیا : ''بڑی جلدی کی آپ نے چند دن ٹھہر کر توڑتے تو جوتا آپ کے ناپ کا ہو جاتا''۔

* * *

دو آدمی ریڈیو پر گانا سن رہے تھے ایک بولا : ''واہ کیا درد بھری آواز ہے''۔

دوسرے آدمی نے کہا : ''ہاں واقعی! یہ آواز سن کر میرے سر میں درد ہونے لگ گیا ہے''۔

* * *

سیلاب کے دنوں میں ایک فیلڈ آفیسر نے کہا : ''دریائے چناب میں پانی کا زبردست ریلا آگیا ہے اور پانی خطرے کے نشان سے دو فٹ اوپر پہنچ گیا ہے''۔

لوگوں نے پریشان ہو کر پوچھا : ''اب کیا ہوگا؟''۔

آفیسر نے اطمینان سے جواب دیا : ''پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہم نے پورا انتظام کر لیا ہے، خطرے کا نشان پانی سے چار فٹ اونچا کر دیا ہے''۔

* * *

ایک دفعہ کسی آدمی کے گھر ایک مہمان آیا۔ اس نے مہمان سے کہا کہ میرا بیٹا بہت عقلمند ہے اس سے جس کا نام پوچھو وہ بتا دیتا ہے۔

مہمان نے کہا : ''اچھا تو اپنے بیٹے سے ہمیں بھی ملاؤ''۔

اس شخص نے اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا : ''بیٹے! آپ کے بلال انکل کا کیا نام ہے؟''۔

* * *

استاد (شاگرد سے) : ''خالی جگہ پر کرو، نو سو چوہے کھا کر بلی.........چلی''۔

شاگرد : ''نو سو چوہے کھا کے بلی ٹھک ٹھک کر چلی''۔

استاد (غصے میں شاگرد کے کان مروڑتے ہوئے) : ''بیوقوف! تمھیں آسان سوال کا جواب بھی نہیں معلوم''۔

شاگرد : ''جناب! وہ تو میں نے آپ کا دل رکھنے کے لئے ایسا کہہ دیا تھا ورنہ تو اصولاً نو سو چوہے کھا کے بلی چل ہی نہیں سکتی''۔

* * *

ایک سیاح (دوسرے سے) : ''توبہ توبہ، وہاں اتنی سردی تھی کہ موم بتی کا شعلہ منجمد ہو کر رہ جاتا اور ہم اسے پھونک مار کر بھی نہیں بجھا سکتے تھے''۔

دوسرا سیاح : ''یہ تو کچھ بھی نہیں جہاں ہم گئے تھے وہاں سردی کا یہ عالم تھا کہ الفاظ بھی ہمارے منہ سے ڈلیوں کی طرح نکلتے تھے اور ہم انھیں چمچ میں ڈال کر گرم کر کے ان پر کان دھرتے تھے''۔



ایک دعوت میں حسنِ اتفاق سے ایک ڈاکٹر اور ایک اداکار پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ڈاکٹر نے دورانِ گفتگو اداکار سے کہا

''آپ کا پیشہ بڑا گھٹیا ہے آپ کو میڈیکل لائن اختیار کرنی چاہیے تھی''۔

اداکار نے ڈاکٹر کی بات سن کر مسکراتے ہوئے جواب دیا ''آپ بجا فرماتے ہیں لیکن ایک نالائق اداکار عوام کے لیے اتنا خطرناک نہیں جتنا کہ ایک نالائق ڈاکٹر''۔



ماں (بیٹے سے) : ''جاؤ بیٹا! میز پر تین سیب پڑے ہیں اُن میں سے ایک کھالو''۔

ماں (کچھ دیر بعد دیکھتی ہے کہ میز پر کوئی سیب نہیں) : ''بیٹا! میں نے تمھیں ایک سیب کھانے کو کہا تم نے تینوں سیب کھالئے''

بیٹا (معصومیت سے) : ''امی جان! آپ نے یہ تو نہیں بتایا تھا کہ کونسا سیب کھانا ہے''۔



گاہک نے ویٹر سے کہا : ''ویٹر لگتا ہے تمھارے ہوٹل میں صفائی کا کچھ زیادہ ہی خیال رکھا جاتا ہے؟''۔

ویٹر خوش ہو کر بولا : ''سر! آپ نے یہ اندازہ کیسے لگایا؟''۔

گاہک منہ بنا کر بولا : ''دراصل سالن میں صابن کا مزہ آ رہا تھا''۔



گاہک نے ایک ہوٹل میں جا کر کھانے کا آرڈر دیا تو بیرے نے پوچھا : ''سالن سفید پلیٹ میں ہو یا پیلی پلیٹ میں؟''

گاہک (حیران ہو کر) : ''پیلی اور سفید پلیٹوں والے سالن میں کیا فرق ہے؟''۔

بیرا : ''جناب! پیلی پلیٹ کا ریٹ دس روپے ہے جبکہ سفید پلیٹ کا پندرہ روپے''۔

گاہک : ''کیا سفید پلیٹوں کا کھانا لذیذ اور اچھا ہوتا ہے؟''۔

بیرا : ''نہیں جناب! سالن دونوں میں ایک ہی ہوتا ہے''۔

گاہک : ''پھر کیا فرق ہے؟''۔

بیرا : ''فرق صرف اتنا ہے سفید پلیٹیں دھوئی جاتی ہیں مگر پیلی پلیٹیں دھوئی نہیں جاتی''۔



ایک ان پڑھ عورت پہلی بار کسی ڈاکٹر کے پاس گئی ڈاکٹر نے معائنہ کرنے کے بعد نسخہ لکھ کر عورت کو دے دیا

وہ عورت نسخہ لے کر جانے لگی تو ڈاکٹر نے پوچھا : ''آپ دوائی نہیں لیں گی؟''۔

عورت بولی : ''کیا تعویز سے بخار نہیں اترے گا''۔



ایک صاحب بس میں سوار ہوئے بس کی تمام سیٹیں پُر تھیں، اس لیے وہ ڈنڈا پکڑ کر کھڑے ہو گئے ان کے دوسرے ہاتھ میں سفری بیگ تھا انہوں نے ڈنڈا چھوڑ کر کئی مرتبہ پیسے نکالنے کی کوشش کی مگر بس کے ہچکولوں کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے۔ پاس کھڑے ہوئے ایک آدمی نے اخلاقاً کہا :

''معاف کیجئے کیا میں آپ کی کوئی مدد کر سکتا ہوں؟''۔

وہ صاحب بولے : ''شکریہ! براہ مہربانی یہ ڈنڈا پکڑ لیں تاکہ میں جیب سے پیسے نکال سکوں''۔



ایک باغبان نے ایک لڑکے کو سیب توڑتے ہوئے دیکھا تو چلایا : ''اے لڑکے تم سیب کو ہاتھ میں لے کر کیا کر رہے ہو؟''۔

لڑکا گھبرا کر بولا : ''کک کک کچھ نہیں جناب! میں درخت پر چڑھنے کی کوشش کر رہا ہوں تا کہ یہ سیب جو نیچے گر پڑا ہے واپس اس کی جگہ پر لٹکا دوں''۔

✿ ✿ ✿

افسر (کسان سے) : سنا ہے تمھارے گاؤں میں آگ لگی تھی؟

کسان : جی حضور! سارا گاؤں جل کر راکھ ہو گیا۔

افسر : کچھ بچا بھی؟۔

کسان : صرف آگ بجھانے والی گاڑی بچی کیونکہ وہ دیر سے آئی تھی۔

✿ ✿ ✿

ماں (بیٹے سے) : ''ارشد! کیوں رو رہے ہو؟''۔

ارشد : ''امی جان! ماسٹر صاحب نے مارا ہے''۔

ماں : ''تم نے ضرور کوئی شرارت کی ہوگی؟''۔

ارشد : ''نہیں امی جان! میں تو بس کلاس میں سو رہا تھا''۔

✿ ✿ ✿

تین بے وقوف کہیں جا رہے تھے کہ اچانک گولیاں چلنے کی آواز آئی پہلے بے وقوف نے دوسرے سے پوچھا : ''کیا تمھیں گولی لگی ہے؟''۔

اس نے کہا : ''نہیں''۔

پھر تیسرے بے وقوف سے پوچھا : ''کیا تمھیں گولی لگی ہے؟''۔

اس نے بھی نفی میں سر ہلایا تو پہلا بے وقوف زمین پر گر پڑا اور کہا : ''پھر تو مجھے ہی گولی لگی ہے''۔

✿ ✿ ✿

ملا نصیر الدین نے سنا تھا جب آدمی مر جاتا ہے تو اسے کچھ سنائی نہیں دیتا ایک دفعہ ملا صاحب سننے کی حس سے محروم ہو گئے تو وہ سوچنے لگے کہ اب میں مر گیا ہوں لہذا وہ لیٹ گئے اتنے میں ایک آدمی آیا اور ان کا گدھا لے کر چل دیا

ملا صاحب بولے : ''کاش آج ملا نصیر الدین زندہ ہوتا تو تمھیں دیکھتا کہ تم گدھا کیسے لے جا سکتے تھے؟''۔

✿ ✿ ✿

ایک قصاب بکرے کو کان سے پکڑ کر کھینچتا ہوا لے جا رہا تھا جبکہ بکرا زور زور سے ممیا رہا تھا۔

ایک بچے نے پوچھا : ''انکل! آپ اسے کہاں لے جا رہے ہیں؟''۔

قصائی : ''بیٹا! میں اسے ذبح کرنے لے جا رہا ہوں''۔

بچہ (سر ہلاتے ہوئے) : ''اچھا اچھا! میں سمجھا تھا کہ شاید آپ اسے سکول لے جا رہے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک شخص چھت سے گر کر اپنی دونوں ٹانگیں تڑوا بیٹھا۔ اس کی عیادت کے لئے آنے والے ایک صاحب نے کہا۔

''یار میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمھاری دونوں ٹانگیں کس طرح ٹوٹ گئیں''۔

اس شخص نے جل کر کہا : ''چھت سے گر کر دیکھ لو خود بخود سمجھ میں آ جائے گا''۔

✿ ✿ ✿

ایک ڈاکٹر نے دوسری منزل پر اپنا ہسپتال بنایا جب ایک ماہ تک کوئی مریض نہیں آیا تو اس نے اپنے دوست سے کہا۔ ''میں بھی ایک سند یافتہ ڈاکٹر ہوں، میرے پاس نرسیں بھی تربیت یافتہ ہیں، ڈسپنسر بھی اچھا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ کوئی مریض نہیں آتا؟''۔

دوست نے جواب دیا : ''آپ نے سیڑھیوں پر جو یہ لکھ رکھا ہے، اوپر جانے کا راستہ''۔

✿ ✿ ✿

استاد (لڑکوں سے) : ''تم میں جو جو احمق ہے وہ کھڑا ہو جائے''۔

کچھ دیر بعد ایک لڑکا کھڑا ہو گیا۔

استاد بولا : ''پوری جماعت میں صرف ایک ہی احمق ہے؟''۔

لڑکے نے جواب دیا : ''نہیں سر! آپ اکیلے کھڑے تھے میں نے سوچا کہ میں بھی کھڑا ہو جاؤں''۔

✿ ✿ ✿

ایک شخص چند افراد کے سامنے کھڑا دعویٰ کر رہا تھا کہ وہ سامنے والی دکان سے کوئی بھی چیز آسانی سے اُٹھا کر لا سکتا ہے۔

ایک شخص آگے بڑھ کر بولا : ''اگر تم دکان سے گھی کا ڈبا اُٹھا لاؤ تو میں تمھیں پانچ سو روپے انعام دوں گا''۔

وہ شخص فوراً دکان سے ڈبا اُٹھا لایا پہلا شخص بولا : ''تمھیں یہ جان کر خوشی ہوگی میرا تعلق پولیس سے ہے''۔

اس شخص نے جواب دیا : ''آپ کو بھی یہ جان کر خوشی ہوگی کہ میں اس دکان کا مالک ہوں''۔

✿ ✿ ✿

ایک بچہ ٹارچ سے کتاب پر روشنی ڈال رہا تھا ماں نے دیکھ کر پوچھا : ''بیٹا! یہ تم کتاب پر روشنی کیوں ڈال رہے ہو؟''۔

بچے نے جواب دیا : ''امی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ روشنی ڈالیے''۔

✿ ✿ ✿

ایک صاحب کو پراسرار باتیں کرنے کی بڑی عادت تھی ایک بار ان کے دوست نے ان کا ٹیلی فون نمبر پوچھا تو کہنے لگے ''ساڑھے تین سو، پونے چار سو''۔

دوست نے حیرانی سے پوچھا : ''یہ کیسا نمبر ہے؟''۔

وہ صاحب بولے : ''350375''۔

✿ ✿ ✿

ایک دفعہ ایک شاعر کو محفل میں تازہ کلام سنانے کے لئے کہا گیا : تو شاعر نے پہلا مصرع ارشاد کیا

اس چلمن سے تم جھانکو اس چلمن سے میں جھانکوں

لوگوں نے واہ واہ کہا جب کافی دیر تک ایک ہی مصرے کی تکرار ہوتی رہی تو ایک نوجوان نے کھڑے ہو کر کہا

اس چلمن کو آگ لگا دو نہ تم جھانکو نہ میں جھانکوں

✿ ✿ ✿

مسافر (ٹیکسی ڈرائیور سے) : ''موڑ آہستہ کاٹو، ہر موڑ پر مجھے حادثے کا خطرہ محسوس ہوتا ہے''۔

ٹیکسی ڈرائیور (بے پروائی سے) : ''جناب! خوف کیسا، آپ بھی میری طرح موڑ آتے ہی آنکھیں بند کر لیا کریں''۔

✿ ✿ ✿

ہسپتال میں ایک پاگل شور مچا رہا تھا : ''مجھے آزاد کر دو ورنہ میں ہسپتال کی چھٹی منزل سے کود کر خود کشی کر لوں گا''۔

نرس نے اُس سے پوچھا : ''لیکن ہسپتال کی تو تین منزلیں ہیں''۔

پاگل بولا : ''کوئی بات نہیں، میں دو مرتبہ چھلانگ لگا دوں گا''۔

✿ ✿ ✿

بھکاری (قاضی سے) : ''حضور! بھوکا ہوں کچھ کھانے کو دیں؟''۔

قاضی : ''یہ قاضی کا گھر ہے، قسم کھاؤ اور چلے جاؤ''۔

✿ ✿ ✿

ایک شخص (دوسرے سے) : ''آپ دن میں کتنی مرتبہ شیو کرتے ہیں؟''۔

دوسرا شخص : ''30 مرتبہ''۔

پہلا شخص (حیرانی سے) : ''30 مرتبہ، کیا مطلب؟''۔

دوسرا شخص : ''جناب! میں حجام ہوں''۔

✿ ✿ ✿

استاد (شاگرد سے): ''بتاؤ تمھارا گھر دور ہے یا سورج؟''۔

شاگرد: ''جناب! میرا گھر''۔

استاد (حیرانی سے): ''وہ کیسے؟''۔

شاگرد: ''جناب! یہاں سے سورج تو نظر آتا ہے مگر میرا گھر نہیں''۔



ایک نوجوان الیکشن کے دنوں میں اپنے علاقے کے امیدوار کے پاس گیا۔

اور اس سے پوچھا: ''اگر آپ کے پاس دو گاڑیاں ہوں تو آپ کیا کریں گے؟''۔

امیدوار: ''ایک گاڑی میں خود رکھ لوں گا اور دوسری کسی بے روزگار نوجوان یا کسی فلاحی ادارے کو دے دوں گا''۔

نوجوان نے مسکرا کر پوچھا: ''اگر دو بنگلے ہوں تو؟''۔

امیدوار نے جواب دیا: ''ایک خود رکھ لوں گا اور دوسرے میں عوام کے لئے ہسپتال بنواؤں گا''۔

نوجوان نے پھر پوچھا: ''اگر دو بھینسیں ہوں تو پھر؟''۔

امیدوار نے جواب دیا: ''پھر میں دونوں ہی خود رکھ لوں گا''۔

نوجوان نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا: ''وہ کیوں جناب!''۔

امیدوار نے جواب دیا: ''اس لیے کہ میرے پاس دو بھینسیں موجود ہیں''۔



مس نے کلاس روم میں سحر سے پوچھا: ''بتاؤ! چاند اہم ہے یا سورج؟''۔

سحر نے چند لمحے سوچا پھر کہا: ''مس! چاند''۔

مس نے پوچھا: ''وہ کیوں؟''۔

سحر نے جواب دیا: ''مس! اس لیے کہ چاند اس وقت روشنی پھیلاتا ہے جب اندھیرا ہوتا ہے اور ہمیں روشنی کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ سورج تو دن میں نکلتا ہے اس وقت ویسے بھی اُجالا ہوتا ہے''۔



بیٹا (باپ سے): ''آج مجھے سکول میں پانچ روپے جرمانہ ہو گیا ہے''۔

باپ: ''وہ کیوں؟''۔

بیٹا: ''آج میں سکول لیٹ پہنچا تھا''۔

باپ: ''نالائق! میں تمھیں پڑھنے کے لیے سکول بھیجتا ہوں یا لیٹنے کے لیے''۔



مالک (باڈی گارڈ سے): ''تم میری جان بچانے کے لیے کیا کر سکتے ہو؟''۔

باڈی گارڈ: ''سر! میں آپ کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا''۔

مالک (خوش ہو کر): ''اگر مجھ پر حملہ ہو تو تم کیا کرو گے؟''۔

باڈی گارڈ: ''جناب! میں آنکھیں بند کر لوں گا''۔



حبیب (احمد سے): ''میرے چچا کی گھڑی دریا میں گر پڑی 6 ماہ بعد نکلی تو چل رہی تھی''۔

احمد: ''میرے چچا نے دریا میں چھلانگ لگا دی پورے چھ ماہ بعد باہر نکلے تو زندہ تھے''۔

حبیب (حیرت سے): ''تمہارے چچا دریا میں کیا کرتے رہے؟''۔

احمد (مُسکرا کر): ''تمہارے چچا کی گھڑی کو چابی دیتے رہے''۔



مریض (ڈاکٹر سے): ''ڈاکٹر صاحب! مجھے اچانک ہی گھبراہٹ محسوس ہونے لگتی ہے، دم گھٹنے لگتا ہے، ہر چیز بے مزہ لگنے لگتی ہے اور جی چاہتا ہے کہ زندگی ختم کر لوں''۔

ڈاکٹر مریض کو تسلی دیتے ہوئے بولا: ''نہیں نہیں، ایسا نہ کرنا یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو''۔



بوڑھا (نوجوان سے) : ''بیٹا! جب جی پی او آئے تو مجھے بتا دینا''۔

نوجوان : ''جی! بس آپ مجھے دیکھتے رہیں جہاں میں اتروں اس سے ایک سٹاپ پہلے اتر جائیے گا''۔

* * *

بھکاری نے ایک خاتون سے کہا : ''مجھے کچھ کھانے کو مل سکتا ہے؟''۔

خاتون نے پوچھا : ''کل کا سالن کھالو گے؟''۔

بھکاری نے جواب دیا : ''جی ہاں! کوئی حرج نہیں''۔

خاتون نے کہا : ''اچھا تو پھر کل آ جانا''۔

* * *

ایک لڑکا بھاگتا ہوا ایک فوٹو سٹوڈیو کی دکان میں داخل ہوا اور ہانپتے ہوئے سیلز مین سے بولا ''جلدی کرو ایک بھینس میرے دوست کا پیچھا کر رہی ہے''۔

سیلز مین نے حیران ہو کر پوچھا : ''تو میں کیا کروں؟''۔

لڑکا بے چینی سے بولا : ''جلدی سے اس کیمرے میں ریل ڈال دو''۔

* * *

استاد (شاگرد سے) : ''برف کو جملے میں استعمال کرو''۔

شاگرد نے جملہ بنایا : ''پانی ٹھنڈا ہے''۔

استاد (غصے سے) : ''اس جملے میں برف کہاں ہے؟''۔

شاگرد : ''جی! وہ تو پگھل گئی ہے''۔

* * *

طارق (دادی اماں سے) : ''دادی جان! میں نے سو میں سے اُٹھانوے نمبر لیے ہیں''۔

دادی جان (حیرت سے) : ''باقی دو کون لے گیا ہے؟''۔

* * *

ایک ان پڑھ شخص نے کسی سے a تا Z تک انگلش حروف سیکھ لیے۔

ایک دن دورانِ سفر میں اس نے برابر والی نشست پر بیٹھے ہوئے اجنبی شخص سے پوچھا : ''جناب آپ کی تعلیم کتنی ہے؟''

اجنبی نے جواب دیا : ''بی۔اے''۔

ان پڑھ شخص نے ہنستے ہوئے کہا : ''واہ جناب! آپ نے تو دو لفظ کسی سے سیکھ لیے لیکن وہ بھی اُلٹے''۔

* * *

دو دوست بہت چالاک تھے انہیں لاہور جانا تھا مگر ٹرین میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی رات کے وقت انہوں نے شور مچا دیا کہ بوگی میں سانپ گھس آیا ہے تمام مسافر خوف کے مارے ڈبے سے اتر گئے

دونوں دوست جلدی سے ٹرین میں سوار ہوئے اور برتھ پر سو گئے جب ان کی آنکھ کھلی تو سامنے ایک قلی کھڑا تھا۔

انہوں نے اس سے پوچھا : ''بھائی صاحب! کیا لاہور آ گیا ہے؟''۔

قلی (حیرت سے) : ''لاہور؟ جناب! رات اس ڈبے میں سانپ گھس آیا تھا اس لیے یہ ڈبا ٹرین سے کاٹ دیا گیا تھا''

* * *

ایک آدمی نے جان پر کھیل کر ڈوبتے بچے کو بچایا کچھ دیر بعد اس بچے کا باپ اس آدمی کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

''کیا آپ نے میرے بچے کو دریا سے نکالا ہے؟''۔

ان صاحب نے فخر سے جواب دیا : ''جی ہاں! میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے''۔

بچے کے باپ نے کہا : ''تم نے تو اپنا فرض ادا کر دیا ہے لیکن بچے کی ٹوپی اور جوتے کہاں ہیں؟''۔

* * *

دو لڑکے بڑی تیزی سے موٹر سائیکل پر سوار جا رہے تھے۔ چوراہے پر ایک موٹر سائیکل سوار سپاہی نے انھیں روکا لیکن وہ رکے بغیر ہی آگے بڑھ گئے۔ سپاہی نے ان کا تعاقب کیا اور بڑی مشکل سے ایک میل دور جا پکڑا۔

سپاہی غصے سے بولا : ''میرے اشارے پر رکے کیوں نہیں؟''۔

ایک لڑکے نے جواب دیا : ''بریک خراب ہو گئے تھے، رکتے کیسے؟''۔

سپاہی : ''موٹر سائیکل کی نمبر پلیٹ کہاں ہے؟''۔

دوسرا لڑکا بولا : ''ابھی رجسٹریشن ہی نہیں ہوئی نمبر پلیٹ کہاں سے ملے گی؟''۔

سپاہی : ''لائسنس دکھاؤ''۔

پہلا لڑکا : ''ابھی تو عمر ہی کم ہے لائسنس کیسے بنے گا؟''۔

سپاہی : ''تم اتنی تیزی سے کیوں جا رہے تھے؟''۔

دوسرا لڑکا : ''دراصل ہم جلدی گھر پہنچنا چاہتے تھے''۔

سپاہی : ''پولیس اسٹیشن چلو''۔

پہلا لڑکا (حیران ہوکر) : ''آخر آپ ہمیں کس جرم میں پولیس اسٹیشن لے جانا چاہتے ہیں؟''۔

✿ ✿ ✿

ایک آدمی کی گاڑی کی بتیاں رات کے وقت خراب ہو گئیں اس نے اپنی گاڑی ایک دوسری گاڑی کے پیچھے لگا دی تاکہ اس کی روشنی میں راستہ طے کر سکے کچھ دور جا کر اگلی گاڑی اچانک رک گئی، وہ آدمی ہارن پہ ہارن دینے لگا اور چلا کر بولا ''بے وقوف آدمی! تم اپنی گاڑی آگے کیوں نہیں بڑھاتے؟''۔

اگلی گاڑی والے نے بھی غصے سے جواب دیا : ''آگے کیوں بڑھاؤں، گاڑی تو میرے گیراج میں کھڑی ہے''۔

✿ ✿ ✿

دو بے وقوف ٹرین میں بیٹھے تھے کہ ایک نے کہا : ''اگر یہ ٹرین الٹ جائے تو؟''۔

دوسرے نے جواب دیا : ''یہ تو بہت اچھا ہوگا ہم ٹکٹ دکھانے سے بچ جائیں گے''۔

✿ ✿ ✿

ایک صاحب کسی ضروری کام سے اپنے نئے دوست کے گھر گئے گھنٹی بجانے پر ایک چھوٹا سا بچہ باہر نکلا۔

وہ صاحب بولے : ''بیٹے! آپ کے ابو گھر پر ہیں؟''۔

بچہ : ''جی وہ تو بازار گئے ہوئے ہیں''۔

صاحب : ''اچھا تو اپنی امی کو بلاؤ''۔

بچہ : ''جناب! وہ تو پڑوس میں گئی ہوئی ہیں''۔

صاحب : ''اچھا تو پھر اپنے بڑے بھائی کو بلاؤ''۔

بچہ : ''وہ بھی کرکٹ کھیلنے گئے ہیں''۔

صاحب : ''اچھا تو بڑی بہن تو گھر پر ہوگی؟''۔

بچہ : ''وہ بھی اپنی سہیلیوں کے ساتھ پکنک پر گئی ہوئی ہے''

وہ صاحب جل کر بولے : ''تو بیٹا! آپ گھر میں کیوں بیٹھے ہیں؟ آپ بھی کہیں چلے جائیں''۔

بچے نے کہا : ''میں بھی اپنے دوست کے گھر آیا ہوا ہوں''

✿ ✿ ✿

استاد (شاگرد سے) : ''کل تم سکول کیوں نہیں آئے؟''۔

شاگرد : ''جناب! کل میرے دادا فوت ہو گئے تھے''۔

استاد : ''اچھا ٹھیک ہے لیکن آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیے''۔

✿ ✿ ✿

ایک بھکاری (خاتون سے) : ''بی بی! آپ کے پاس بھوکے کیلئے کھانا ہے؟''۔

خاتون : ''ہاں ہے، مگر وہ بھوکا ابھی تک دفتر سے نہیں آیا''۔

✿ ✿ ✿

ایک موٹا آدمی ہاتھی پر بیٹھا کہیں جا رہا تھا کہ بچے اسے دیکھ کر ہنسنے لگے۔

موٹے آدمی نے غصے سے بچوں سے پوچھا : ''کیا تم نے کبھی ہاتھی نہیں دیکھا ہے؟''۔

بچوں نے جواب دیا : ''جناب! ہاتھی تو دیکھا ہے مگر ہاتھی پر ہاتھی نہیں دیکھا تھا''۔

✿ ✿ ✿

ایک شکاری بہت بوڑھا ہو گیا یہاں تک کہ اس کی نظر انتہائی کمزور ہو گئی لیکن شکار کا شوق جوں کا توں رہا ایک دن وہ شکار کے لیے اپنے دوست کے ساتھ جنگل میں گیا اور ایک گولی اس نے تاک کر چلائی پھر اپنے دوست سے پوچھا۔

''میں نے جس جانور پر گولی چلائی ہے اسے کیا کہتے ہیں''۔

دوست نے جواب دیا : ''اس کو درخت کہتے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک شخص اپنے نئے کرائے دار کے پاس گیا اور کہا : ''جناب! تکلف کی کوئی ضرورت نہیں یہ سامنے والا گھر آپ ہی کا ہے جس چیز کی بھی ضرورت ہو آپ مانگ سکتے ہیں''۔

پڑوسی نے فوراً جواب دیا : ''ٹھیک ہے آپ وہ گھر ہی مجھے دے دیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک دوست (دوسرے سے) : ''اگر دنیا میں پانی نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟''۔

دوسرا دوست : ''پھر کم از کم ہمیں دودھ تو خالص ملتا''۔

✿ ✿ ✿

ماں (بیٹے سے) : ''کیا تم نے ابو کو بتا دیا ہے کہ تم تقریری مقابلے میں اول آئے ہو''۔

بیٹا : ''جی ہاں! میں نے انھیں بتا دیا ہے''۔

ماں : ''تمھارے ابو سن کر خوش تو ہوئے ہوں گے؟''۔

بیٹا : ''جی ہاں! مگر کوئی خاص نہیں ہوئے، کہنے لگے ٹھیک ہے بیٹا تم روز بروز اپنی ماں کی طرح ہوتے جا رہے ہو''۔

✿ ✿ ✿

نصیر (ڈاکٹر سے) : ''ڈاکٹر صاحب جلدی سے آئیے''۔

ڈاکٹر : ''مسئلہ کیا ہے؟''۔

نصیر : ''ہم اپنے گھر میں داخل نہیں ہو سکتے''۔

ڈاکٹر : ''میں اس سلسلے میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟''۔

نصیر : ''جناب! آپ ہی کو کچھ کرنا ہوگا کیونکہ منے نے باہر کے دروازے کی چابی نگل لی ہے''۔

✿ ✿ ✿

سرور (راشد سے) : ''تمھیں معلوم ہے کہ سورج کس طرف سے نکلتا ہے؟''۔

راشد : ''یہ بات تم اگر کسی بے وقوف سے بھی پوچھو گے تو وہ بتا دے گا''۔

سرور : ''اسی لیے تو میں تم سے پوچھ رہا ہوں''۔

✿ ✿ ✿

ماں نے کھانا لگایا اور ننھی امبر سے بولی : ''جاؤ بیٹی! جلدی سے ہاتھ دھو لو''۔

امبر بولی : ''امی! میں نہیں دھوؤں گی''۔

نانی جان نے درمیان میں دخل دیتے ہوئے کہا : ''کیوں بچی کو پریشان کرتی ہو کھانا کھانے کے بعد دھو لے گی''۔

ماں نے شکایت آمیز لہجے میں کہا : ''امی! آپ تو اسے سر پر چڑھا تی ہیں، اس طرح اس کی عادت خراب ہو جائیگی اور بچوں کو ماں کی بات ماننی چاہیے''۔

ننھی امبر جھٹ بولی : ''امی جان! تو پھر آپ اپنی امی کی بات مان کیوں نہیں لیتیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک صاحب بازار سے شاپنگ کر کے آئے اور اپنے نوکر سے بولے : ''یہ ڈبا ذرا اوپر والے کمرے میں لے جاؤ''۔

نوکر ڈبا اُٹھاتے ہوئے بولا : ''بڑا بھاری ہے، لگتا ہے اس میں کوئی کھانے کی چیز ہے؟''۔

صاحب : ''جی ہاں! اس میں میرے جوتے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک بچے کو سوال کرنے کی بہت عادت تھی ایک مرتبہ نوکرانی سے گلاس ٹوٹ گیا تو ماں نے اُس نوکرانی سے کہا۔

"کم بخت! اتنا اچھا گلاس توڑ دیا ہے"۔

بچے نے پوچھا "کمبخت کے کیا معنی ہوتے ہیں؟"۔

ماں نے سوچا کہیں بچہ گالی نہ سیکھ جائے جھوٹ بول دیا کہ کمبخت کے معنی ہیں "صحت مند"

اگلے دن پھر ایک اور برتن ٹوٹ گیا تو ماں نے نوکرانی کو منحوس کہہ کر گالی دی

بچے نے پھر پوچھا: "منحوس کا مطلب کیا ہوتا ہے؟"

ماں نے کہا: "کمزور"

کچھ دن بعد بچہ اپنی ماں کے ساتھ اپنی نانی کی بیمار پرسی کے لیے گیا تو نانی کو دیکھ کر بولا

"نانی جان! پہلے تو آپ بہت کمبخت تھیں مگر اب تو منحوس ہو گئیں ہیں"۔

✿ ✿ ✿

نئے کرائے دار (مالک مکان سے): "میں نے پچھلا مکان چھوڑا تو مالکہ زار و قطار رونے لگی"۔

مالک مکان نے کہا: "میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا، میں مکان کا کرایہ پیشگی لے لیتا ہوں"۔

✿ ✿ ✿

تین بے وقوف ایک ریل گاڑی میں سفر کر رہے تھے جب اسٹیشن نزدیک آیا تو گاڑی آہستہ ہو گئی۔

تو پہلا بے وقوف بولا: لگتا ہے کہ ریل کے پہیوں میں ہوا کم ہو گئی ہے۔

دوسرا بے وقوف بولا: نہیں گاڑی پنکچر ہو گئی ہے۔

جب نیچے اترے تو تیسرے بے وقوف نے کہا: ارے کوئی ریل کے ٹائر اور ٹیوب اتار کر لے گیا ہے۔

✿ ✿ ✿

اُستاد (شاگرد سے): "ایم بی بی ایس کا کیا مطلب ہے؟"۔

شاگرد: "جناب! میاں بیوی بچوں سمیت"۔

✿ ✿ ✿

اسٹیڈیم میں کرکٹ کا ڈے اینڈ نائٹ میچ ہو رہا تھا۔ ایک ٹیم اچھی فیلڈنگ کا مظاہرہ نہیں کر رہی تھی۔ جب مخالف ٹیم نے چوکا لگایا تو اسٹیڈیم میں سے کسی نے چلا کر کہا: "لائٹس بند کر دو، یہ بجلی بھی ضائع کر رہے ہیں اور ہمارا وقت بھی"۔

گراؤنڈ سے ایک فیلڈر نے چیخ کر کہا: "نہیں نہیں، لائٹس بند نہ کرنا ابھی میرا ناول ختم نہیں ہوا"۔

✿ ✿ ✿

ایک شخص کو اپنی بیوی کے ہر کام میں نقص نکالنے کی عادت تھی اگر وہ انڈا ابال لیتی تو کہتا "آملیٹ بنا کر لانا تھا"۔

ایک دن بیوی نے دونوں بنا لیے اور شوہر کو پیش کر دیے۔

پہلے وہ دونوں انڈوں کو غور سے دیکھتا رہا پھر غصے سے بولا۔

"تمہیں کب عقل آئے گی جس انڈے کا آملیٹ بنانا تھا اس کو ابال لیا اور جس کو ابالنا تھا اس کا آملیٹ بنا لیا"۔

✿ ✿ ✿

ڈاکٹر (مریض سے): "یہ سفید گولیاں صبح، لال گولیاں دوپہر، نیلی گولیاں شام اور پیلی گولیاں رات کو کھانی ہیں۔

اور یہ بھی یاد رکھیں کہ تمام گولیاں پانی سے کھانی ہیں"۔

مریض: "مگر ڈاکٹر جناب! مجھے بیماری کیا ہے؟"۔

ڈاکٹر: "آپ کے جسم میں پانی کی کمی ہے"۔

✿ ✿ ✿

ایک خاتون نے اپنی نئی ساڑھی اپنے شوہر کو مسکرا کر دکھاتے ہوئے کہا : ''دیکھو کتنی خوبصورت ساڑھی ہے اور کتنا اچھا رنگ ہے اور اس ساڑھی کا ریشم ایک کیڑے کی محنت سے بنا ہے''۔
شوہر نے مُنہ بنا کر جواب دیا : ''اور وہ محنتی کیڑا میں ہوں''۔



ایک شخص نے مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا، اندر سے آواز آئی کون؟۔
باہر سے جواب ملا : ''میں ہوں شیر خان''۔
مکان سے دوبارہ آواز آئی : ''باپ کا نام؟''۔
جواب ملا : ''دلیر خان''۔
مکان سے پھر آواز آئی : ''دادا کا نام؟''۔
جواب ملا : ''بہادر خان''۔
مکان سے آواز آئی : ''تو پھر اندر کیوں نہیں آتے؟''۔
اس شخص نے جواب دیا : ''جی وہ آپ کا کتا دروازے پر بیٹھا ہے''۔



باپ (بیٹی سے) : ''تین اور تین کتنے ہوتے ہیں؟''۔
بیٹی : ''چھ''۔
باپ : ''شاباش! یہ لو چھ ٹافیاں''۔
بیٹی : ''افسوس! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ٹافیاں دیں گے تو میں 33 بتاتی''۔



ایک خاتون جب کار پارکنگ میں اپنی کار کے پاس پہنچی تو ایک سپاہی نے کہا : ''محترمہ! آپ کی کار کی نمبر پلیٹ اُلٹی ہے''۔
خاتون نے کہا : ''ہاں میں جانتی ہوں، اس سے مجھے کار تلاش کرنے میں مشکل نہیں ہوتی''۔



جدید آرٹ کی نمائش ہو رہی تھی۔ ایک شخص کافی دیر سے ایک تصویر کے سامنے کھڑا تھا وہ شخص آرٹسٹ کو دیکھ کر تحسین آمیز لہجے میں بولا : ''بہت خوب! آپ نے کتنی جاندار تصویر بنائی ہے اس کو دیکھ کر تو میرے منہ میں تو پانی بھر آیا ہے''۔
آرٹسٹ بولا : ''جی! غروب آفتاب کا منظر دیکھ کر آپ کے منہ میں پانی کیوں بھر آیا ہے؟''۔
وہ شخص : ''خدا کی پناہ! غروب آفتاب کا منظر، میں تو اسے اُبلا ہوا انڈا سمجھ رہا تھا''۔



ایک باپ بیٹا پرندے بیچنے والے دکان دار کے پاس گئے۔ باپ کو ایک طوطا پسند آگیا۔ اس نے دکان دار سے اس طوطے کی قیمت پوچھی تو دکان دار نے بتایا ''جناب! دو ہزار روپے''۔
اس شخص نے کہا : ''بھئی! اتنا مہنگا، کیا خوبی ہے اس میں؟''۔
دکان دار : ''جناب! اس کی دائیں ٹانگ کھینچو گے تو اردو بولے گا اور بائیں ٹانگ کھینچو گے تو انگلش بولے گا''۔
بچے نے یہ باتیں سن کر معصومیت سے کہا : ''اگر ہم اس کی دونوں ٹانگیں کھینچیں تو''۔
طوطا فوراً بول اُٹھا : ''بے وقوف! میں گر جاؤں گا''۔



پرواز کے دوران میں طیارے کے انجن کو آگ لگ گئی پائلٹ نے قریبی کنٹرول ٹاور سے مدد حاصل کرنے کے لیے ٹرانسمیٹر آن کیا اور چیخ چیخ کر یہ الفاظ دہرائے : ''مے ڈے ..... مے ڈے، طیارے کے انجن کو آگ لگ چکی ہے''
کنٹرول ٹاور سے پوچھا گیا : ''اپنی بلندی اور پوزیشن بتاؤ''۔
کیپٹن نے پریشان لہجے میں کہا : ''میں پانچ فٹ آٹھ انچ لمبا آدمی ہوں اور اس وقت کاک پٹ میں بیٹھا ہوں''۔



استاد (شاگرد سے) : ''مرغی انڈوں پر کیوں بیٹھتی ہے؟''

شاگرد (معصومیت سے) : ''جناب! اس لئے کہ مرغی کے گھر میں کرسی نہیں ہوتی''۔

✿ ✿ ✿

ایک (کنجوس اپنی بیوی سے) : ''آج ہم کھانا باہر کھائیں گے''۔

بیوی (خوش ہوکر) : ''سچ''۔

شوہر : ''ہاں بھئی! اس میں حیرانی کی کیا بات ہے؟''۔

بیوی : ''ہم کس ہوٹل میں جائیں گے؟''۔

شوہر : ''جانا کہاں ہے، میرا مطلب ہے باہر صحن میں''

✿ ✿ ✿

ڈاکٹر (باتونی عورت سے) : ''آپ کو کوئی بیماری نہیں، صرف آرام کی ضرورت ہے''۔

عورت : ''لیکن میری زبان تو دیکھیے؟''۔

ڈاکٹر : ''اسی کو تو آرام کی ضرورت ہے''۔

✿ ✿ ✿

عدالت میں شور برپا تھا تو جج نے کہا: '' آرڈر، آرڈر، آرڈر'' ۔

ایک مٹھائی والا عدالت میں موجود تھا فوراً بول اٹھا : ''جناب! آرڈر دیا ہوا ہے آنے ہی والا ہوگا''۔

✿ ✿ ✿

ایک تنگ سی سڑک پر دو کاریں آمنے سامنے کھڑی ہوگئیں دونوں میں سے کسی کا ڈرائیور بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔

ایک ڈرائیور نے یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ 'اب گاڑی پیچھے نہیں ہٹائے گا' اخبار پڑھنا شروع کر دیا۔

دوسرے ڈرائیور نے کھڑکی سے منہ نکالتے ہوئے کہا

''اگر معمے والا صفحہ خالی ہو تو مجھے دے دیجیے تاکہ میں اتنی دیر میں اُسے حل کرلوں''۔

✿ ✿ ✿

شہر میں چوہے ادھر ادھر چھپتے پھر رہے تھے ایک اخباری نمائندے نے ان سے پوچھا

''تم ادھر ادھر کیوں چھپتے پھر رہے ہو؟''۔

ایک چوہے نے جواب دیا ''شہر میں ایک بلی قتل ہوگئی ہے اور پولیس والے ہم پر شک کر رہے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک نیا شاعر ایک رسالے کے ایڈیٹر کے پاس غزل لے کر گیا

ایڈیٹر نے پوچھا : ''یہ غزل آپ کی ہے؟''

شاعر نے کہا : ''بے شک کیا آپ اسے شائع کریں گے؟''

ایڈیٹر نے کہا : ''افسوس! کہ یہ ہمارے رسالے کے معیار پر پوری نہیں اترتی''۔

شاعر صاحب آہستہ سے بڑبڑائے : ''یااللہ خیر! غالب کی غزلیں بھی غیر معیاری ہونے لگی ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک بار کچھ بچے جھوٹ بولنے کا مقابلہ کر رہے تھے کہ جس نے سب سے بڑا جھوٹ بولا اسے انعام دیا جائے گا۔ ابھی بچوں نے کھیل شروع ہی کیا تھا کہ وہاں سے ایک آدمی کا گزر ہوا۔

اس نے نہایت پیار سے بچوں سے پوچھا ''بچو! آپ یہاں کون سا کھیل کھیل رہے ہیں؟''۔

ایک بچے نے بتایا ''سب سے بڑا جھوٹ بولنے کا''۔

یہ سن کر اس کو غصہ آ گیا اور اس نے بچوں کو ڈانٹتے ہوئے کہا ''جب میں تمھاری عمر کا تھا تو ایک بھی جھوٹ نہیں بولتا تھا''۔

وہ بچہ اپنے باقی ساتھیوں کی طرف مڑا اور بولا ''میرا خیال ہے کہ پہلا انعام اس آدمی کو ملنا چاہیے''۔

✿ ✿ ✿

ایک دوست (دوسرے سے) : ''ہمارا خاندان بہت پرانا ہے بابر سے لے کر اب تک ہمارا شجرہ نسب محفوظ ہے''۔

پہلا دوست : ''آپ کا خاندان کتنا پرانا ہے؟''۔

دوسرا دوست : ''کچھ نہیں کہہ سکتا دراصل ہمارے خاندان کا سارا ریکارڈ طوفان نوح میں بہہ گیا تھا''۔



ایک مال دار نوجوان سے بھکاری نے کہا : ''صاحب کیا بات ہے پچھلے سال آپ دس روپے دیتے تھے۔ اس کے بعد پانچ روپے دینے لگے اور اب صرف ایک روپیہ دیتے ہیں''۔

نوجوان بولا : ''بھئی پچھلے سال میری شادی ہوگئی تھی اور اب میں دو بچوں کا باپ بھی ہوں''۔

بھکاری : ''بہت خوب، یعنی اب آپ میرے پیسوں سے خاندان کی پرورش کر رہے ہیں''۔



ایک مقدمے میں بحث کے دوران میں دو وکیلوں نے آپس میں لڑنا شروع کر دیا

ایک بولا : ''دنیا میں تم جیسا بے وقوف کوئی نہ ہوگا''۔

دوسرے نے طیش میں آ کر کہا : ''اور تم سے زیادہ احمق اور گھٹیا انسان کوئی نہ ہوگا''۔

یہ سن کر جج نے کہا : ''آرڈر آرڈر ! تمھیں معلوم نہیں کہ یہاں میں بھی موجود ہوں''۔



کیمسٹری کے پروفیسر اپنی بیگم سے ناراض ہو گئے تو بیگم رونے لگی۔

پروفیسر صاحب غصے سے بولے : ''مجھ پر تمھارے رونے کا کوئی اثر نہیں ہوگا، یہ آنسو ہیں ہی کیا چیز؟۔

کسی قدر فاسفورس سالٹ، ذرا سا سوڈیم کلورائیڈ اور باقی پانی''۔



ایک شخص ہیلمٹ والی دکان پر گیا اور دکان دار کو ہیلمٹ دکھانے کے لیے کہا۔ پھر ان صاحب نے اُس کی قیمت پوچھی

دکان دار نے 1500 روپے بتائی۔ ان صاحب نے کہا : ''مجھے کوئی سستا سا ہیلمٹ دکھائیے''۔

دکان دار اس سے کم اور مزید کم قیمت کے ہیلمٹ دکھاتا رہا مگر گاہک اور بھی سستا مانگنے لگا۔

آخر دکاندار نے ایک سبز رنگ کا ہیلمٹ دیا اور کہا : ''صرف 20 روپے کا''۔

گاہک نے فوراً خرید لیا اور پوچھا : ''آپ اتنے سستے ہیلمٹ کیسے تیار کر لیتے ہیں؟''۔

دکان دار نے جواب دیا : ''ہم 4 روپے کا تربوز لیتے ہیں، گودا نکال کر کھا لیتے ہیں باقی کے دو ہیلمٹ بن جاتے ہیں''۔



جج (ڈرائیور سے) : ''یہ حادثہ تمھاری غلطی کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس لئے تمھیں سخت سزا دی جائے گی''۔

ڈرائیور : ''جناب! اس میں میرا کیا قصور ہے اس وقت تو میں سو رہا تھا''۔



ایک ماں بچے کو گود میں لئے رو رہی تھی وہاں سے ایک خوش پوش آدمی کا گزر ہوا اس نے رونے کی وجہ پوچھی

تو عورت نے کہا : ''جناب میرا بچہ بیمار ہے اور دوا کے لئے پیسے بھی نہیں ہیں''۔

اس نے اسے ایک ہزار کا نوٹ نکال کر دیا اور کہا : ''جاؤ! دوا لے آؤ اور باقی روپے مجھے لا دو''۔

عورت گئی اور تھوڑی دیر بعد دوا لا کر اس نے 800 روپے اپنے محسن کو واپس کر دیئے۔

وہ شخص بولا : ''شاباش ہم سب کو نیکی کرنی چاہیے، تمھیں دوا مل گئی اور میرا جعلی نوٹ چل گیا''۔



ایک محلے میں جاپانی کھلونوں کی نئی دکان کھلی ایک باپ اپنے بچے کو کھلونے دلانے گیا بیٹا ضد کرنے لگا: ''میں وہی گڈا لوں گا جو کونے میں رکھا ہے''۔

باپ نے سیلز مین سے کہا: ''بھائی صاحب! وہ جاپانی گڈا کتنے کا ہے؟''۔

سیلز مین نے گھبرا کر کہا: ''جناب! آپ گڈے سے خود پوچھ لیں وہ دکان کا مالک ہے''۔



استاد (اسلم سے): ''بتاؤ سب سے اچھا پیشہ کون سا ہے؟''۔

اسلم: ''جناب! ڈاکٹروں کا، کیونکہ ان کے اچھے کارناموں کی تو ہر طرف شہرت ہوتی ہے اور وہ جو غلطیاں کرتے ہیں انہیں زمین چھپا دیتی ہے''۔



منیجر: ''تم اس مہینے میں چار چھٹیاں لے چکے ہو ایک مرتبہ تم اپنی بیوی کو ٹرین میں سفر کرانے کے لیے لے گئے تھے۔

ایک مرتبہ اپنی ساس کے جنازے میں گئے تھے، ایک مرتبہ تمھاری بیٹی کی سالگرہ تھی، ایک مرتبہ تمہارا لڑکا بیمار ہو گیا تھا آج پھر چھٹی کی درخواست لے کر آئے ہو، اب کس کام کے لئے؟''۔

ملازم: ''جناب! آج میری شادی ہے''۔



تین دوست آپس میں باتیں کر رہے تھے ایک دوست نے کہا: ''میرے ابو نے ریل گاڑی ایجاد کی ہے''۔

دوسرے نے کہا: ''بھلا یہ بھی کوئی بات ہے میرے ابو نے ہوائی جہاز ایجاد کیا ہے''۔

یہ سن کر تیسرا بولا: ''بھلا یہ بھی کوئی بات ہے میرے ابو نے تو گھوڑا ایجاد کیا ہے''۔



ایک دفعہ ایک سیاح ایک گاؤں کی سیر کو گیا۔ اس نے گاؤں کے ایک شخص سے باتوں کے دوران میں پوچھا۔

''کیا یہاں کبھی کوئی بڑا آدمی بھی پیدا ہوا ہے؟''۔

آدمی نے سادگی سے جواب دیا: ''نہیں جناب! یہاں ہمیشہ بچے ہی پیدا ہوتے ہیں''۔



ایک علاقے میں زلزلہ آنے کی پیش گوئی کی گئی۔ ایک آدمی نے احتیاطاً اپنے بیٹے کو دور کسی علاقے میں اپنے ایک رشتے دار کے پاس بھیج دیا چند دنوں بعد اسے ایک خط ملا جس میں لکھا تھا۔

''بھائی صاحب! اپنے لڑکے کو فوراً بلا لو اور زلزلہ بے شک ادھر بھیج دو''۔



وکیل (گواہ سے): ''جب جمیل نے شکیل کو مارا تو تم ان لوگوں سے کتنے فاصلے پر کھڑے تھے؟''۔

گواہ: ''آٹھ گز، دو فٹ اور چھ انچ کے فاصلے پر''۔

وکیل: ''تم کو کیسے پتہ چلا کہ فاصلہ اتنا ہی ہے''۔

گواہ: ''مجھے معلوم تھا کہ کوئی احمق مجھ سے یہ سوال ضرور پوچھے گا۔ اس لیے میں نے فاصلہ ناپ لیا تھا''۔



ایک شخص نے اپنے دوست سے کہا: ''کیوں بھئی! تم نے گانے کی مشق کیوں چھوڑ دی؟''۔

دوست نے آہ بھر کر کہا: ''اپنے گلے کی وجہ سے''۔

اس شخص نے حیرت سے پوچھا: ''تمھارے گلے کو کیا ہوا؟''

دوست نے افسردہ ہو کر جواب دیا: ''کچھ نہیں بس، پڑوسیوں نے دبانے کی دھمکی دی تھی''۔



ایک بچے نے اپنے باپ سے پوچھا۔

''کیا باپ کی ذہانت بیٹے سے زیادہ ہوتی ہے؟''۔

باپ نے جواب دیا: ''بالکل''۔

بیٹے نے دوبارہ پوچھا: ''ٹیلی فون کس نے ایجاد کیا؟''۔

باپ نے جواب دیا: ''گراہم بیل نے''۔

بیٹے نے کہا: ''گراہم بیل ہی نے کیوں ایجاد کیا اس کے باپ نے کیوں نہیں ایجاد کیا؟''۔

✿ ✿ ✿

بھکاری نے ایک گھر کے سامنے صدا لگائی تو گھر کی نئی نویلی دلہن نے کہا: ''جاؤ بابا معاف کرو''۔

بھکاری کچھ دور گیا تو اس بہو کی ساس نے آواز دے کر بھکاری کو بلایا۔

جب بھکاری پاس آیا تو ساس نے کہا: ''بابا معاف کرو''۔

بھکاری کو بڑا غصہ آیا اس نے کہا: ''یہ بات تو آپ کی بہو نے بھی کہی تھی''۔

ساس نے جواب دیا: ''مالکن میں ہوں وہ کون ہوتی ہے تم پر رعب جمانے والی''۔

✿ ✿ ✿

آج کل دیواروں پر جگہ جگہ اشتہار لگے ہوتے ہیں اور انہی اشتہاروں کے اوپر نئے اشتہار لگا دیے جاتے ہیں۔

ایک دفعہ بارش ہوئی تو ایک دیوار پر لگا اشتہار کچھ اس طرح پڑھا جا رہا تھا۔

''پانچ ماہ کے بچوں کو پلائیں اصلی پہلوان مارکا سگریٹ اب نئی پیکنگ میں دستیاب ہیں، بابر علی اور ریما سیل سیل سیل 400 گرام چائے کے ڈبے کے ساتھ ایک عدد ہاتھی مفت، اصلی گھی میں بنے ہوئے سائیکل دستیاب ہیں، شکر شیمپو جس کے کھاتے ہی گنجا پن مکمل ختم، مشہور نجومی سے کپڑے دھونے کا بہترین پریشر ککر بازار سے بارعایت حاصل کریں''۔

✿ ✿ ✿

استاد (شاگرد سے): ''پاجامہ جمع ہے یا واحد؟''۔

شاگرد: ''جناب! پاجامہ جمع بھی ہے اور واحد بھی۔

استاد نے تیوریاں چڑھا کر پوچھا: ''وہ کیسے''۔

شاگرد نے جواب دیا: ''جناب! پاجامہ اوپر سے واحد شروع ہوتا ہے اور نیچے آ کر جمع بن جاتا ہے''۔

✿ ✿ ✿

وکیل (گواہ سے): ''وہی الفاظ دہرایئے جو ملزم نے آپ سے کہے تھے''۔

گواہ: ''وہ الفاظ میں نہیں دہرا سکتا کیونکہ وہ الفاظ کسی شریف آدمی کے سامنے دہرانے کے قابل نہیں ہیں''۔

وکیل: ''تو پھر جج صاحب کے کان میں بتا دو''۔

✿ ✿ ✿

اعلیٰ ملازمت کے لئے ایک امیدوار کا انٹرویو ہو رہا تھا۔ امیدوار بہت ذہین اور حاضر جواب تھا۔ اس کا تعلیمی ریکارڈ بھی بہت اچھا تھا اور وہ ہر طرح سے ملازمت کا اہل تھا۔ اس نے انٹرویو کے ہر سوال کا معقول جواب دیا اور فخریہ انداز میں افسر کی طرف دیکھنے لگا۔

کچھ سوچنے کے بعد افسر نے اچانک اس سے پوچھا ''گاپوجی گاپوجی گم گم کا کیا مطلب ہے؟''۔

امیدوار نے ذہن پر بہت زور دیا آخر مایوسی سے بولا۔

''سر! اس کا ایک ہی مطلب ہے کہ آپ مجھے ملازمت نہیں دینا چاہتے''۔

✿ ✿ ✿

استاد (شاگرد سے): ''انگریزوں نے برصغیر میں پہلا قدم رکھنے کے بعد کیا کیا؟''۔

شاگرد: ''جناب! انہوں نے دوسرا قدم رکھا''۔

✿ ✿ ✿

ایک ڈاکٹر برسوں سے اپنے مریض کو موٹاپے کے سدباب پر مائل کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا ایک روز وہ مریض اس کے پاس آیا اور بولا : ''ڈاکٹر صاحب! سوتے میں میرا منہ کھل جاتا ہے۔اس سلسلے میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟''۔

ڈاکٹر نے آہ بھر کر کہا: ''مسئلہ وہی ہے، تمھیں اپنے موٹاپے پر کنٹرول کرنا ہوگا''۔

مریض بولا : ''موٹاپا! لیکن موٹاپے کا اس مسئلے سے کیا تعلق ہے؟''۔

ڈاکٹر نے جواب دیا : ''تعلق! کیسے نہیں ہے؟ موٹاپے کی وجہ سے تمھاری جلد اس قدر تن گئی ہے کہ اب مزید لچک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، تم آنکھیں بند کرتے ہو تو منہ کھل جاتا ہے اور منہ بند کرتے ہو تو آنکھیں کھل جاتی ہیں''۔

✿ ✿ ✿

استاد (شاگرد سے) : ''چناؤ روزگار کے ساتھ کس کا ہونا ضروری ہے؟''۔

شاگرد : جناب! ''ب'' کا۔

✿ ✿ ✿

دو عورتیں آخری سٹاپ پر ایک ویگن سے اتریں۔ایک عورت کو یاد آیا کہ اس نے ویگن والے کو کرایہ نہیں دیا۔

اس نے دوسری سے کہا :''میں لپک کر کرایہ دے آؤں ایمان داری بڑی اچھی چیز ہے اللہ تعالیٰ اس کا اجر ضرور دیتا ہے''

چنانچہ وہ عورت گئی اور کنڈیکٹر کو کرایہ دے آئی اور آتے ہی کہنے لگی : ''مجھے تو فوراً اس کا اجر مل گیا ہے میں نے کنڈیکٹر کو 50 روپے کا نوٹ دیا اور اس نے 100 کا سمجھ کر 90 روپے مجھے واپس کر دیئے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

گپی مہمان (میزبان سے) : ''میں نے کئی بار دنیا کی سیر ہے''۔

میزبان : ''پھر تو آپ جغرافیے سے بھی واقف ہوں گے''۔

مہمان : ''زیادہ تو نہیں پھر بھی چار پانچ روز وہاں قیام کیا ہے بڑا خوبصورت اور ترقی یافتہ شہر ہے''۔

✿ ✿ ✿

گاہک (دکان دار سے) : ''بھائی صاحب! کیا یہ ٹماٹر تازہ ہیں؟''۔

دکان دار : ''جی بالکل تازہ ہیں اسی لئے دس دن سے دھڑا دھڑ بک رہے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک صاحب نے نئی نئی کار لی اور ڈرائیور بھی رکھ لیا۔ایک دوست نے اُن سے ہمدردی جتاتے ہوئے کہا

''بھئی! ہوشیار رہنا یہ ڈرائیور لوگ چیزیں بدل لیتے ہیں''۔

یہ بات ان صاحب کے ذہن میں بیٹھ گئی۔ایک دفعہ جب وہ کار میں بیٹھے کہیں جا رہے تھے۔باہر سڑک پر آکر ڈرائیور نے گیئر بدلا تو گاڑی کو جھٹکا لگا وہ صاحب بولے : ''یہ تم نے کیا کیا ہے؟''۔

ڈرائیور نے جواب دیا : ''جناب! گیئر بدلا ہے''۔

وہ صاحب غصے سے بولے : ''میں آج ہی تمھیں نوکری سے فارغ کرتا ہوں''۔

ڈرائیور نے کہا : ''جناب! مگر کیوں؟''۔

صاحب بولے . ''میرے سامنے تم نے گیئر بدلا ہے بعد میں تم نہ جانے کیا کیا بدلو گے''۔

✿ ✿ ✿

استاد (شاگرد سے) : ''اردو کی کتاب نکالو اور مرزا غالب کے خطوط پڑھو''۔

شاگرد : ''معاف کیجئے گا جناب! میں نہیں پڑھوں گا''۔

استاد (غصے سے) : ''وہ کیوں؟''۔

شاگرد : ''جناب! دوسروں کے خطوط پڑھنا بری عادت ہے''

✿ ✿ ✿

ایک لڑکا محلے کی ایک دکان پر ٹیلی فون کرنے پہنچا اور فون کرنے لگا۔دکان دار اس کی باتیں سنتا رہا لڑکا کہہ رہا تھا۔ ''وکیل صاحب! آپ کو باغ کی صفائی کے لیے کسی لڑکے کی ضرورت تو نہیں؟ .... اچھا کوئی لڑکا پہلے ہی آپ کے پاس کام کرتا ہے.... تو کیا آپ اس کے کام سے خوش ہیں ؟.... اچھا جناب شکریہ''۔

دکان دار نے لڑکے سے کہا: ''یہ تو اچھا نہ ہوا کہ تمھیں نوکری نہیں ملی''۔

لڑکے نے جواب دیا: ''اچھا ہوا ہے میں وکیل صاحب کے ہاں ہی ملازم ہوں، میں ذرا اپنے کام کا جائزہ لے رہا تھا''

✿ ✿ ✿

ایک شخص کی ناک بہت موٹی تھی۔جبکہ اس کی مونچھیں بہت باریک اور پتلی تھیں جو اس کے چہرے پر عجیب لگتی تھیں

ایک دفعہ کسی نے ان سے پوچھا: ''کیوں جناب اتنی موٹی ناک کے نیچے اتنی باریک مونچھیں کیوں رکھی ہیں؟''۔

اس شخص نے جواب دیا: ''میں اپنے استاد کی نصیحت پر عمل کرتا ہوں''۔

ان صاحب نے حیرت سے کہا: ''کون سی نصیحت ؟''۔

اُس شخص نے جواب دیا: ''استاد صاحب نے کہا تھا۔ہر اہم چیز کو انڈر لائن کر دیا کرو''۔

✿ ✿ ✿

تین پاگل، پاگل خانے کے افسر کے پاس گئے اور کہا۔''ہمیں چھوڑ دیں ہم پاگل نہیں ہیں''۔

افسر نے پوچھا ''پہلے بتاؤ تمھاری عقل کہاں ہے''۔

پہلے نے کہا ''کہنی میں''۔

دوسرے نے کہا ''ٹخنے میں''۔

تیسرے نے کہا ''سر میں! اسے چھوڑ دیا گیا۔

باہر آنے پر لوگوں نے اس سے پوچھا: ''تم تو پاگل خانے میں تھے باہر کیسے آ گئے''۔

اس نے سر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''یہ گردے کا کمال ہے''۔

✿ ✿ ✿

سردیوں کے دن تھے۔بس پہاڑی علاقے میں ڈھلوان پر تیزی سے جا رہی تھی۔ایک نوجوان مسافر کی نظر ساتھ بیٹھی بڑھیا پر پڑی جو کپکپا رہی تھی۔نوجوان سمجھ گیا کہ وہ بس کی تیز رفتاری سے ڈر رہی ہے۔اس نے بڑھیا کا ہاتھ تھام لیا وہ بھی اس کا ہاتھ پکڑے مضبوطی سے بیٹھی رہی ڈھلوان ختم ہوئی تو نوجوان نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

بڑھیا نے بڑی شفقت سے کہا: ''بیٹے! آگے بھی ڈھلوانیں آئیں گی تمھیں اگر ڈر لگے تو بے شک میرا ہاتھ پکڑ لینا''۔

✿ ✿ ✿

شہر کا سب سے امیر آدمی مر گیا تو اس کے جنازے میں شرکت کے لیے سیکڑوں لوگ پہنچ گئے جب جنازہ اٹھایا جانے لگا تو ایک نوجوان دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔سب کے دل میں اس نوجوان کے لیے ہمدردی پیدا ہوئی ہر شخص اسے حوصلہ دینے لگا جنازہ قبرستان پہنچ گیا مگر اس نوجوان کی ہچکیاں نہ رکیں۔

آخر ایک شخص نے اسے گلے لگایا اور جنازے سے ذرا دور لے گیا تا کہ نوجوان کا دکھ ہلکا ہو سکے۔

جب نوجوان کی ہچکیاں رکیں تو اس شخص نے ہمدردی سے پوچھا: ''مرحوم تمھارے کیا لگتے تھے؟

نوجوان بولا: ''کچھ بھی نہیں''۔

اس شخص نے حیرت سے پوچھا: ''پھر تم اس طرح زار و قطار کیوں رو رہے ہو''۔

نوجوان بولا: ''کیا یہ دکھ کم ہے کہ میں اس امیر آدمی کا کچھ بھی نہیں لگتا''۔

✿ ✿ ✿

ایک لڑکا اپنے دوست کے گھر گیا۔اس کے دوست نے اسے چائے پلائی لڑکے نے کہا: ''چائے تو بڑی مزیدار ہے''

دوست نے کہا: ''اگر بلی دودھ سے ملائی نہ کھا جاتی تو اور بھی مزیدار بنتی''۔

✿ ✿ ✿

ایک صاحب گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے اپنی بیوی کو ٹیلی فون کا رسیور ٹی وی سے لگائے ہوئے دیکھا تو وہ بہت حیران ہوئے۔

بیوی بولی : ''حیران کیوں ہو رہے ہو، ممی کے ٹی وی پر آواز صاف نہیں آ رہی بس دو گھنٹے کا ہی تو پروگرام ہے''۔

❁ ❁ ❁

ایک صاحب (مصور سے) : ''اچھا تو آپ وہ مشہور مصور ہیں جنھیں جانوروں کی تصویریں بنانے میں کمال حاصل ہے''۔

مصور : ''جی ہاں! کیا آپ کا بھی تصویر بنوانے کا ارادہ ہے''۔

❁ ❁ ❁

جنگل میں سے گزرتے ہوئے ایک سنگتراش کی نظر ایک خوب صورت چٹان پر پڑی۔اس نے چٹان کو جنگل کی مناسبت سے تراش کر نیل گائے کا ایک شاندار مجسمہ بنا دیا، اسی رات کو ایک شیر کا وہاں سے گزر ہوا۔

مجسمہ کو نیل گائے سمجھ کر اس نے فوراً چھلانگ لگائی اور مجسمے سے جا ٹکرایا۔اس تصادم میں اس کے دو دانت ٹوٹ گئے بڑی مشکل سے لنگڑاتا ہوا اپنی کچھار میں پہنچا تو شیرنی اس کی حالت دیکھ کر حیرت سے بولی : ''جنگل کے بادشاہ یہ کیا ہوا؟''۔

شیر غصے سے بولا : ''لعنت بھیجتا ہوں ایسے آرٹ پر جس سے دوسروں کے دانت ٹوٹ جائیں''۔

❁ ❁ ❁

استاد (شاگردوں سے) : ''تم آج سکول دیر سے کیوں آئے ہو؟''۔

شاگرد : ''جناب! رات خواب میں لندن کی سیر کو گیا تھا۔اس لئے دیر ہو گئی''۔

استاد (دوسرے سے) : ''اور تم اتنی دیر سے کیوں آئے ہو؟''۔

شاگرد : ''جناب! میں اسے ایئر پورٹ پر چھوڑنے گیا ہوا تھا''۔

❁ ❁ ❁

گاؤں میں ایک جاگیردار صاحب بیمار تھے اور گاؤں کے ڈاکٹر سے علاج کرا رہے تھے۔کافی دنوں کے بعد بھی کوئی فائدہ ہوتا نظر نہ آیا تو شہر سے ڈاکٹر کو بلایا گیا۔

اس نے جاگیردار صاحب کے منہ میں تھرمامیٹر لگانے سے پہلے پوچھا ''جس ڈاکٹر سے آپ علاج کرا رہے تھے اس نے آپ کا ٹمپریچر لیا؟''۔

جاگیردار صاحب ان پڑھ تھے انگلیوں پر حساب کر کے بولے : ''نہیں ڈاکٹر صاحب! اس نے ڈھائی ہزار روپے میری گھڑی اور ریڈیو کے علاوہ کچھ نہیں لیا''۔

❁ ❁ ❁

ایک دوست (دوسرے سے): ''یار ایک دن میرا اور شیر کا آمنا سامنا ہوا۔میں نے اسے دیکھا اور اس نے مجھے دیکھا پھر ہمارے درمیان صرف چھ فٹ کا فاصلہ رہ گیا۔

دوسرے نے حیران ہو کر پوچھا: ''پھر کیا ہوا؟''

پہلا دوست: ''پھر میں دوسرے پنجرے کی طرف بڑھ گیا۔''

❁ ❁ ❁

ایک افیمی کافی دیر سے اپنے مکان کا دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا مگر نشے کی وجہ سے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔اور تالے میں چابی نہیں لگ رہی تھی۔

قریب کھڑے ایک شخص نے کہا : بھائی صاحب! چابی مجھے دے دو تالا میں کھول دیتا ہوں۔

افیمی بولا : بھائی! تالا میں خود کھول لوں گا تم ذرا مکان کو پکڑ کر رکھو۔

❁ ❁ ❁

ایک دیہاتی سینما میں فلم دیکھنے کے لئے گیا۔فلم کے ایک منظر میں ہیرو ایک تیز رفتار گھوڑے پر سوار تھا۔

برابر والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا : ''یہ گر جائے گا''۔

دیہاتی نے کہا : ''نہیں، یہ تمھارا وہم ہے یہ کبھی نہیں گرے گا''۔

دونوں میں شرط لگ گئی تھوڑی دیر بعد ہیرو گھوڑے سے گر گیا

ساتھ والے آدمی نے کہا : ''میں نے تمھیں کہا تھا نا کہ یہ ضرور گر جائے گا''۔

دیہاتی نے جواب دیا : ''میں نے کل یہ فلم دیکھی تھی تو یہ گر گیا تھا میں نے سمجھا کہ اب یہ محتاط ہو کر گھوڑا دوڑائے گا''۔

❁ ❁ ❁

ایک گاؤں والوں نے آئینہ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ایک دفعہ ایک بچے کو کہیں سے آئینہ ملا تو اس کو اپنا عکس نظر آیا، وہ ڈر گیا وہ سمجھا کہ یہ کوئی بھوت ہے۔ وہ فوراً اپنے ابو کے پاس پہنچا اور کہا ''ابو! وہاں بھوت ہے''۔

دونوں باپ بیٹا وہاں پہنچے۔ بچے کے ابو نے آئینہ دیکھا تو انہیں اپنا عکس نظر آیا تو انھوں نے غصے سے کہا

''تمھیں شرم نہیں آتی بچوں کو ڈراتے ہو''۔

* * *

جیل میں ایک مجرم نے دوسرے سے پوچھا: ''تمھیں کس جرم کی سزا ملی ہے؟''۔

دوسرے نے جواب دیا: ''حکومت سے میری ضد چل رہی تھی''۔

پہلے قیدی نے حیرانی سے کہا: ''کیا مطلب! تم کوئی لیڈر ہو؟''۔

دوسرا کہنے لگا: ''نہیں، حکومت کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ میں بھی اس کی طرح کرنسی نوٹ چھاپوں''۔

* * *

حجام نے ایک گنجے آدمی سے حجامت کے دگنے دام مانگے تو۔

گنجا بولا: ''بھیا! ہم سے دگنے پیسے کیوں؟''۔

حجام: ''جی تیس روپے بال کاٹنے کے اور تیس روپے بال ڈھونڈنے کے''۔

* * *

آدھی رات کو کسی مریض نے ایک ڈاکٹر کے گھر فون کیا

''ڈاکٹر صاحب! آپ گھر آ کر دیکھنے کی کتنی فیس لیتے ہیں؟''

ڈاکٹر: ''پانچ سو روپے''۔

مریض: ''اور کلینک میں دیکھنے کی کتنی فیس ہے؟''۔

ڈاکٹر: ''سو روپے''۔

مریض: ''تو ٹھیک ہے آپ گھر سے کلینک پہنچیں میں آدھے گھنٹے میں تیار ہو کر کلینک پر پہنچ رہا ہوں''۔

* * *

آدمی (ریڈیو مکینک سے): ''کل آپ سے ریڈیو ٹھیک کرایا تھا لیکن آج پھر یہ شور کر رہا ہے''۔

ریڈیو مکینک: ''دراصل آج موسم خراب ہے''۔

وہ آدمی غصے سے بولا: ''جبکہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ اس کی تمام چیزیں ٹھیک کر دیں''۔

* * *

بیٹا: ''آپ کو گائے کے لئے بھوسا لانے کی ضرورت نہیں''

باپ (حیرت سے): ''وہ کیوں بیٹے؟''۔

بیٹا: ''ماسٹر صاحب کہتے ہیں کہ تمھارے دماغ میں بھوسا بھرا ہوا ہے۔ آخر وہ کس دن کام آئے گا''۔

* * *

گھر سے باہر کھڑا شکاری اپنے دوست کو ہاتھی کی عادات واطوار اور مزاج کے بارے میں بتا رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا ''جب ہاتھی اپنی بیوی کو بلاتا ہے تو وہ اس طرح آواز نکالتا ہے''۔

یہ کہنے کے بعد شکاری نے منہ سے عجیب وغریب سی چنگھاڑ کی آواز نکالی

فوراً ہی شکاری کی بیوی دروازے پر آئی اور پوچھا: ''کیا آپ نے مجھے پکارا ہے''۔

* * *

ایک بھکاری نے دوسرے بھکاری کو سڑک پر کھڑے دیکھ کر کہا: ''تم تو کل پل پر کھڑے ہوئے تھے آج یہاں کیسے؟''

دوسرے بھکاری نے کہا: ''میں نے بیٹے کی شادی کی خوشی میں وہ جگہ اسے تحفہ دے دی ہے''۔

* * *

ایک کنجوس آدمی کے لڑکے کی شادی تھی۔ وہ بینڈ باجے والوں کے پاس گیا اور پوچھا: ''کتنے پیسے لیتے ہیں؟''۔
انہوں نے بتایا: ''بہت زیادہ صاف ستھری وردی میں جائیں تو پانچ سو روپے لیتے ہیں، میلی وردی میں جائیں تو تین سو روپے اور انتہائی گندی وردی میں جائیں تو دو سو روپے لیتے ہیں''۔
کنجوس آدمی یہ سن کچھ سوچتے ہوئے بولا: ''اچھا تم ایسا کرو کہ سب کو نیکر پہنا کر لے آنا اور سو روپے لے لینا''۔

ایک صحافی جائے واردات پر پہنچا اور تفتیشی افسر سے پوچھا: ''آپ کو اب تک مجرموں کے بارے میں کیا کچھ معلوم ہوا ہے''۔
افسر نے جواب دیا: ''جناب! ہمیں سب معلوم ہو گیا ہے، نامعلوم افراد نامعلوم مقام سے آئے اور واردات کر کے نامعلوم مقام کی جانب روانہ ہو گئے''۔

ایک سخت مزاج میجر جنگی مشق کے دوران میں دریا میں جا گرا۔ ایک سپاہی اس کے پیچھے دریا میں کودا اور بڑی مشکل سے اسے کنارے پر لے آیا میجر نے دریا سے باہر آ کر کہا۔
''تم نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر میری جان بچائی ہے بتاؤ میں تمھارے اس احسان کا بدلہ کیسے اتاروں''۔
سپاہی نے جواب دیا: ''سر! آپ مجھ پر اتنا احسان کیجئے گا کہ کمپنی کے جوانوں میں سے کسی کو نہ بتایئے گا کہ میں نے آپ کو ڈوبنے سے بچالیا ہے''۔

ایک دوست (دوسرے سے): ''دراصل ہم لوگ جمہوریت پسند ہیں۔ پریشانی سے بچنے کے لیے ہم نے مختلف شعبے آپس میں تقسیم کر رکھے ہیں۔ میری بیوی وزیر خزانہ ہے، والدہ وزیر جنگ ہیں، والد کے پاس امور خارجہ کی وزارت ہے، بہن وزیر اطلاعات ہے جبکہ چھوٹا بھائی وزیر کھیل ہے''۔
پہلا دوست: ''اور تم وزیر اعظم ہو گے''۔
دوسرے دوست نے جواب دیا: ''نہیں میں عوام ہوں''۔

ڈاکٹر نے دانت درد کے مریض کو منہ کھولنے کے لیے کہا
مریض نے اتنا منہ کھول دیا کہ ڈاکٹر کو بے اختیار ہنسی آ گئی اس نے نہایت شگفتگی سے مریض کو کہا ''بے شک آپ اتنے تکلف سے منہ نہ کھولیں میں نے معائنہ باہر کھڑے ہو کر ہی کرنا ہے''۔

ایک صاحب کی بیوی نے فون پر کہا: ''غضب ہو گیا، ننھے نے سوئی نگل لی ہے، آپ فوراً گھر آیئے''۔
صاحب نے جواب دیا: ''اس وقت میں دفتر میں مصروف ہوں، میں آدھے گھنٹے بعد آؤں گا''۔
بیوی نے کہا: ''معاملے کی نزاکت کو سمجھنے کی کوشش کریں، فوراً چلے آیئے''۔
صاحب نے سنجیدگی سے کہا: ''کیا تمھیں سوئی کی فوری ضرورت ہے؟''۔

ایک خان صاحب امرود بیچ رہے تھے۔ ایک شخص ادھر سے گزرا اور خان صاحب سے پوچھا: ''امرود کیسے کلو ہیں؟''۔
خان صاحب نے کہا: ''بیس روپے کلو''۔
اُس شخص نے خان صاحب سے کہا: ''ہمیں سارے امرود تول دو''۔
خان صاحب نے کہا: ''نہیں ہم سارا امرود نہیں دے گا''۔
اُس شخص نے کہا: ''خان صاحب! ہم پیسے دے گا سارا امرود تول دو''۔
خان صاحب غصے سے بولے: ''او خانہ خراب کا بچہ! اگر ہم سارا امرود تم کو دے دے گا تو بیچے گا کیا؟''۔

ایک سیاسی لیڈر اخبار کے دفتر میں گیا اور ایڈیٹر سے بڑے غصے میں بولا: ''آپ کے اخبار میں میرے متعلق چھپا ہے کہ میں جھوٹا اور بددیانت ہوں''۔
ایڈیٹر نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا: ''جناب! ہم ایسی خبریں نہیں چھاپتے جو لوگوں کو پہلے ہی معلوم ہوں''۔

جج نے قیدی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا : ''اس پر کیا الزام ہے؟''۔

وکیل نے بتایا : ''اغوا، جنابِ عالی!''۔

ملزم نے احتجاج کیا : ''یہ جھوٹ ہے، میں تو صرف کوٹ چراتا ہوں''۔

مخالف وکیل نے اطمینان سے کہا : ''ہوسکتا ہے اس مرتبہ تم کوٹ میں سے آدمی نکالنا بھول گئے ہو؟''۔

❁ ❁ ❁

ایک صاحب اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ٹرین کے ڈبے میں سوار ہوئے۔ ڈبے میں بہت بھیڑ تھی۔

ایک ان پڑھ شخص نے پیش کش کی : ''آپ میرے پاس برتھ پر آجائیں''۔

ان صاحب نے کہا : ''میرے ساتھ فیملی بھی ہے''۔

وہ شخص بولا : ''فیملی ادھر میرے اٹیچی کیس پر رکھ دو''۔

❁ ❁ ❁

کسی اخبار کا ایڈیٹر دریا کے کنارے جا رہا تھا کہ اسے آواز سنائی دی : ''بچاؤ، بچاؤ، بچاؤ''۔

ایڈیٹر نے دیکھا کہ ایک آدمی دریا میں ڈوب رہا ہے اور مدد کے لئے پکار رہا ہے۔

ایڈیٹر نے اُس آدمی کو دیکھ کر جواب دیا : ''میں تمھاری کوئی مدد نہیں کرسکتا کیونکہ اخبار کی آخری کاپی پریس میں چلی گئی ہے اب تمھاری خبر کل کے اخبار میں ہی آئے گی''۔

❁ ❁ ❁

ایک دوست (دوسرے سے) :''کل تم نے اپنی بیوی کو کرسی کیوں ماری تھی؟''۔

دوسرا دوست : ''کیا کرتا صوفہ بھاری تھا؟''۔

❁ ❁ ❁

تجربات میں ہر وقت مصروف رہنے والے دو سائنس دان ایک روز فارغ ہوئے تو آپس میں باتیں کرنے لگے

باتوں کے دوران میں ایک نے دوسرے سے پوچھا: ''ذرا یہ تو بتاؤ کہ مچھر اور ہاتھی میں کیا فرق ہے؟''۔

دوسرے سائنس دان نے معصومیت سے جواب دیا: ''مچھر ہاتھی کو کاٹ سکتا ہے مگر ہاتھی مچھر کو نہیں''۔

❁ ❁ ❁

باپ (بیٹے سے) : ''تم نے آئینہ کیوں توڑ دیا ہے؟''۔

بیٹا (غصے سے) :''ابو'' یہ میری نقل اتار رہا تھا''۔

❁ ❁ ❁

ایک صاحب پریشانی کے عالم میں کچھ تلاش کر رہے تھے۔

لوگوں نے پوچھا تو انہوں نے بتایا :

''میرا پانچ سو کا نوٹ گم ہوگیا ہے وہ تلاش کر رہا ہوں''۔

پانچ سو روپے کا سن کر چند اور افراد ان کی مدد کو آگئے تھوڑی دیر بعد ایک شخص نے ان صاحب سے پوچھا: ''آپ کے نوٹ پر کوئی خاص نشانی ہے؟''۔

وہ صاحب بڑے اطمینان سے بولے : ''جی ہاں! اس نوٹ پر عید مُبارک چھپا ہوا ہے''۔

❁ ❁ ❁

ایک پاگل (دوسرے سے) : ''یہ جو ہر ماہ نیا چاند نکلتا ہے تو پرانے کہاں جاتے ہیں؟''۔

دوسرا پاگل : ''پرانے چاند توڑ کر ستارے بنالئے جاتے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک ڈاکٹر، ایک معمار، ایک وکیل اور ایک سیاستدان اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ کس کا پیشہ دنیا کا قدیم ترین پیشہ ہے۔

ڈاکٹر نے کہا: "طب کا پیشہ دنیا میں سب سے قدیم ہے جب حضرت بی بی حوا کو حضرت آدمؑ کی پسلی سے پیدا کیا گیا تھا تو ظاہر ہے کہ یہ کام سرجیکل آپریشن کے بغیر ناممکن تھا"۔

معمار نے کہا: "درست کہتے ہو، لیکن دنیا میں حضرت آدمؑ سے ملاقات کے وقت حضرت بی بی حوا کو رہنے کے لیے مکان کی ضرورت تھی یقیناً مکان کی تعمیر بغیر فن تعمیر کے ہو جانا ناممکن تھی"۔

وکیل نے کہا: "لیکن تعمیر سے پہلے دنیا شدید قسم کے بحران کا شکار تھی جسے ایک وکیل ہی دور کر سکتا تھا"۔

سیاستدان نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور کہا: "یہ تو سوچو بحران کس نے پیدا کیا تھا؟"۔



استاد (شاگرد سے): "بتاؤ سب سے خطرناک چیز کون سی ہے؟"۔

شاگرد: "جناب! آپ کا دایاں ہاتھ"۔



کسی ملک کے صدر کو اس کے مشیر نے مشورہ دیتے ہوئے کہا

"جناب والا! آپ بس اپنا فیصلہ سنا دیا کریں فیصلے کے ضمن میں کوئی دلیل نہ دیا کریں"۔

صدر نے پوچھا: "وہ کیوں؟"۔

مشیر نے جواب دیا: "جناب! دراصل بات یہ ہے کہ فیصلہ تو بہر حال آپ کا سب کو ماننا ہی پڑتا ہے لیکن دلیل سن کر لوگ ہنسنے لگتے ہیں"۔



شوہر (غصے سے): "بیگم! آخر کب تک تم میرے بلیڈ سے بچوں کی پنسلیں تراشتی رہو گی؟"۔

بیگم: "جب تک آپ میری لپ سٹک سے بچوں کی کاپیاں چیک کرتے رہیں گے"۔



جب سائیکل نئی نئی ایجاد ہوئی تو ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو سائیکل لے کر دی۔

اس کا بیٹا سائیکل لے کر باہر نکلا تو لوگوں نے دیکھا۔

وہ سمجھے کہ لڑکے کو کوئی چیز اٹھا کر لے جا رہی ہے اور لڑکا لاتیں مار رہا ہے لیکن وہ چیز چھوڑ نہیں رہی۔

لوگوں نے لاٹھیاں مار مار کر سائیکل توڑ دیا۔

لڑکے کے باپ کو پتا چلا تو غصے میں بھرا ہوا آیا اور لوگوں سے پوچھا: "سائیکل کو کیوں توڑا ہے؟"۔

لوگوں نے جواب دیا: "چودھری صاحب! اللہ کا شکر ہے کہ آپ کے بیٹے کی جان بچ گئی یہ ایک عجیب سی چیز تھی۔ جو تمھارے بیٹے کو اٹھا کر لے جا رہی تھی۔ ہم نہ ہوتے تو پتا نہیں یہ اسے کہاں لے جاتی"۔



ایک صاحب کو ان کی کسی نیکی کے صلے میں جنت میں داخل کر دیا گیا۔ اچانک ایک دن وہ دیوار پھاند کر دوزخ کی طرف کودنے لگے تو پہرے داروں نے انھیں پکڑ لیا اور پوچھا: "حضرت! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ لوگ تو جنت میں داخل ہونے کی آرزو کرتے ہیں اور آپ ہیں کہ جنت سے دوزخ میں چھلانگ لگا رہے ہیں"۔

ان صاحب نے جواب دیا: "تم نہیں سمجھ سکتے، مجھے ابھی ابھی پتہ چلا ہے کہ میری بیوی فوت ہو گئی ہے اور لوگ دعا کر رہے ہیں کہ اللہ اسے جنت نصیب کرے"۔



ایک باغ کے دروازے پر لکھا تھا "باغ کے اندر جانا منع ہے"۔

ایک صاحب اندر چلے گئے تو چوکیدار نے انھیں پکڑ لیا۔ ان صاحب نے دس روپے نکال کر چوکیدار کو دیے۔

چوکیدار نے انھیں چھوڑ دیا اور پوچھا: "جناب! آپ دوبارہ کب آئیں گے؟"۔



ایک شخص نے رات کو بارہ بجے ڈاکٹر کے گھر فون کیا ''ڈاکٹر صاحب! ایک کتے نے مجھے کاٹ لیا ہے''۔
ڈاکٹر صاحب غصے سے بولے : ''آپ کو معلوم ہے کہ میرے کلینک کا وقت صبح 6 بجے سے رات 9 بجے تک ہے''۔
وہ شخص کراہتے ہوئے بولا : ''جناب! مجھے تو معلوم ہے مگر کتے کو معلوم نہیں تھا''۔

❁ ❁ ❁

کھلونوں کی دکان پر ایک جیسے دو ہرن رکھے تھے۔ ان ہرنوں پر ان کی قیمتیں تحریر تھیں۔ ایک ہرن کی قیمت پانچ سو روپے جبکہ دوسرے کی قیمت آٹھ سو روپے تھی۔
ایک گاہک نے دونوں کو اچھی طرح دیکھا دونوں ہرن بالکل ایک جیسے تھے اس نے قیمت کا فرق دیکھتے ہوئے کم قیمت والا ہرن خرید لیا۔
جب گاہک دکان سے چلا گیا تو سیلز مین نے اپنے ساتھی سے کہا: ''دیکھا! ہماری سامان بیچنے کی یہ ترکیب کبھی ناکام نہیں ہوئی''۔

❁ ❁ ❁

ایک خاتون کی یادداشت بہت کمزور تھی۔ اس نے ایک شخص کی خدمات حاصل کیں جو یادداشت بڑھانے کی تربیت دیا کرتا تھا۔ پہلا سبق دینے کے بعد ماہر گھر سے باہر نکلا ہی تھا کہ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک ہوئی۔
خادمہ نے دروازہ کھولا اور اپنی مالکن سے کہا : ''دروازے پر ماہر یادداشت صاحب کھڑے ہیں، وہ اپنی چھتری یہاں بھول گئے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک کانسٹیبل چھٹی پر گھر آیا تو رات کو گھر میں چور گھس آئے۔ اُس کی بیوی نے کہا : ''جلدی اُٹھیے ، چور آ گئے ہیں''۔
کانسٹیبل بولا : ''میں چھٹی پر ہوں کسی دوسرے کانسٹیبل کو بلا لاؤ''۔

❁ ❁ ❁

ایک لڑکے نے نویں کلاس میں سائنس کے مضامین رکھ لیے۔ اس کے والد نے کہا ''بیٹا! تم پڑھائی میں کمزور ہو اس لیے ان مضامین میں تمہارا دماغ نہیں چل سکتا''۔
لڑکے نے جواب دیا : ''میں اللہ سے دعا کروں گا کہ میرا دماغ چلا دے''۔
ایک دن کلاس روم میں استاد نے اس لڑکے سے کوئی سوال پوچھا تو لڑکے نے غلط جواب دیا
استاد صاحب غصے سے بولے : ''تمھارا تو دماغ چل گیا ہے''۔
لڑکے نے کہا : ''جناب اللہ تعالی کا شکر ہے، میں کئی دنوں سے اس کے چلنے کا انتظار کر رہا تھا''۔

❁ ❁ ❁

کاروبار کے سلسلے میں ایک کنجوس شخص مصر گیا۔ اس نے سوچا کہ دریائے نیل کے اس حصے کی بھی زیارت کی جائے جہاں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت گزرے تھے۔ جب وہ اس جگہ پہنچا تو کشتی بان نے اس حصے کی زیارت کرانے کے پانچ پاؤنڈ مانگے کنجوس نے انکار میں سر ہلایا اور ہوٹل مین واپس آ گیا۔
پھر ایک بیرے سے بڑبڑاتے ہوئے بولا ''مجھے تو آج ہی معلوم ہوا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریائے نیل پار کرنے کے لئے کشتی کی مدد کیوں نہیں لی تھی''۔

❁ ❁ ❁

آصف (امی سے) : ''امی! آپ ہمیں روزانہ سکول کیوں بھیجتی ہیں؟''۔
امی : ''بیٹے! اس لیے کہ تم افسر بن جاؤ''۔
آصف : ''مگر امی! ماسٹر صاحب تو ہمیں روز مرغا بناتے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

کمپنی کے ڈائریکٹر نے نئے ملازم کو بلایا اور غصے کے عالم میں کہا : ''تم نے پہلے ہی دن جھگڑے شروع کر دیے ہیں تم نے منیجر کو کاہل اور نکما کہا اور رشوت خور بھی کہا''۔
ملازم نے جواب دیا : ''جی سر!''۔
ڈائریکٹر : ''تم نے انہیں کام چور اور سفارشی بھی کہا''۔
ملازم بولا : ''نہیں سر! میں یہ کہنا بھول گیا تھا''۔

❁ ❁ ❁

ایک باپ اپنے بیٹے کو شرمندہ کر رہا تھا : ''تمھیں اپنے آپ پر شرم آنی چاہیے ! دیکھو تمھارے بھائی نے کتنے انعامات حاصل کئے ہیں لیکن تم نے ایک سرٹیفیکیٹ بھی نہیں لیا ہے''۔

وقاص نے جواب دیا : ''ابو! مجھے ایک سرٹیفکیٹ تو ملا ہے''۔

باپ نے پوچھا : ''کیسا سرٹیفکیٹ.......؟''۔

وقاص نے معصومیت سے جواب دیا : ''میری پیدائش کا سرٹیفکیٹ''۔

✿ ✿ ✿

ڈاکٹر ایک پاگل کا ذہنی توازن جانچنے کے لیے ایک روپے کا چمکتا ہوا سکہ اور ایک میلا کچیلا دس روپے کا نوٹ اس کے سامنے پھینکتا تھا، پاگل ہمیشہ چمکتا ہوا سکہ اٹھالیتا۔

ایک دن پاگل کے دوست نے پاگل سے پوچھا: ''تم ہر بار چمکتا ہوا سکہ ہی کیوں اٹھاتے ہو؟''

پاگل نے جواب دیا : ''اگر میں نے دس روپے کا نوٹ اٹھالیا تو ڈاکٹر میرے ساتھ کھیلنا بند کر دے گا''۔

✿ ✿ ✿

آدمی (تھانے دار سے) : ''جناب! چار دن پہلے میری موٹر سائیکل چوری ہوگئی تھی''۔

تھانے دار : ''چوری کو چار دن ہوگئے اور تم آج رپورٹ درج کروا رہے ہو پہلے کیوں نہیں آئے ؟''۔

آدمی : ''جناب! میں نے سوچا پہلے چور اس کی مرمت کروالے پھر رپورٹ درج کراؤں گا''۔

✿ ✿ ✿

ایک دن ملا نصیر الدین گھوڑے پر سوار کہیں جا رہے تھے۔ اچانک گھوڑے کو ٹھوکر لگی تو وہ بدک گیا اور سرپٹ دوڑنے لگا۔

راستے میں مُلا کو واقف کار ملا تو اس نے مُلا سے پوچھا : ''ملا صاحب! کہاں جا رہے ہیں ؟''۔

ملا نے جواب دیا : ''مجھ سے نہیں بلکہ یہ سوال میرے گھوڑے سے پوچھو''۔

✿ ✿ ✿

ایک صاحب مکان کے سامنے بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے کہ ایک بھکاری نے سوال کیا ان صاحب نے اِدھر اُدھر دیکھا اور کہنے لگے ''پھر کسی وقت آنا گھر میں کوئی آدمی نہیں ہے''۔

بھکاری عاجزی سے بولا : ''جناب! تھوڑی دیر کے لئے آپ ہی آدمی بن جائیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک شہری آدمی ایک دیہاتی عورت سے شادی کر کے اسے اپنے گھر لے آیا

دوسرے دن اُس نے دفتر سے گھر فون کیا : ''ہیلو بیگم''۔

دوسری طرف سے خاموشی پا کر اس نے پھر پوچھا : ''کیا ہوا بیگم! ہیلو ہیلو''۔

بیوی نے جواب دیا : ''ہل تو رہی ہوں اور کیسے ہلوں''۔

✿ ✿ ✿

ایک طالب علم نے اپنے دوست سے کہا : ''بھئی! تم ذرا میری مدد کرو اور یہ بتاؤ کہ میں اپنے ابو کو کیسے اطلاع دوں کہ میں تیسری بار بھی امتحان میں فیل ہوگیا ہوں''۔

دوست نے جواب دیا : ''یہ تو بہت آسان سی بات ہے انہیں بتادو کہ نتیجہ نکل آیا ہے اور کوئی نئی بات نہیں ہوئی''۔

✿ ✿ ✿

ایک خوش پوش نوجوان بس میں سوار ہوا بس میں بہت رش تھا۔ اسے بھی دوسرے لوگوں کی طرح کھڑے ہونا پڑا چند منٹ بعد کنڈیکٹر نے کرایہ مانگا تو وہ جیب میں ہاتھ ڈال کر چلایا : ''اف میں لٹ گیا، کسی جیب تراش نے میری جیب سے پرس نکال لیا ہے اور اس کی جگہ پھٹا ہوا رومال رکھ دیا ہے عین اس وقت ساتھ کھڑا ہوا مسافر چونک پڑا اور بولا۔ ''بھائی صاحب! آپ شور کیوں مچا رہے ہیں۔ آپ کا ہاتھ غلطی سے میری جیب میں چلا گیا ہے''۔

✿ ✿ ✿

کسی بے وقوف کو راستے میں آئینہ پڑا ہوا ملا اس نے اٹھا کر دیکھا تو اسے اپنی شکل نظر آئی۔ اس نے آئینہ وہیں رکھ دیا۔

اور بولا : ''بھائی صاحب معاف کیجیے گا، مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ آپ کا ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک ڈبل ڈیکر بس اسٹاپ پر رکی ایک شخص نیچے کی منزل پر سوار ہوا تو ڈرائیور نے اسے کہا" جناب! نیچے جگہ نہیں ہے آپ اوپر کی منزل پر تشریف لے جائیں"۔

وہ آدمی اوپر چلا گیا لیکن تھوڑی دیر بعد نیچے آ کر بڑے غصے کے ساتھ ڈرائیور سے بولا : "تم مجھے مروانا چاہتے ہو؟ اوپر تو کوئی ڈرائیور ہی نہیں ہے"۔

❁ ❁ ❁

دوڑ کے مقابلے میں ایک آدمی سب سے پیچھے لنگڑاتا ہوا جا رہا تھا کہ اچانک اس نے اتنا تیزی سے دوڑنا شروع کر دیا کہ وہ دوڑ میں پہلے نمبر پر آ گیا۔

اخباری رپورٹروں نے اس سے پوچھا" آپ نے یہ دوڑ کس طرح جیت لی؟"۔

اس نے جواب دیا: "یہ تو میں بعد میں بتاؤں گا پہلے یہ بتاؤ کہ میرے پیچھے کتا کس نے لگایا تھا"۔

❁ ❁ ❁

ایک شخص اپنی مرغیوں کو دانہ ڈال رہا تھا۔ وہ ایک مرغی کو لاتا اسے دانہ کھلاتا پھر ڈربے میں بند کر آتا پھر دوسری کو لاتا اسے دانہ کھلانے کے بعد ڈربے میں چھوڑ آتا۔

قریب سے گزرتے ہوئے ایک آدمی نے پوچھا : "ارے بے وقوف! تم وقت ضائع کیوں کر رہے ہو؟ ایک ہی بار سب کو دانہ ڈال دو"۔

اُس شخص نے بڑی معصومیت سے کہا : "بھئی وقت کیسے ضائع ہو رہا ہے مرغیوں نے کون سا دفتر جانا ہے"۔

❁ ❁ ❁

کسی کشتی میں ایک شعبدہ باز سوار تھا۔ وہ راستہ بھر مسافروں کو اپنے کرتب دکھاتا رہا کبھی وہ کسی کی گھڑی کے دو ٹکڑے کر دیتا اور اسے دوبارہ جوڑ دیتا کبھی کسی کی کرسی توڑ کر جوڑ دیتا

اتفاق سے اسی دوران میں کشتی الٹ گئی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی شعبدہ باز اور چند دوسرے مسافر ایک تختے پر سوار ہو گئے جب ذرا حواس بحال ہوئے تو ایک مسافر بولا : "بس بھائی! بہت ہو چکا مذاق، اب کشتی کو پہلی حالت میں لے آؤ"۔

❁ ❁ ❁

ایک آدمی نے رات کے بارہ بجے فون کر کے پوچھا : "آپ کہاں سے بول رہے ہیں؟"۔

دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا : "جہنم سے"۔

پہلے آدمی نے کہا : "جناب! میں نے یہی معلوم کرنا تھا کہ آپ جیسا بدتمیز کہیں جنت میں نہ چلا گیا ہو"۔

❁ ❁ ❁

کسی محفل میں ایک لڑکی دوسری لڑکی کو اپنی پرانی سہیلی سلمیٰ سمجھ بیٹھی۔ اس اس نے دوسری لڑکی سے کہا "سلمیٰ! ہائے اللہ! تم کتنی بدل گئی ہو۔ پہلے تم موٹی ہوا کرتی تھی مگر اب دبلی ہو چکی ہو، پہلے تمھارے بال سنہری تھے اب سیاہ ہیں، پہلے تمھاری نظر ٹھیک تھی مگر اب عینک لگاتی ہو اور پہلے تم بھدی تھی اب حسین ہو چکی ہو"۔

دوسری لڑکی نے حیرت سے اُس کی طرف دیکھ کر کہا : "میرا نام سلمیٰ نہیں مصباح ہے"۔

پہلی لڑکی نے اُس کے رخسار پر ہلکی سی چپت لگائی اور کہا : "شریر کہیں کی تم نے تو اپنا نام تک بدل لیا ہے"۔

❁ ❁ ❁

پولیو کے قطرے پلانے والا عملہ ایک مکان کے سامنے رکا اور مکان کے دروازے پر دستک دی۔ اندر سے ایک آدمی باہر آیا تو ڈاکٹر نے کہا : "ہم بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے آئے ہیں"۔

اس آدمی نے اپنے بڑے بیٹے کو آواز دی : "بیٹا! پسٹل اور بندوق کو لے آؤ"۔

عملے والوں نے یہ سنتے ہی دوڑ لگا دی وہ آدمی بولا : "ٹھہرو بھئی! یہ میرے چھوٹے بیٹے اور بیٹی کا نام ہے"۔

❁ ❁ ❁

کنجوس (اپنے دوست سے) : ''میں نے آج ایک بھکاری کی جان بچائی ہے''۔

دوست : ''وہ کیسے؟''۔

کنجوس : ''میں نے بھکاری سے پوچھا کہ اگر میں تمھیں پچاس روپے دوں تو تم کیا کرو گے اس نے کہا کہ میں خوشی سے مر جاؤں گا میں نے اس کی جان بچانے کے لیے اسے پیسے نہیں دیے''۔



ایک عورت ڈاکٹر سے کہنے لگی : ''میرے شوہر رات کو سوتے میں بہت بولتے ہیں''۔

ڈاکٹر نے جواب دیا ''باجی! آپ انھیں جاگتے ہوئے بولنے کا موقع دیا کریں تو پھر وہ رات کو نہیں بولیں گے''۔



بس میں سوار لڑکے نے ایک صاحب سے کہا

''ایک سگریٹ تو عنایت کیجئے''۔

صاحب : ''تمہیں اتنی چھوٹی عمر میں سگریٹ نہیں پینی چاہیے یہ بہت بری عادت ہے یہ عادت چھوڑ دو''۔

لڑکا : ''جناب! میں اس عادت کو ترک کر چکا ہوں مگر ابھی پہلے مرحلے میں ہوں''۔

صاحب : ''پہلے مرحلے سے کیا مراد ہے''۔

لڑکا : ''میں نے ابھی سگریٹ خریدنے بند کیے ہیں''۔



استاد (شاگرد سے) : ''بتاؤ مغل بادشاہ شاہ جہاں کے کتنے بیٹے تھے؟''۔

شاگرد : ''جناب! چار''۔

استاد : ''شاباش! گن کر بتاؤ''۔

شاگرد : ''ایک، دو، تین، چار''۔



کلیم (نعیم سے) : ''کل میں نے ایک کوے کو گھونسلے کے گرد چکر لگاتے دیکھا''۔

نعیم : ''اس میں حیرانی کی کیا بات ہے؟''۔

کلیم : ''جب میں نے گھونسلے میں دیکھا تو اس میں سونا تھا''۔

نعیم : ''اچھا! لیکن تم اپنے گھر کی چھت کے گرد چکر کیوں لگا رہے تھے؟''۔

کلیم : ''میں نے سوچا کہ شاید چھت سے بھی سونا نکل آئے''۔



ایک خاتون وزیر پٹرول پمپ کا افتتاح کرنے گئیں۔ افتتاح کے بعد خاتون وزیر نے پٹرول پمپ کے مالک سے کہا ''بہت خوب! بڑی اچھی جگہ کا انتخاب کیا ہے آپ نے، لیکن میں حیران ہوں کہ آپ کو پتہ کیسے چلا زمین کے اس مخصوص ٹکڑے میں تیل موجود ہے؟''۔



ایک صاحب نے سنا تھا کہ روپیہ روپے کو کھینچتا ہے۔ ایک دن اس کا ایک روپیہ کنویں میں گر گیا۔

اس نے ایک روپے اور کنویں میں پھینک دیا تا کہ دوسرے روپے کو کھینچ لے

تھوڑی دیر تک وہ انتظار کرتا رہا جب روپیہ نہیں نکلا تو وہ کنویں میں دیکھنے لگا اور وہ کنوئیں میں گر گیا۔

لوگوں نے اسے باہر نکالا اور گرنے کی وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگا

''میں نے سنا تھا کہ روپیہ روپے کو کھینچتا ہے مگر اب مجھے معلوم ہوا کہ روپیہ آدمی کو کھینچتا ہے''۔



بچہ (ڈاکٹر سے) : ''ڈاکٹر صاحب! آپ میرے ٹخنوں کا کچھ علاج کر دیں''۔

ڈاکٹر : ''تمھارے ٹخنوں میں کیا تکلیف ہے؟''۔

بچہ : ''میرے استاد صاحب کہہ رہے تھے تمھاری عقل ٹخنوں میں ہے''۔



راہ گیر (بھکاری سے) : ''سڑک پر بھیک مانگتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی''۔

بھکاری : ''کیا بھیک مانگنے کے لیے میں دفتر کھول لوں؟''۔

✿ ✿ ✿

ایک تقریب میں ایک صاحب کی ملاقات اپنے پسندیدہ سیاست دان سے ہوگئی۔انہوں نے ازراہ عقیدت کہا

''مجھے آپ سے ملنے کی بڑی تمنا تھی، میں نے آپ کے بارے میں بہت کچھ سُن رکھا ہے، آپ........''۔

سیاست دان نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا : ''ضرور سُنا ہوگا مگر آپ اسے ثابت نہیں کرسکتے''۔

✿ ✿ ✿

ایک دولت مند نے بہت تامل کے بعد ایک بھکاری کو ایک روپیہ دیا اور پوچھا : ''تم اس روپے کا کیا کروگے؟''۔

فقیر نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا : ''ابھی تو حبیب بنک کی ایک شاخ خریدنے کا ارادہ ہے۔ ویسے اگر آپ کوئی مشورہ دیں تو اس پر بھی غور کرنے کے لیے تیار ہوں''۔

✿ ✿ ✿

ایک بچے نے سکہ نگل لیا اسی کی ماں بڑی پریشان تھی۔اس اثنا میں ایک صاحب کا ادھر سے گزر ہوا انہیں جب اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے جھٹ بچے کو الٹا دیا۔بچے کے منہ سے سکہ فرش پر آ گرا۔

عورت بولی : ''شکریہ، کیا آپ ڈاکٹر ہیں''۔

وہ صاحب متانت سے بولے : ''نہیں، میں انکم ٹیکس آفیسر ہوں''۔

✿ ✿ ✿

ایک صاحب نے اپنے دوست کو فون کیا : ''ہالو! ہالو! کیا ناصر صاحب ہیں؟''۔

دوسری طرف سے آواز آئی : ''ہاں بول افضل! میں ناصر ہی بول رہا ہوں''۔

ان صاحب کو بڑی حیرت ہوئی اُس نے پوچھا : ''یار ناصر! تو نے مجھے کیسے پہچان لیا؟''۔

ناصر صاحب نے ہنستے جواب دیا : ''یار! وہ ایسے کہ میرے جتنے بھی دوست ہیں، ان میں سے ایک تو ہی ہے جو 'ہیلو' کو 'ہالو' کہتا ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک سکول کی عمارت کو آگ لگ گئی۔سکول کے سب بچے دور کھڑے ہنس رہے تھے کہ چلو اب سکول تو نہیں آنا پڑے گا لیکن ایک بچہ اداس کھڑا تھا۔

اساتذہ اس کو دیکھ کر حیران ہوئے اور ایک استاد نے بچے سے پوچھا : ''بیٹا! تم کیوں اداس کھڑے ہو''۔

بچے نے معصومیت سے جواب دیا : ''سر! آپ تو زندہ بچ گئے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

استاد (اردو قواعد پڑھاتے ہوئے) : ''میں ایک نیک لڑکا ہوں یہ کونسا فعل ہے؟''۔

شاگرد : ''جناب! فعل ماضی''۔

استاد (غصے سے) : ''وہ کیسے؟''۔

شاگرد : ''کیونکہ آپ کے لڑکپن کا زمانہ گزر چکا ہے''۔

✿ ✿ ✿

ہفتہ خوش اخلاقی کے دوران میں ایک کلرک کو میز پر سوتے دیکھ کر صاحب نے اسے آرام سے جگایا اور نہایت نرمی سے کہا

''بھائی! میں تمہیں ہرگز نہ جگاتا اگر معاملہ ضروری نہ ہوتا۔بات دراصل یہ ہے کہ تمہیں نوکری سے نکالا جا چکا ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک اخبار میں اشتہار شائع ہوا ''ایک لکھ پتی خوبصورت نوجوان کی شادی کرنی ہے، ایسی لڑکی کو ترجیح دی جائے گی جو ایک ناول 'محبت کا دریا' کی ہیروئن سے مشابہ ہوگی''۔

دو دن کے اندر اندر اس ناول کی ساری جلدیں فروخت ہوگئیں، ''کتاب فروخت کرنے کا یہ ہے تیر بہدف طریقہ

❀ ❀ ❀

گاہک نے بیرے سے کہا ''تم اسے چائے کہو گے یا کافی؟ اس کا ذائقہ بالکل مٹی کے تیل جیسا ہے''۔

بیرے نے بڑے ادب سے جواب دیا

''اگر واقعی اس کا ذائقہ مٹی کے تیل جیسا ہے تو یہ چائے ہے کیونکہ ہمارے ہاں کافی کا ذائقہ تارپین کے تیل جیسا ہوتا ہے''

❀ ❀ ❀

مالکہ (نوکر سے): ''دیکھو صاحب کی نوکری ختم ہوگئی ہے اس لیے فضول خرچی ختم اب مرغ کی جگہ دال پکا کرے گی''

رات کو مالکہ نے ملازم سے پوچھا: ''کیا پکا ہے؟''۔

ملازم نے جواب دیا: ''مرغ اور دال''۔

مالکہ: ''تم نے مرغ کیوں پکایا؟''۔

ملازم: بیگم صاحبہ! ''مرغ اپنے لیے اور دال آپ کے لیے پکائی ہے کیونکہ نوکری صاحب کی ختم ہوئی ہے میری نہیں''

❀ ❀ ❀

ہوٹل پر ایک صاحب بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔ ان کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا

''آپ کیا تھوڑی دیر کے لیئے اپنی عینک مجھے دے سکتے ہیں؟''۔

ان صاحب نے عینک اتار کر دے دی وہ شخص عینک لگاتے ہوئے بولا

''اب یہ اخبار بھی آپ کے لیے بیکار ہے یہ بھی مجھے دے دیجئے''۔

❀ ❀ ❀

ایک پروفیسر صاحب دیہات میں رہتے تھے۔ ایک دن وہ اپنے کسی دوست کے گھر رات کے کھانے پر گئے تو اپنے ساتھ لالٹین بھی لے گئے کہ شاید واپسی پر دیر ہو جائے کھانے سے فارغ ہوئے تو واقعی کافی دیر ہوگئی تھی اور وہ اندھیری رات میں اپنے گھر پہنچے۔

''دوسرے دن ان کے دوست نے اپنے ملازم کے ہاتھ ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا ''پروفیسر صاحب آپ کے جانے کے بعد آپ کی لالٹین ملی جو میں بھجوا رہا ہوں براہ مہربانی میرے طوطے کا پنجرہ واپس بھجوا دیں''۔

❀ ❀ ❀

گوشت پک رہا تھا بے تکلف مگر بھوک سے بے حال مہمان اس کے پکنے کا انتظار کر رہے تھے آخر ایک مہمان سے بھوک برداشت نہ ہوئی تو دیگچی سے دو چار بوٹیاں نکال کر کھالیں اور کہا: ''نمک کم ہے''۔

اس کی دیکھا دیکھی دوسرا بھی اٹھا اور دو چار بوٹیاں چٹ کر کے بولا: ''مرچ بھی کم ہے''۔

تیسرے نے سوچا میں کیوں پیچھے رہوں وہ بھی کچھ بوٹیاں کھا کر بولا: ''گھی بھی کم ہے''۔

صاحب خانہ سے رہا نہ گیا باقی تمام بوٹیاں کھا کر بولے: ''سب کچھ ہے، مگر گوشت کم ہے''۔

❀ ❀ ❀

ایک روز ملا نصیر الدین نے خواب میں دیکھا کہ وہ سکے گن رہا ہے اور اس کے ہاتھ میں سونے کے نو سکے ہیں۔ پھر سکے دینے والی طاقت نے سکے دینا بند کر دیے تو ملا نے آواز دی ''مجھے دس سکے چاہئیں''۔

آواز اتنی بلند تھی کہ ملا کی آنکھ کھل گئی ساری رقم جاتے دیکھ کر اس نے پھر آنکھیں بند کر لیں اور جلدی سے بولے

''اچھا اچھا! وہی نو واپس کر دو میں نو ہی لے لیتا ہوں''۔

❀ ❀ ❀

ایک دیہاتی نے ریلوے ٹکٹ گھر میں بیٹھے کلرک سے کہا : ''بابو جی! حسن خان کا ٹکٹ دے دو''

کلرک کتابیں الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا پھر اُس نے تھک کر پوچھا : ''حسن خان کہاں ہے؟''

دیہاتی بولا : ''وہ سامنے بینچ پر بیٹھا ہے''



ایک لڑکا روتا ہوا گھر آیا اس کے والد نے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا : ''ابو! مجھے استاد صاحب نے مارا ہے''

والد : ''بیٹا! تم نے ضرور کوئی غلطی کی ہوگی''

بیٹا : ''نہیں ابو جی! استاد صاحب مجھے بہت ڈانٹ رہے تھے۔ میں نے انہیں کہا کہ جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں''



ایک بچہ (اپنے دوست سے) : ''میرے ابو بہت ڈرپوک ہیں''

دوسرا بچہ : ''وہ کس طرح؟''

پہلا بچہ : ''ہم جب بھی سڑک پار کرنے لگتے ہیں تو وہ میرا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں''



ہیڈ ماسٹر صاحب سکول کا دورہ کرتے ہوئے جب ایک کلاس میں پہنچے تو وہاں بڑا شور ہو رہا تھا ۔ایک لڑکا جو کہ اُن میں سب سے بڑا تھا اور بہت زیادہ شور کر رہا تھا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب اسے کان سے پکڑ کر آفس لے گئے اور سزا کے طور پر ایک کونے میں کھڑا کر دیا۔ کچھ دیر بعد ایک چھوٹا بچہ ہیڈ ماسٹر صاحب کے پاس آیا اور کہنے لگا

''جناب! بہت دیر ہوگئی ہے۔ ہمارے ماسٹر صاحب کی سزا کب ختم ہوگی''۔



ایک شخص نے اپنی ایک بچی کا نام انیلا شاہدہ رکھا، دوسری بچی کا نام نبیلہ زاہدہ رکھا تیسری بچی پیدا ہوئی تو ایک دوست کے ہاں گیا اور اسے اپنی دونوں بچیوں کے نام بتائے اور پوچھا

''اب تیسری بچی کا کیا نام رکھوں؟''۔

دوست نے جواب دیا : ''میرے خیال میں 'شملہ معاہدہ' سب سے بہتر ہے''۔



استاد صاحب نے شاگردوں سے کہا : ''بے وقوف کے سوالوں کا جواب بڑے سے بڑا عقل مند بھی نہیں دے سکتا''۔

ایک شاگرد بولا : ''بالکل بجا فرمایا آپ نے! اسی وجہ سے میں نے کل آپ کے سوالوں کا جواب نہیں دیا تھا''۔



دو مصور اپنے اپنے فن کی تعریف کر رہے تھے۔ ایک خود کو دوسرے سے زیادہ ماہر ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

پہلا مصور : ''میں نے ایک انگور کا گچھا بنایا جو اس قدر اصلی معلوم ہوتا تھا کہ ایک بلبل آکر اس پر چونچ مارنے لگی''۔

دوسرا مصور : ''وہ بلبل میں نے ہی تو بنائی تھی جو اُڑ کر گچھے تک پہنچ گئی تھی''۔



ایک شخص نے بہت خوبصورت دفتر بنوایا اور اسے بہترین فرنیچر سے آراستہ کر کے باہر بڑا سا بورڈ لگوایا جس پر جلی حروف میں لکھا تھا

''خاندانی بھکاری پاٹے خان اینڈ سنز، اپنی زکوٰۃ، صدقات اور خیرات دے کر ثواب دارین حاصل کریں''۔

ایک دن اس کے ایک واقف کار نے اس کی وجہ پوچھی تو اُس نے جواب دیا

ایک دفعہ میں بھیک مانگ رہا تھا۔ ایک عورت نے مجھ سے کہا یوں سڑک پر سرِ عام بھیک مانگتے ہوئے تمھیں شرم نہیں آتی..... اور واقعی مجھے اس دن بہت شرم آئی اور اب میں نے اپنا بھیک آفس بنا لیا ہے''۔



ماں (منے سے): ہائے بیٹا! تم کیچڑ میں سارے کپڑے خراب کر آئے ہو؟۔

منا بولا: امی جان! میں کیا کرتا، گرتے وقت مجھے کپڑے اتارنے کی فرصت ہی نہ ملی تھی۔



واپڈا کے ایک الیکٹریشن کو بجلی کے تار درست کرتے ہوئے بجلی کا زبردست جھٹکا لگا۔ اسے علاج کے لیے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ انچارج الیکٹریشن اُس کی تیمارداری کے لیے ہسپتال آیا۔

جھٹکے کا واقعہ سن کر وہ اس پر سخت خفا ہو کر بولا

''ارے بے وقوف! تم نے بجلی کا سوئچ بند نہیں کیا تھا؟''۔

الیکٹریشن اطمینان سے بولا: ''جناب! میں نے آپ کو ایک بار دیکھا تھا کہ آپ نے وہی تار پکڑا ہوا تھا جس سے مجھے جھٹکا لگا تھا اور آپ صرف ایک ٹانگ پر کھڑے تھے مگر آپ کو کچھ نہیں ہوا تھا''۔

انچارج مسکرا کر بولا: ''پگلے! میں جس ٹانگ پر کھڑا تھا وہ تو لکڑی کی ہے''۔



بیٹے نے باپ سے پوچھا ''ابو! ماں کی تو ممتا ہوتی ہے
لیکن باپ کا کیا ہوتا ہے؟''۔

ابو بیگم کی باتوں سے تنگ آئے بیٹھے تھے کہنے لگے
''بیٹے! باپ کی بپتا ہوتی ہے جسے بیچارا چاہنے کے باوجود کسی کو نہیں بتا سکتا''۔



ایک شاعر نے کسی امیر کی شان میں قصیدہ لکھا امیر نے
اسے کوئی انعام نہ دیا دوسرے روز شاعر 'ہجو' لکھ کر لے آیا
لیکن امیر نے اسے پھر بھی انعام نہ دیا تیسرے روز شاعر امیر کے دروازے پر دھرنا دے کر بیٹھ گیا

امیر نے پوچھا: ''اب تجھے کس بات کی توقع ہے؟''۔

شاعر نے جواب دیا: ''صرف اس بات کی کہ آپ مریں اور میں آپ کا مرثیہ لکھوں''۔



جج (ملزم سے): شاید میں نے تمھیں پہلے بھی کہیں دیکھا ہے

ملزم: جناب! بہت سے لوگوں نے مجھ سے قرض لے رکھا ہے اور ان میں سے اکثر لوگ مجھے نہیں پہچان پاتے۔



استاد نے شاگردوں سے پوچھا: آج تم میں سے کسی نے کوئی نیک کام کیا ہے؟۔

ایک شاگرد: جناب! آج جب میں بس میں سکول آرہا تھا تو راستے میں ایک عورت سوار ہوئی جب وہ ٹکٹ لینے لگی تو اسے پتا چلا کہ اس کا پرس کہیں گر گیا ہے۔

استاد (بات کاٹ کر): تو تم نے اسے یقیناً اپنی جیب سے ٹکٹ کے پیسے دے دیئے ہوں گے۔

شاگرد: نہیں جناب! میں نے اسے پیدل چلنے کا مشورہ دیا تھا۔



ایک صاحب نے ڈاکٹر سے پوچھا: ''مچھر مارنے کا آسان طریقہ بتایئے؟''۔

ڈاکٹر: ''پہلے مچھر کو پکڑیں اور پھر اس کو گدگدی کریں جب وہ منہ کھولے تو اس کے منہ میں یہ دوائی ڈال دیں''۔



ایک غائب دماغ مقرر ایک سکول کی تقریب میں مدعو تھے۔ جب انہیں تقریر کرنے کی دعوت دی گئی تو انھوں نے اپنی تقریر اس طرح کی۔

''بچو! آپ گلاب کے پھول ہیں۔ پھول دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک کالر میں لگاتے ہیں اور ایک کا گلقند بناتے ہیں۔ گلقند کا رنگ سبز ہوتا ہے۔ رنگ جرمنی کا بنا ہوتا ہے۔ جرمنی میں ہٹلر پیدا ہوا۔ ہٹلر نے کئی ملکوں کی سیر کی۔

چالیس کلوگرام کا ایک من ہوتا ہے۔ من دل بھی ہوتا ہے۔ دل مندر بھی ہے۔ مندر سری لنکا میں بہت ہوتے ہیں۔ سری لنکا کے لوگ وفادار ہوتے ہیں۔ وفادار گھوڑا بھی ہوتا ہے۔ گھوڑا کتے سے تیز دوڑتا ہے۔ کتے کی دم ٹیڑھی ہوتی ہے۔ ٹیڑھی تو لکڑی بھی ہوتی ہے اور اب تم دم سیدھی کرو میں چلتا ہوں''۔



ایک دوست (دوسرے سے) : ''بحری جہاز کے سفر کے دوران میں تین آدمی سمندر میں گر پڑے مگر ان میں سے صرف ایک کے بال گیلے ہوئے''۔
دوسرا دوست (حیران ہوکر) : ''یہ کیسے ممکن ہے؟''۔
پہلا : ''اس لیے کہ باقی دو آدمی گنجے تھے''۔

* * *

ایک آدمی مولوی صاحب کے پاس گیا اور کہا : ''مولوی صاحب! مجھے کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ میں کھاؤں پیوں بھی اور میرا روزہ بھی نہ ٹوٹے''۔
مولوی صاحب فوراً بولے : ''جایئے! کسی ہٹے کٹے آدمی سے مار کھایئے اور غصہ پیجئے روزہ بالکل نہیں ٹوٹے گا''۔

* * *

مینٹل ہاسپٹل میں لائٹ بند ہوگئی، وارڈ میں اندھیرا ہوا تو نرس نے موم بتی جلا دی۔
ایک مریض نے خوش ہوکر کہا:'' سر! پنکھا تو چلا دیں گرمی لگ رہی ہے''۔
نرس نے جواب دیا : ''پنکھا نہیں چل سکتا''۔
مریض نے پوچھا'' کیوں؟''۔
نرس نے جواب دیا : ''اگر میں نے پنکھا چلا دیا تو موم بتی بجھ جائے گی''۔

* * *

سیاح (گائیڈ سے) : ''کیا یہ صحت افزا مقام ہے؟''۔
گائیڈ : ''جی ہاں جناب! بہت اچھا ہے جب میں یہاں آیا تھا تو ایک لفظ بھی نہ بول سکتا تھا، میرے سر پر ایک بال بھی نہ تھا۔ میں ایک قدم بھی نہ اٹھا سکتا تھا اور لوگ مجھے اُٹھا کر بستر پر ڈالتے تھے''۔
سیاح (حیران ہوکر) : ''واقعی! مگر اب تو تم بڑے صحت مند نظر آرہے ہو تم یہاں کتنا عرصہ رہے ہو''۔
گائیڈ : ''جناب! میں تو پیدا ہی یہاں ہوا تھا''۔

* * *

ایک بہرا اپنے دوست سے ملنے گیا تو دوست کا کتا اسے دیکھ کر بھونکنے لگا مگر اس کے باوجود بہرا دوست کے گھر میں داخل ہوگیا اور دوست سے کہنے لگا: ''اپنے کتے کا خیال رکھا کرو، میرا خیال ہے وہ رات کو سو نہیں سکا''۔
دوست نے پوچھا : ''مگر تمھیں یہ کیسے معلوم ہوا؟''۔
بہرے نے کہا : ''وہ مجھے دیکھ کر جمائیاں لے رہا تھا''۔

* * *

ایک قصبے کے قریب ہی ایک سرکاری باغ کے چاروں طرف خاردار تاروں کا جال بچھایا گیا تھا اور اس میں برقی رو دوڑا دی گئی تھی۔ اس تار کے ساتھ ایک بورڈ بھی لگایا گیا جس پر لکھا تھا۔
''خطرہ 440 وولٹ جو کوئی اس کو چھوئے گا فوراً فوت ہو جائے گا''۔
اس تحریر کے نیچے یہ الفاظ بھی لکھے تھے ''خلاف ورزی کرنے والوں کو ایک ہفتہ قید کی سزا دی جائے گی''۔

* * *

ایک صاحب نے کرائے پر نیا مکان حاصل کیا۔ کچھ دنوں بعد ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا ''نئے پڑوسی کی حیثیت سے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی براہ مہربانی لیکن آپ ذرا خراٹے آہستہ لیا کریں، میری آنکھ کھل جاتی ہے''۔
کرائے دار نے اس شخص سے پوچھا : ''آپ کی تعریف''۔
اس شخص نے جواب دیا : ''جناب! میں اس محلے کا چوکیدار ہوں''۔

* * *

ایک دوست نے دوسرے سے پوچھا : ''یار! کوئی ایسا طریقہ بتاؤ کہ لوگ مجھے ہمیشہ یاد رکھیں؟''۔
دوسرے دوست نے جواب دیا: ''لوگوں سے قرض لے لو پھر ہمیشہ تمھیں یاد رکھیں گے''۔

* * *

ایک آدمی ہر وقت سوچتا ہی رہتا تھا۔ اس کی بیوی کہنے لگی : ''تم سوچنے کے لیے کوئی ملازم رکھ لو''۔ لہٰذا اس آدمی نے اس کام کے لیے ایک ملازم رکھ لیا۔ ملازم نے اُس سے پوچھا : ''مجھے کیا کام کرنا ہے؟''۔

وہ آدمی بولا : ''تمھیں سوچنا ہے''۔

ملازم : ''میری تنخواہ کیا ہوگی؟''۔

آدمی : ''پانچ ہزار روپے''۔

ملازم : ''آپ کی تنخواہ کتنی ہے؟''۔

اس آدمی نے کہا : ''چار ہزار روپے''۔

ملازم نے کہا : ''تو آپ کی تنخواہ چار ہزار روپے ہے۔ آپ مجھے پانچ ہزار روپے تنخواہ کیسے دیں گے''؟۔

اس آدمی نے کہا : ''یہی تو تمھیں سوچنا ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک صاحب تیزی سے سڑک پر جا رہے تھے کہ ایک لڑکی کو دیکھ کر رک گئے اور بولے ''معاف کیجیے گا میں نے آپ کو پہلے بھی کہیں دیکھا ہے''۔

لڑکی نے جواب دیا ''ضرور دیکھا ہوگا، میں پاگل خانے کی نرس ہوں''۔

✿ ✿ ✿

ٹیچر نے کلاس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا : کاغذ قلم اٹھاؤ اور ایک مضمون لکھو ''اگر میں کروڑ پتی ہوتا''۔

عمران کے علاوہ سب لڑکے سر جھکا کر لکھنے لگے۔

ٹیچر نے عمران کو ڈانٹا اور کہا : تم کیوں نہیں لکھ رہے۔

عمران نے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بے نیازی سے کہا : میں اپنی سیکرٹری کا انتظار کر رہا ہوں۔

✿ ✿ ✿

ایک خاتون کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو وہ اپنے شوہر کو رو رو کر یاد کر کے کہہ رہی تھی: کہ لوگو میرے شوہر کے جوتے کون پہنے گا؟''

ایک صاحب بولے : ''بہن جی! میں پہنوں گا''۔

خاتون پھر بولی : ''میرے شوہر کے کپڑے کون پہنے گا؟''

پھر وہ صاحب بولے : ''بہن جی! میں پہن لوں گا''۔

خاتون پھر بولی : ''میرے شوہر کا قرضہ کون ادا کرے گا؟''۔

وہ صاحب بولے : ''ارے بھائیو! سارا ثواب میں ہی لے لوں گا یا کچھ تم بھی لو گے''۔

✿ ✿ ✿

ایک موٹے شخص سے کسی نے پوچھا : ''آخر کیا وجہ ہے کہ تمام موٹے لوگ خوش مزاج ہوتے ہیں؟''۔

موٹے شخص نے مسکرا کر کہا : ''وجہ صاف ظاہر ہے کہ نہ ہم بھاگ سکتے ہیں اور نہ ہی لڑ سکتے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک پاکستانی اپنے چینی دوست سے ملنے گیا۔ اس نے اپنے چینی دوست کو بتایا کہ اسے کھانے میں خرگوش بہت پسند ہیں چینی نے خرگوش کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کے پوچھنے پر پاکستانی نے بتایا ''خرگوش ایک چھوٹا اور پیارا سا جانور ہے۔ اس کے لمبے لمبے کان ہوتے ہیں''۔

یہ نشانیاں سن کر چینی دوست نے پاکستانی کو بتایا کہ اس کے گھر میں تو بہت سارے خرگوش ہیں۔

پھر پاکستانی اور چینی نے خوب سیر ہو کر خرگوش کا گوشت کھایا۔ کھانے کے بعد چینی نے پاکستانی کو بتایا کہ وہ ان خرگوشوں کے شور سے نہیں سو سکتا

پاکستانی نے حیران ہو کر پوچھا : ''مگر خرگوش تو بالکل آواز نہیں نکالتے''۔

چینی نے جواب دیا : ''ارے نہیں دوست ! یہ خرگوش تو ہر وقت میاؤں میاؤں کرتے رہتے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

استاد : "(شاگرد سے) وہ کون سا دن ہے جب بہن بھائی کو، بیٹا باپ کو اور کوئی بھی کسی کو نہیں پہچانے گا؟"۔

شاگرد : "جناب! شادی میں کھانے کا دن"۔

✿ ✿ ✿

ایک لڑکا (اپنے دوست سے) : "میرے ابو میں بہت خوبیاں ہیں، بہادر ایسے ہیں جیسے شیر، تندرست ایسے جیسے ہاتھی اور آنکھیں بالکل عقاب کی طرح ہیں"۔

دوسرا لڑکا : "اچھا! تو اگر ہم انھیں دیکھنا چاہیں تو ہمیں کتنے کا ٹکٹ لینا پڑے گا؟"۔

✿ ✿ ✿

ایک شکاری اپنی بیوی اور ساس کے ہمراہ شکار کھیلنے گیا۔ ایک صبح جب بیوی جاگی تو اسے علم ہوا کہ خیمے سے اس کی ماں غائب ہے۔ اس نے شوہر کو جگایا اور وہ دونوں بوڑھی عورت کو تلاش کرنے لگے۔

ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہ ایک کھلی جگہ پہنچ گئے۔ جہاں ساس صاحبہ ایک شیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑی تھیں۔ یہ منظر دیکھ کر بیوی خوفزدہ آواز میں بولی : "آپ جلدی سے کچھ کیجئے"۔

شوہر نے پُرسکون لہجے میں کہا : "میں کیا کر سکتا ہوں؟ شیر خود ہی بکھیڑے میں پڑا ہے اب وہ خود ہی اس سے نکلے گا"

✿ ✿ ✿

وکیل (اپنے موکل سے) : "عدالت میں تم سے جو سوال پوچھا جائے تو کہنا "بابابا" میں کہوں گا یہ تو گونگا ہے اس طرح تم بچ جاؤ گے"۔

لہٰذا ایسے ہی ہوا مگر عدالت سے باہر آنے پر جب وکیل صاحب نے اپنی فیس مانگی تو موکل بولا : "بابابا"۔

✿ ✿ ✿

ایک حادثے میں زخمی ہونے والے مریض کو ہسپتال لے جایا گیا ڈاکٹر نے اس کی مرہم پٹی کر کے کہا:

"تمھارے زخم زیادہ شدید نہیں ہیں تم گھر جا سکتے ہو، لیکن ایک دو دن یہاں آرام کر لو تو بہتر ہے"۔

دوسرے دن مریض جب چھٹی لینے ڈاکٹر کے پاس گیا تو ڈاکٹر نے نرس سے کہا

"اسے آپریشن روم لے چلو اس کا آپریشن کرنا ضروری ہے"۔

زخمی نے پوچھا : "وہ کیوں جناب!"۔

ڈاکٹر نے جواب دیا : "مجھے آج کے اخبار میں حادثے کی تفصیل پڑھ کر تمھارے زخموں کی شدت کا احساس ہوا ہے"۔

✿ ✿ ✿

ایک بے وقوف (دوسرے سے) : "میں شرط لگاتا ہوں تم اس خرگوش کو نہیں مار سکتے"۔

پہلا : "تم نے یہ اندازہ کیسے لگایا؟"۔

دوسرا : "کیونکہ تمھاری بندوق میں گولی نہیں ہے"۔

پہلا : "تو کیا ہوا، خرگوش کو تو اس بات کا علم نہیں ہے"۔

✿ ✿ ✿

ایک دوست (دوسرے سے) : "رات میں نے ایک بڑا بھیانک خواب دیکھا جیسے مجھے کسی نے پستول کا نشانہ بنا دیا ہے

میں نیند سے بیدار ہو گیا اور چیخنے لگا۔ جب میں نے آئینے میں دیکھا تو میرے چہرے پر ایک بڑا سوراخ تھا"۔

دوسرا دوست : "اچھا! تو پھر کیا ہوا؟"۔

پہلا دوست : "ہونا کیا تھا میں نے منہ بند کر لیا اور سوراخ غائب ہو گیا"۔

✿ ✿ ✿

ایک عورت دکان دار کو بچہ گاڑی کی آخری قسط ادا کر رہی تھی تو دکان دار نے پوچھا : ''محترمہ قسطیں تو پوری ہوگئیں ہیں جس بچے کے لیے گاڑی لی تھی ماشاءاللہ! اس کا کیا حال ہے؟''۔

عورت نے جواب دیا : ''بچہ ٹھیک ٹھاک ہے یہ اس کی شادی کا دعوت نامہ ہے آنا مت بھولیے گا''۔

❁ ❁ ❁

ایک سکھ ایک بیری کے اونچے درخت پر بیٹھا تھا۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور وہ مزے مزے سے بیر کھا رہا تھا۔

ایک آدمی کا وہاں سے گزر ہوا تو اس نے سکھ سے پوچھا : ''سردار جی! کیا ہو رہا ہے''۔

سکھ بولا : ''بھئی! تم تو جانتے ہی ہو کہ میرے تین ہی شوق ہیں، اچھا کھانا، اچھا پہننا اور اونچی سوسائٹی''۔

❁ ❁ ❁

شادی والے گھر میں کہرام مچ گیا کہ گھر کے اندر بم ہے۔ سامان اٹھا اٹھا کر باہر پھینکا جانے لگا۔ جب تمام سامان باہر پھینک دیا گیا تو ایک طرف سے آواز آئی

''گھر کو تالا لگا دو، کم بختوں نے پورے آٹھ سال سے مکان پر قبضہ جمار کھا تھا''۔

❁ ❁ ❁

ملازمت کے امیدوار سے کمپنی کے ڈائریکٹر نے پوچھا : ''آپ کے پاس پہلی ملازمتوں کے سرٹیفکیٹ ہیں؟''۔

امیدوار نے جواب دیا : ''نہیں جناب! میں نے سب کے سب پھاڑ کر پھینک دیئے ہیں''۔

ڈائریکٹر نے کہا : ''یہ تو آپ نے بہت بڑی بے وقوفی کی ہے''۔

امیدوار بولا : ''نہیں جناب! اگر آپ انھیں پڑھ لیتے تو آپ کی یہ رائے نہ ہوتی''۔

❁ ❁ ❁

ایک شخص (دوسرے سے) : ''جناب! آپ کے پاس ماچس ہے؟''۔

دوسرے شخص نے جیب سے لائٹر نکالا اور بولا : ''یہ لائٹر لے لیجئے''۔

پہلے شخص نے غصے سے کہا : ''مگر لائٹر سے میں دانت کیسے کرید سکتا ہوں؟''۔

❁ ❁ ❁

مالکن (دودھ والے سے) : ''دودھ بہت پتلا ہے کیا تم نے اس میں پانی ملایا ہے؟''۔

دودھ والا : ''بالکل نہیں بیگم صاحبہ! میں نے تو صرف اس میں برف ڈالی تھی تاکہ راستے میں گرمی کی وجہ سے دودھ خراب نہ ہو جائے''۔

❁ ❁ ❁

شاگرد (استاد سے) : ''جناب! آپ کی عمر ایک سو دس سال ہو چکی ہے اس طویل العمری کا راز کیا ہے''؟۔

استاد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا : ''میرا خیال ہے کہ میں صرف ایک ہی وجہ سے اس عمر کو پہنچنے کو کامیاب ہوا ہوں کہ اس دوران میں میرا انتقال نہیں ہوا''۔

❁ ❁ ❁

بیٹا (ماں سے) : امی جان! میں ایک روپے میں تین مالٹے لا سکتا ہوں۔

ماں (حیرانگی سے) : بیٹے! وہ کس طرح؟۔

بیٹا : وہ امی جان کہ میں ایک مالٹا ایک روپے کا خریدوں گا اور دوسرا اٹھا کر بھاگوں گا تیسرا جب دکاندار غصے میں آکر مجھے مارے گا تو وہ بھی اٹھا لاؤں گا۔

❁ ❁ ❁

ایک دیہاتی چڑیا گھر میں طوطے کے پنجرے کے پاس کھڑا اسے چھیڑ رہا تھا۔ طوطا باتیں کرنا جانتا تھا۔

اس نے چلا کر کہا : ''کیا کرتا ہے نالائق؟''۔

دیہاتی گھبرا کر بولا : ''معاف کرنا بھائی! میں سمجھا تھا کہ آپ جانور ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک راہ گیر: تمہارا جوتا بہت آواز دیتا ہے، چوری کا تو نہیں ہے۔

دوسرا: یہ بات ہوتی تو میری قمیض اور شلوار بھی آواز دیتے۔



استاد: اگر تمہارے ابو تمہیں پانچ ہزار روپے اور تمہاری امی تین ہزار روپے دیں، تو تمہاری جیب میں کتنے روپے ہوں گے۔

شاگرد: ایک بھی نہیں۔

استاد: وہ کیسے؟

شاگرد: جناب! میری جیب پھٹی ہوئی ہے۔



اسلم: تمہیں دکاندار سے صرف تین روپے کا گھی خریدتے ہوئے شرم نہیں آتی۔

یوسف: شرم ہی کی وجہ سے تو تین روپے کا خریدا ہے ورنہ ایک روپے کا خریدتا۔



مسافر: (گارڈ سے) میں کھانا کھانے جا رہا ہوں، کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ میرے آنے تک گاڑی نہ چلے۔

گارڈ: مجھے بھی ساتھ لے چلو، کیونکہ گاڑی میری سیٹی پر چلتی ہے۔



ایک آدمی: میں اپنی تنخواہ کا 75 فیصد حصہ محلے کے غریب ترین افراد کو دے دیتا ہوں۔

دوسرا: اور آپ کے بیوی بچوں کا گزارا کیسے ہوتا ہے۔

پہلا: وہی تو محلے کے غریب ترین افراد ہیں۔



ایک پیٹو: آج صبح ریڈیو پر ایک بچے کی گم شدگی کا اعلان سن کر میرے منہ میں پانی آ گیا۔

دوسرا: وہ کیسے؟ اس میں منہ میں پانی آنے والی کون سی بات تھی۔

پہلا: اعلان اس طرح ہو رہا تھا، بچے نے بسکٹی رنگ کی قمیض اور چاکلیٹی رنگ کی شلوار پہنی ہوئی ہے۔



ایک پروفیسر کوئی بات بھول گئے ...... یاد کرنے کی کوشش کرتے رہے...... رات کو دو بجے جا کر کہیں انہیں یاد آیا کہ وہ بات تھی کہ آج انہیں جلدی سونا تھا۔



گاہک: آپ کے ہوٹل کا کھانا بہت بدمزہ ہے، مینجر کو بلاؤ۔

بیرا: جی وہ ساتھ والے ہوٹل میں کھانا کھانے گئے ہیں۔



ادارے کا مالک: مجھے بہت ذمے دار آدمی کی ضرورت ہے۔

امیدوار: مجھ سے زیادہ ذمے دار کون ہوگا۔ گذشتہ دنوں شہر میں چوری کی سات وارداتیں ہوئیں، ان سب کا ذمہ دار مجھے ٹھہرایا گیا۔



بیٹا: میں کھڑکی میں کھڑا گا رہا تھا کسی نے ایک جوتا دے مارا۔

کنجوس باپ: ایک گانا اور گاؤ۔



ایک عورت کو اس کے پڑوسی نے آ کر کہا: ''آپ کے شوہر کنویں میں گر گئے ہیں۔''

بیوی نے بڑے ہی اطمینان سے کہا: ''کوئی بات نہیں ہم لوگ آج کل نل کا پانی پی رہے ہیں۔



ایک دکان کے سیلز مین نے گاہک کو سمجھاتے ہوئے کہا:

''آپ کو یہاں ایسی کار ملے گی جو پہاڑی پر آسانی سے چڑھ سکتی ہے۔''

یہ سن کر گاہک نے ہنس کر کہا یہ کون سی بڑی بات ہے۔ پچھلی بار آپ نے جو کار دی تھی وہ تو پہلے ہی دن ایک درخت پر چڑھ گئی تھی۔



بیوی نے شوہر سے کہا:

''تم رات سوتے سوتے مجھے گالی دے رہے تھے۔''

شوہر نے کہا:

''کم بخت سو رہا تھا۔''



ایک صاحب گھڑی ساز کے یہاں پہنچے اور اپنی گھڑی ٹھیک کرنے کے لئے دیتے ہوئے کہنے لگا۔ اس گھڑی کو ٹھیک کیجئے، میری غلطی کی وجہ سے گر گئی تھی

گھڑی ساز نے گھڑی کو غور سے دیکھا اور کہا:

''اس کو گرانے میں آپ نے کوئی غلطی نہیں کی۔ غلطی تو آپ نے اسے پھر اٹھا کر کی ہے۔''



بیوی نے بڑے پیار سے شوہر سے پوچھا:

''اگر میں مر گئی تو کیا کرو گے؟''

شوہر نے کہا:

''میں تو پاگل ہو جاؤں گا۔''

بیوی بولی:

''نہیں! میں جانتی ہوں تم دوسری شادی کر لو گے۔''

شوہر بولا:

''ارے ناسمجھ! میں اس قدر ہی پاگل ہو جاؤں گا۔''



ایک شخص اپنے دوست سے ملنے گیا اور سارا دن وہیں بیٹھا رہا۔ دوست نے اخلاقاً کچھ نہ کہا۔ جب زیادہ رات ہوگئی تو اس شخص کا نوکر بلانے آیا۔ اس شخص نے اپنے دوست سے معافی مانگتے ہوئے کہا۔

''معاف کرنا بھئی! میں یہ سمجھا تھا کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوں، اور آپ مجھ سے ملنے آئے ہیں۔''



باپ بیٹے سے کہہ رہا تھا۔ ''غم نہ کرو بیٹا، یہ تقدیر کی بات ہے۔ تمہاری تقدیر میں فیل ہونا لکھا تھا تم فیل ہوگئے۔''

یہ سن کر بیٹا کہنے لگا۔ ''تب تو بہت اچھا ہوا ڈیڈی، میں نے پڑھائی میں محنت نہیں کی، ورنہ ساری محنت بیکار ہو جاتی۔''



ایک بہت ہی پریشان حال شخص ہوٹل میں داخل ہوا اور بیرے سے کہنے لگا۔

''میرے لئے دو جلے ہوئے انڈوں کا آملیٹ، دو ٹوسٹ کوئلے کی طرح سیاہ، ایک پیالی چائے جو بالکل ٹھنڈی ہو لاؤ۔''

بیرے نے حیران ہو کر پوچھا۔ ''لیکن......؟''

اس آدمی نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔ لیکن ویکن کچھ نہیں، اگر یہ چیزیں میری مرضی کے مطابق نہ ملیں تو میں پیسے نہیں دوں گا۔

جب تمام چیزیں اس کی مرضی کے مطابق مل گئیں، وہ کھا پی چکے تو بیرے نے پوچھا۔

''جناب! اور کچھ......''

اس شخص نے کہا: ''اب سامنے والی کرسی پر بیٹھ کر مجھے خوب ڈانٹو کیونکہ آج مجھے بیوی کی یاد آ رہی ہے۔''



جج ایک عورت سے عدالت میں کہا:

''تمہیں شرم آنی چاہیے، تم نے اپنے شوہر کے سر پر کرسی کیوں ماری۔''

اس پر عورت نے کہا:

''اس لئے کہ میز بہت بھاری تھی اور میں اسے اٹھا نہیں سکی۔''



ایک شخص نے بیوی کو تھپڑ مارا تھوڑی دیر بعد ناراض بیوی سے بولا:

''آدمی اسے مارتا ہے جس سے پیار کرتا ہے۔''

بیوی نے آگے سے دو تھپڑ مارے اور کہا:

''آپ کیا سمجھتے میں آپ سے پیار نہیں کرتی۔''



تین سردار موٹر سائیکل پر سوار کہیں جا رہے تھے ایک پولیس والے نے انہیں روکنے کے لئے ہاتھ دیا تو موٹر سائیکل پر سوار ایک سردار بولا:

''ماما تجھے نظر نہیں آتا کہ آگے ہی جگہ فل ہے۔''



ایک فوٹو گرافر نے شوہر اور بیوی کی تصویر کھینچتے ہوئے کہا:

''آپ ذرا اپنے شوہر کے قریب ہو کر ان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال لیں۔ فوٹو نیچرل آئے گی۔''

یہ سن کر شوہر کہنے لگا:

''نیچرل تو اس وقت آئیگی جب ان کا ہاتھ میری جیب میں ہوگا۔''



ایک شخص نے جس کے گلے کا آپریشن ہوا تھا نرس سے کہا:

''کیا تم مجھے ایک گلاس پانی پلا سکتی ہو؟''

نرس نے بے رخی سے پوچھا:

''کیا تمہیں پیاس لگی ہے۔''

اس شخص نے جل کر جواب دیا۔

''میں صرف یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ میری گردن لیک تو نہیں کر رہی۔''



ایک شخص نے جیب کترے کو عین اس وقت پکڑ لیا جب وہ اس کی جیب کاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا:

''تمہیں شرم نہیں آتی میری جیب کاٹتے ہوئے۔''

یہ سن کر جیب کترے نے کہا:

''شرم تو آپ کو آنی چاہیے، کیونکہ آپ کی جیب میں ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔''



ایک عورت نے کافی چھان بین کے بعد ایک سیٹ پسند کی۔

دکان دار نے کہا:

''یہ سیٹ بڑا خوبصورت ہے اور پھر اسے پہننے کے بعد آپ اپنی عمر سے دس سال چھوٹی لگتی ہیں۔''

عورت نے جلدی سے سیٹ واپس کرتے ہوئے کہا:

''مجھے ایسا سیٹ نہیں چاہیے جسے اتارنے کے بعد میں دس سال بڑی لگوں۔''



ایک دوست: مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ یہ مرغا ہے یا مرغی؟

دوسرا دوست: پتھر مار کر دیکھو اگر بھاگا تو مرغا اور بھاگی تو مرغی!



بیٹا: پاپا جی مجھے عینک لے دیں، میری دور کی نظر کمزور ہوگئی ہے۔

سردار باپ: پُتر آسمان کی طرف دیکھو کچھ نظر آیا؟

بیٹا: سورج نظر آرہا ہے۔

سردار باپ: جاہل بے وقوف اور کتنی دور دیکھنا چاہتے ہو۔

❁ ❁ ❁

سردار خط لکھتے ہوئے: میری بہن کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے مجھے نہیں پتہ کہ وہ لڑکا ہے اس لئے مجھے یہ بھی نہیں پتہ کہ انٹی ہوں یا انکل!

❁ ❁ ❁

سردار کا دوست: کل میرے پاپا کنویں میں گر گئے تھے اور چلا رہے تھے، بچاؤ بچاؤ۔

سردار: اب وہ کیسے ہیں؟

سردار: ٹھیک ہی ہوں گے کل سے آواز نہیں آئی۔

❁ ❁ ❁

ایک استانی کا ان کی کلاس کے ساتھ گروپ فوٹو بنایا گیا۔ دوسرے دن استانی صاحبہ بچوں کو فوٹو کی ایک ایک کاپی لینے کی ہدایت کرتے ہوئے کہنے لگیں:

''جب تم بڑے ہو جاؤ گے تو حیرت سے اس تصویر کو دیکھو گے اور کہو گے یہ ارم ہے جو امریکہ چلی گئی ہے، یہ سائرہ ہے جو لندن چلے گئی ہے، یہ قاسم ہے جو بوڑھا ہو چکا ہے۔''

قاسم سن کر جل کو بولا۔

''اور یہ استانی ہیں جو انتقال کر چکی ہیں۔''

❁ ❁ ❁

ایک سکھ کے گھر آگ لگ گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے آگ کے شعلے بلند ہونے لگے۔ تین گھنٹے کے بعد بھی فائر بریگیڈ نہ پہنچا تو کسی رشتہ دار نے سردار سے پوچھا۔ سردار جی آپ کافی دیر سے موبائل پکڑے بیٹھے ہیں ابھی تک آگ بجھانے والا عملہ نہیں پہنچا۔ سردار جی نے جواب دیا! کافی دیر سے فائر بریگیڈ کو مس کال "Miss call" کر رہا ہوں وہاں سے کوئی جواب ہی نہیں آرہا۔

❁ ❁ ❁

ایک شخص نے آم بیچنے والے سے پوچھا: کیا یہ آم میٹھے ہیں؟

دکان دار: جی بالکل شرطیہ میٹھے ہیں۔

گاہک: اس بات کا کیسے یقین کروں کہ یہ واقعی لنگڑے ہیں۔

دکان دار: صاحب جی! یہ لنگڑا آم نہ ہوتا تو یونہی ریڑھی پر لئے لئے پھرتا!

❁ ❁ ❁

ایک دوست: ''جب میں سوٹ پہن کر سبزی لینے جاتا ہوں تو دکان دار مجھے سبزی مہنگی دیتا ہے اور جب پھٹا ہوا کرتا پاجامہ پہن کر جاتا ہوں تو سبزی سستی مل جاتی ہے۔''

دوسرے دوست نے فوراً جواب دیا:

ہاتھ میں پیالہ لے کر جایا کرو پھر سبزی مفت مل جائے گی۔''

❁ ❁ ❁

ایک سیاستدان بڑی دیر سے تقریر کر رہے تھے جلسہ گاہ میں تمام سامعین بور ہو رہے تھے۔ لیکن پھر بھی اس کی تقریر کا بادل نخواستہ برداشت کر رہے تھے۔

سامعین میں چند آدمیوں نے اشاروں میں حقیقتِ حال مقرر کو بتانے کوشش کی مگر نا کام رہے۔

ایک مقام پر سیاستدان نے کہا:

''صاحبان! میں یہ تقریر آنے والی نسلوں کی بھلائی کے لئے کر رہا ہوں۔''

ایک شخص نے بات کاٹ کر کہا:

''جناب! آپ تقریر جاری رکھیں آنے والی نسلیں جلسہ گاہ میں پہنچنے ہی والی ہیں۔''

❁ ❁ ❁

مردم شماری کرنے والے نے اپنا رجسٹر کھولتے ہوئے ایک خاتون سے کہا:

''آپ کا کہنا ہے کہ پڑوسی آپ کے رشتے دار ہیں مہربانی کر کے اس رشتے کی تفصیل بتا دیجئے۔''

اس خاتون نے جواب دیا:

''ہمارا کتا ان کا رشتے دار ہے۔''

❁ ❁ ❁

ایک صاحب نے کسی وزیر کو سرِ عام نکما اور احمق کہا تو پولیس نے اسے دو جرموں میں گرفتار کرلیا۔ پہلا جرم ایک معزز کو گالی دینے کا تھا اور دوسرا سرکاری راز فاش کرنے کا تھا۔

❀ ❀ ❀

تین دوست بیٹھے اپنی اپنی بہادری کے قصے بیان کررہے تھے، ایک نے کہا:

''میں نے تین راتیں اکیلے جنگل میں گزاری ہیں۔''

دوسرے نے کہا:

''میں نے چوبیس گھنٹے شیر کے پنجرے میں اس کے ساتھ گزارے ہیں۔''

تیسرے نے کہا:

''میں چوبیس سال اپنی بیوی کے ساتھ گزارے ہیں۔''

❀ ❀ ❀

کشتی ہورہی تھی۔ ایک صاحب زوروں سے چلا رہے تھے۔''شاباش توڑ دو اس کے دانت، مارو ایک ہاتھ اس کے جبڑے پر۔''

بازو والے سے رہا نہیں گیا، اس نے پوچھا:

''کیوں بھائی آپ بھی پہلوان ہیں؟''

انہوں نے کہا۔''نہیں میں دانتوں کا ڈاکٹر ہوں۔''

❀ ❀ ❀

ایک کلرک جب آفس دیر سے پہنچا تو آفیسر نے اسے بلا کر پوچھا:

''آج تم آفس دیر سے کیوں پہنچے؟''

کلرک نے جواب دیا:

''آج میں اتفاق سے دیر تک سوتا رہا۔''

آفیسر نے کہا:

کیا تم دفتر کے علاوہ گھر پر بھی سوتے ہو؟''

❀ ❀ ❀

حکیم صاحب پان والے کی دکان پہنچائے اور ادھار پان مانگا۔ پان والے نے کہا۔

''جب کوئی مریض آپ کے پاس آتا ہے تو آپ اسے ادھار دوا نہیں دیتے اور مجھ سے پان ادھار مانگ رہے ہیں۔''

حکیم صاحب کہنے لگے۔''جب کوئی مریض دوا لینے آتا ہے تو میں پیسے اس لئے لیتا ہوں کہ پتہ نہیں وہ پھر واپس آئے گا یا نہیں۔''

❀ ❀ ❀

ایک بیکار آدمی کو سرکس میں نوکری دی جانے لگی، مالک نے کہا:

''بس تمہیں یہ کرنا ہے کہ روزانہ شیر کے پنجرے میں گھس کر گوشت کا ٹکڑا دے آنا، اس کا مقصد یہ ہے کہ تم شیر کو یہ بھروسہ دلا دو کہ تم اس سے ڈرتے نہیں ہو۔''

اس آدمی نے کہا:

''مجھے یہ نوکری نہیں چاہیے، میں اتنا دھوکے باز نہیں ہوسکتا۔''

❀ ❀ ❀

ماسٹر صاحب نے بچوں سے کہا:

''کل میں تم سے ایک سوال کروں گا، تیاری کر کے آنا۔''

دوسرے دن ماسٹر صاحب نے بچوں سے سوال کیا:

''بتاؤ تمہارے سر پر کتنے بال ہیں؟''

کسی نے جواب نہیں دیا۔ البتہ ایک لڑکے نے کہا۔

''دو کروڑ، ساٹھ لاکھ پانچ ہزار دو سو باون۔''

اس پر ماسٹر صاحب نے کہا۔''یہ تم نے کیسے گنے؟''

بچے نے فوراً کہا:

''یہ دوسرا سوال ہے، میں نے ایک ہی سوال کی تیاری کی تھی۔''

❀ ❀ ❀

استاد: (شاگرد سے) پچاس میں سے پانچ نکالیں تو باقی کیا بچا؟

شاگرد: (جلدی سے) جناب! باقی صفر بچا۔

❀ ❀ ❀

ایک صاحب نے چالیس کباب، دس پلیٹ بریانی، دو کلو قورمہ، تیس روٹیاں اور دس پیالے کھیر کھا کر زیادہ کھانے کا انعام تو جیت لیا۔ لیکن پھر انہوں نے اپنے دوستوں سے کہا۔

''خدا کے لئے میرے شرط جیتنے کی خبر میری بیوی تک نہ پہنچانا، ورنہ وہ مجھے رات کا کھانا نہیں دے گی۔''

❀ ❀ ❀

شوہر مرتے وقت کہنے لگا۔ ''میرے مرنے کے بعد گھر پرویز کو دے دینا۔

بیوی نے کہا: ''نہیں جی گھر تو خالد کو ملے گا۔''

شوہر نے کہا: ''بنک بیلنس عرفان کے نام کر دینا۔''

بیوی نے کہا: ''نہیں نہیں وہ امجد کو دوں گی۔''

شوہر نے کہا: ''دوکان جاوید سنبھالے گا۔''

بیوی نے کہا: ''اجی وہ اشرف سنبھالے گا۔''

شوہر نے چلا کر کہا: مرکون رہا ہے، تم یا میں۔''

❀ ❀ ❀

کنڈیکٹر: ''تھیلے کا ٹکٹ کہاں ہے۔''

اس پر مسافر نے کہا: تھیلے کا ٹکٹ کون لیتا ہے۔''

کنڈیکٹر: میں نہیں جانتا، اتنے بڑے تھیلے کا ٹکٹ لگے گا۔''

اس پر مسافر نے کہا: آدھا کرایہ لے لو۔''

لیکن کنڈیکٹر نہ مانا۔

آخر مسافر نے تھیلے کی طرف اشارہ کر کے آواز دی۔ بیگم اب باہر آ جاؤ کیونکہ اب پورا ٹکٹ لینا پڑ گیا ہے۔

❀ ❀ ❀

ایک بچے نے اپنی ماں سے کہا: ''امی! ہمارے گھر کے باہر ایک بڑا سا کتا کھڑا ہے، بالکل ہاتھی کے برابر ہے''۔

ماں نے بچے کو ڈانٹ کر کہا: ''ہر بات کو بڑھا چڑھا کر مت بیان کیا کرو تمھاری اس بری عادت پر میں تمھیں پچاس کروڑ مرتبہ ٹوک چکی ہوں''۔

❀ ❀ ❀

مردم شماری کرنے والے افسر نے ایک محلے کا دورہ کرتے ہوئے ایک گھر پر دستک دی، ایک آٹھ سالہ لڑکے نے دروازہ کھولا تو افسر نے پوچھا: ''گھر میں کوئی ہے؟''۔

جب لڑکے نے گردن نفی میں ہلائی تو افسر نے سوچا کہ میں اسی سے بنیادی معلومات حاصل کر لیتا ہوں۔

اس نے لڑکے سے پوچھا: ''تمھیں اپنے ابو کا نام معلوم ہے؟''۔

لڑکے نے جواب دیا: ''میرے ابو کا نام قہقہہ ہے''۔

جواب نے افسر کو حیران کر دیا لیکن اس نے سلسلہ کلام جاری رکھا: ''اور تمھاری امی کا کیا نام ہے؟''۔

لڑکے نے مسکراتے ہوئے کہا: ''ان کا نام مسکراہٹ ہے''۔

افسر نے بھی مسکراتے ہوئے پوچھا: ''بیٹے! کیا تم مجھے کوئی لطیفہ سنا رہے ہو؟''۔

لڑکا بولا: ''نہیں! نہیں! لطیفہ میری بہن کا نام ہے، میرا نام تو مذاق ہے''۔

❀ ❀ ❀

ایک اخباری رپورٹر نے جیل میں موجود ایک قیدی سے پوچھا: ''آپ یہاں کس جرم میں آئے ہیں''۔

قیدی نے جواب دیا: ''بیٹے کی محبت میں''۔

رپورٹر نے حیرت سے پوچھا: ''وہ کیسے؟''۔

قیدی نے بتایا: ''وہ اس طرح کہ میں نقلی نوٹ چھاپتا تھا۔ ایک دن بیٹے کی محبت میں آ کر میں نے نوٹوں پر قائداعظم کی بجائے بیٹے کی تصویر چھاپ دی۔ بس اسی دن پکڑا گیا''۔

❀ ❀ ❀

جب لوہا بھٹی میں تپ کر سُرخ ہوگیا تو ہکلے اُستاد نے اپنے
شاگرد سے کہا : ''ابے! چ چ چ چوٹ لگا''۔
شاگرد ہکلانے میں اُستاد سے بھی دو ہاتھ آگے تھا وہ بولا
''اس س س س س س استاد ک ک کہاں لگاؤں؟''۔
اُستاد بولا : ''ابے! ررررر ہنے دددددو ٹھنڈا ہو گیا ہے''۔

* * *

ایک بچہ (دوسرے بچے سے) : ''اگر تمیں روپے کے ایک
درجن انڈے آتے ہوں اور میں تمھیں پندرہ روپے دوں تو
تم کتنے انڈے خریدو گے؟''۔
دوسرا بچہ (معصومیت سے) : ''ایک بھی نہیں''۔
پہلا بچہ : ''وہ کیوں؟''۔
دوسرا بچہ : ''مجھے انڈے پسند نہیں اس کے بدلے میں
چاکلیٹ خریدوں گا''۔

* * *

ایک آدمی حجام کی دُکان میں گیا اور کہنے لگا : ''کیا آپ نے کبھی گدھے کی حجامت بھی بنائی ہے؟''
حجام بولا : جی نہیں، آج پہلا اتفاق ہے آیئے آیئے تشریف لایئے''۔

* * *

منیجر: ''محترمہ! آپ کا آرڈر موصول ہوا ہمیں افسوس ہے کہ آپ کو گھریلو ضروریات کا مزید سامان
اس وقت تک نہیں بھیجا جا سکتا جب تک آپ ہماری پچھلی رقم ادا نہیں کر دیتیں''۔
خاتون نے جواب دیا: ''محترم! میرا آرڈر کینسل کر دیں کیونکہ میں اتنے طویل عرصے تک انتظار
نہیں کر سکوں گی''۔

* * *

ایک کنجوس آدمی صبح ہی صبح ٹی وی کا انٹینا چھت پر چڑھ کر دُرست کر رہا تھا، اچانک اس کا پاؤں
پھسلا اور وہ تیسری منزل سے نیچے کی طرف گرا۔ جب وہ باورچی خانے کے قریب سے گزرا تو چیخ
کر بولا
''بیگم! ناشتے میں ایک انڈا کم کر دینا آج میں ناشتا نہیں کر سکوں گا''۔

* * *

ایک سپاہی نے ایک لڑکے کو روکا جو بڑی تیزی سے کار چلا رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ ٹریفک سپاہی
اس سے کچھ پوچھتا لڑکے نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا
''کیا آپ نے یہ پوچھنے کے لئے مجھے روکا ہے کہ میں کار تیز کیوں چلا رہا ہوں یا آپ میرے ڈیڈ
کے متعلق جاننا چاہتے ہیں جو سٹی پولیس انسپکٹر ہیں''۔

* * *

ایک ہوٹل کے باہر لکھا تھا : ''یہاں حسبِ خواہش ہر قسم کے کھانے تیار کیے جاتے ہیں''۔
ایک آدمی نے اس بات کو آزمانے کا فیصلہ کیا اور اندر داخل ہو کر ویٹر کو آرڈر دیا۔ ''ہاتھی کے دو
کباب لے آؤ''۔
ویٹر آرڈر لے کر چلا گیا اور کافی دیر بعد آیا تو پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ اسے سامنے پا کر آدمی
نے غصے سے کہا
''میں اتنی دیر سے انتظار کر رہا ہوں کیا ہاتھی کے کباب نہیں مل سکتے؟''۔
ویٹر نے ادب سے جواب دیا ''جناب! مل تو سکتے ہیں مگر منیجر صاحب کا کہنا ہے کہ ہم صرف دو
کبابوں کے لئے ہاتھی ذبح نہیں کر سکتے''۔

* * *

ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کا ایک دوست آیا تو اسے نماز پڑھتا دیکھ کر واپس جانے لگا، اس
شخص نے سلام پھیر کر پوچھا : ''کیوں بھئی! واپس کیوں جا رہے ہو''۔
دوست نے جواب دیا : ''اور کیا کرتا، تم تو نماز پڑھ رہے تھے، اس لئے واپس جا رہا تھا''۔
اس شخص نے جواب دیا : ''نماز ہی پڑھ رہا تھا کوئی لاحول ولاقوۃ تو نہیں پڑھ رہا تھا''۔

* * *

ایک بچے نے اپنے ابو سے پوچھا: ''کیا یہ صحیح ہے کہ والدین کا علم بچوں سے زیادہ ہوتا ہے؟''

باپ نے جواب دیا : ''بالکل''۔

بچہ : ''اچھا! یہ بتایئے دُخانی انجن کس نے ایجاد کیا تھا؟''۔

باپ نے جواب دیا : ''جیمس واٹ نے''۔

بچے نے فوراً کہا : ''دُخانی انجن جیمس واٹ کے والد نے کیوں ایجاد نہیں کیا؟''۔

❁ ❁ ❁

ریاضی کے اُستاد (طلبہ سے) : ''آج ہم آپ کو مربع بنانا سکھائیں گے''۔

ایک چھوٹا سا طالب علم جو گھر میں مرّبا اور چٹنی بڑے شوق سے کھاتا تھا معصومیت سے بولا : ''سر! آپ چٹنی بنانا کب سکھائیں گے؟''۔

❁ ❁ ❁

دو دوست آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ایک نے کہا : ''یار! شہر میں آئے دن چوری کی وارداتوں سے تنگ آ کر میں نے مجسٹریٹ کو ایک درخواست بھیجی تھی''۔

دوسرے دوست نے پوچھا : ''پھر کوئی تسلی بخش کارروائی بھی ہوئی؟''۔

پہلے نے جواب دیا : ''کہاں یار! بس ایک چٹھی وصول ہوئی تھی جس پر تحریر تھا۔''اپنی درخواست دوبارہ بھیجئے آپ کی پہلی درخواست فائل سے چوری ہوگئی ہے''۔

❁ ❁ ❁

ریڈی میڈ لباس کی دُکان پر ایک شخص زردی مائل سوٹ کا بھاؤ تاؤ کرنے میں مصروف تھا دُکان دار نے اسے شیشے میں اُتارنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''دیکھئے جناب! اس سوٹ کا رنگ آپ کے رنگ و روپ سے کتنا ملتا جلتا ہے''۔

اس شخص نے جل کر کہا : ''میں آپ کی اس بات کو مان لیتا ہوں مگر قیمت معلوم کرنے سے پہلے میرا رنگ ایسا نہیں تھا''۔

❁ ❁ ❁

پاگل خانے میں ڈاکٹر ایک پاگل سے جسم کے حصوں کے نام پوچھتا ہے تو وہ سارے بتا دیتا ہے۔

ڈاکٹر نے اس سے کہا : ''تم تو عقل مند ہو گئے ہو''۔

پاگل خوش ہو کر پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے : ''آخر دماغ بھی استعمال کرنے کے لئے ہوتا ہے میں نے ساری عمر پاگل تھوڑی رہنا ہے؟''۔

❁ ❁ ❁

ایک چور کے گھر سے راشن ختم ہو گیا تو اس کی بیوی نے کہا : ''راشن ختم ہو گیا ہے جا کر لے آؤ''۔

چور نے غصے سے جواب دیا : ''تمھیں بہت جلدی ہے صبر کرو، ذرا دکانیں تو بند ہو لینے دو''۔

❁ ❁ ❁

بیوی نے غصے میں اپنے شوہر سے کہا : ''جب میں نے تم سے شادی کی تھی تو اس وقت میں واقعی بے حد بے وقوف تھی''۔

شوہر نے جواب دیا : ''ہاں، میں جانتا تھا مگر میرا خیال تھا کہ تمھیں آہستہ آہستہ عقل آ ہی جائے گی''۔

❁ ❁ ❁

گاہک (درزی سے) : ''میرے سوٹ کو کتنا کپڑا لگے گا؟''۔

درزی : ''چھ میٹر''۔

گاہک : ''برابر والا درزی تو ساڑھے پانچ میٹر کہتا ہے''۔

درزی : ''جناب! اُس کا لڑکا ایک سال کا ہے جبکہ میرا لڑکا تین سال کا ہے''۔

❁ ❁ ❁

ماں (بیٹے سے) : ''مصیبت میں ہمیشہ مسکرانا چاہیے''۔

بیٹا : ''جی امی جان اس لئے تو میں ہر روز سکول جاتے ہوئے مسکراتا ہوں''۔

❁ ❁ ❁

ایک دوست (دوسرے سے) : ''ہم میلے میں جا رہے ہیں لیکن وہاں کھائیں گے کیا؟''۔

دوسرا دوست : ''جو سب لوگ کھاتے ہیں''۔

پہلا : ''کیا؟''۔

دوسرا : ''دھکے''۔

❁ ❁ ❁

ایک بوڑھا شخص بس میں سفر کر رہا تھا، کنڈیکٹر نے کرایہ پوچھا تو بوڑھے نے جواب دیا : ''میں اسٹوڈنٹ ہوں''۔

کنڈیکٹر : ''اچھا تو آپ کون سے سکول میں پڑھتے ہیں''۔

بوڑھا بولا : ''یہ تم کیوں پوچھ رہے ہو؟''۔

کنڈیکٹر : ''اس لئے کہ میں بھی اپنے ابا جی کو اسی سکول میں داخل کرا سکوں''۔

❁ ❁ ❁

ایک پڑوسن (دوسری سے) : ''اے بہن! تمھارا چھوٹا بیٹا ہر وقت انگوٹھا چوستا رہتا تھا۔ بڑی بری عادت تھی لیکن سُنا ہے کہ اس کی یہ عادت چھوٹ گئی ہے، کس طرح چھڑائی تم نے اس کی یہ عادت''۔

دوسری نے جواب دیا : ''میں نے اس کی نیکر کا الاسٹک نکال کر اس کی جگہ بہت ڈھیلا الاسٹک ڈال دیا ہے۔ اب وہ ہر وقت اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی نیکر کا الاسٹک پکڑے رہتا ہے''۔

❁ ❁ ❁

باپ (بیٹے سے) : ''بیٹا شرارت بری چیز ہے اگر تم ایک شرارت کرو گے تو میرا ایک بال سفید ہو جائے گا''۔

بیٹا : ''اس کا مطلب تو یہ ہے کہ آپ نے بہت زیادہ شرارتیں کی ہیں جبھی تو دادا جان کا سر بالکل ہی سفید ہو گیا ہے''۔

❁ ❁ ❁

استاد (شاگردوں سے) : ''مجھے امید ہے آپ لوگوں نے اس کتاب کا سولھواں باب پڑھ لیا ہو گا؟''

سارے شاگرد : ''جی جناب! بالکل پڑھ لیا ہے''۔

استاد (غصے سے) : ''نالائقو مرغے بن جاؤ اس کتاب کے تو صرف پندرہ باب ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک پولیس افسر کی گھڑی گم ہو گئی اس نے تھانے میں رپورٹ درج کرا دی۔ پولیس نے بہت سے آدمیوں کو پکڑ کر تفتیش شروع کر دی۔

دوسرے روز افسر نے تھانے اطلاع دی کہ گھڑی گھر سے ہی مل گئی ہے لہذا رپورٹ خارج کر دو۔

تھانیدار نے جواب دیا : ''سر! رپورٹ اب کیسے خارج ہو سکتی ہے آٹھ آدمی چوری کا اعتراف کر چکے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

وکیل (چور سے) : ''اب جبکہ میں نے تمھیں بری کروا دیا ہے مجھے یہ تو بتاتے جاؤ کہ تم نے چوری کی تھی یا نہیں؟''۔

چور : ''جناب! عدالت میں آپ کی بحث سن کر مجھے یقین سا ہو گیا ہے کہ میں نے چوری نہیں کی''۔

❁ ❁ ❁

ایک آدمی شربت والے کے پاس گیا اور کہنے لگا : ''جلدی سے ایک گلاس شربت دینا میری لڑائی ہونے والی ہے''۔

وہ ایک گلاس پی کر بولا : ''جلدی سے ایک گلاس اور دینا میری لڑائی ہونے والی ہے''۔

پھر دوسرا گلاس پی کر بولا : ''ایک گلاس اور دینا میری لڑائی ہونے والی ہے''۔

تیسرے کے بعد چوتھا گلاس مانگا تو دوکاندار نے پوچھا : ''آخر آپ سے کس کی لڑائی ہونے والی ہے؟''۔

آدمی بولا : ''آپ کے ساتھ کیونکہ میرے پاس شربت کے پیسے نہیں ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ماں نے بیٹے سے کہا: ''بیٹا! ذرا کچن سے گرم مسالا لانا''۔

بیٹا کچن سے بولا: ''ماں! اندر تو کوئی گرم مسالا نہیں ہے سب کے سب ٹھنڈے ہیں''۔

***

دو چوہے ایک جنگل میں جا رہے تھے۔ اچانک ان میں سے ایک چوہے نے چلا کر کہا۔

''وہ دیکھو سامنے شیر آرہا ہے اور ہمیں دیکھ کر دھاڑ رہا ہے''۔

دوسرے نے کہا: ''تم فکر کیوں کرتے ہو وہ ایک ہے اور ہم دو ہیں''۔

***

ایک کریانہ اسٹور کے مالک نے اپنے نئے ملازم کو گودام دکھایا اور یہ کہہ کر چلا گیا: ''تمھیں اس گودام میں موجود سارے سامان کی مکمل فہرست تیار کرنی ہے''۔

شام کو جب مالک آیا تو اس نے پوچھا: ''کیوں بھئی تم نے فہرست تیار کرلی؟''۔

ملازم نے جواب دیا: ''جناب! ابھی تو میں پہلی بوری سے فارغ ہوا ہوں اس میں 142306 بادام ہیں''۔

***

ایک دولت مند نے اپنے لئے بہت خوبصورت مقبرہ بنوایا جب وہ تیار ہوگیا تو اس نے معمار سے پوچھا۔

''اب اس کے لئے اور کیا چاہیے؟''۔

معمار نے جواب دیا: ''جناب! آپ کا جسم''۔

***

بیوی (خاوند سے): ''آج صبح آپ جو چھ انڈے لائے تھے۔ ان میں سے چار بطخ کے تھے''۔

خاوند: ''تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ بطخ کے انڈے ہیں''۔

بیوی: ''اب میں اتنی کم عقل بھی نہیں ہوں میں نے انڈے پانی میں ڈالے تو بطخ کے انڈے تیرنے لگے اور مرغی کے انڈے ڈوب گئے''۔

***

جج (ملزم سے): ''کیا تم نے پہلے بھی کبھی جیل کاٹی ہے؟''۔

ملزم: ''جناب! دو دفعہ کوشش کر چکا ہوں مگر سلاخیں بہت موٹی تھیں اس لئے میں کامیاب نہیں ہوسکا''۔

***

ایک آدمی کی نئی نئی شادی ہوئی اس کی دلہن نے اپنے پہلے کھانے میں بڑے چاؤ سے مرغ مسلم تیار کیا۔

میاں نے خوش ہوکر پوچھا: ''اس کے پیٹ میں کیا بھر کر پکایا ہے؟''۔

بیوی (حیرانی سے): ''اس کا پیٹ خالی تھوڑی تھا وہ تو پہلے ہی سے بھرا ہوا تھا''۔

***

ایک خاتون بہت موٹی تھیں موٹاپا دور کرنے کے لئے ڈاکٹر کے پاس گئیں اور مشورہ مانگا۔

ڈاکٹر نے کہا: ''سر کو دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں گھمائیں''۔

خاتون نے پوچھا: ''دن میں کتنی بار؟''۔

ڈاکٹر نے جواب دیا: ''صرف اتنی بار جتنی بار جب کوئی آپ سے کھانے کے لئے کہے''۔

***

سکول میں ایک ٹیچر بچوں کو اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور انسان کی بنائی ہوئی چیزوں میں فرق سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''دیکھو بچو! انسان اگر ایک مکان بناتا ہے تو وہ خالق نہیں معمار کہلائے گا اسی طرح اگر کوئی انسان کرسی بناتا ہے تو وہ کیا کہلائے گا؟''۔

ایک بچے نے باآواز بلند جواب دیا: ''جناب! چیئرمین''

***

کرائے دار (مالک مکان سے): ''اس مکان کی چھت اتنی خراب ہے کہ جب سے برسات شروع ہوئی ہے۔ یہ مسلسل ٹپک رہی ہے آخر یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟''۔

مالک مکان: ''میں کیسے بتا سکتا ہوں میرا تعلق محکمہ موسمیات سے تو نہیں ہے''۔

***

ایک موٹی سی خاتون نے بڑا سا کیک خریدا بیکری والا ٹکڑے کرتے ہوئے بولا : ''چھ ٹکڑے کروں یا آٹھ''۔
خاتون نے جواب دیا : ''آج کل میں ڈائٹنگ کر رہی ہوں اس لئے چار ٹکڑے کر دیں''۔

❁ ❁ ❁

استاد (شاگرد سے) : ''کیا تم نے کبھی الو دیکھا ہے''۔
شاگرد نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے آنکھیں نیچے کر لیں۔
استاد (غصے سے) : ''نیچے کیا دیکھ رہے ہو میری طرف دیکھو؟''۔

❁ ❁ ❁

ایک آدمی : ''کل میں نے اپنی بیوی کو خوب ستایا''۔
دوسرا : ''وہ کیسے؟''۔
پہلا : ''عید کی خوشی میں اس کے والد اس کو نیا سوٹ دے گئے تھے میں نے گھر کے تمام آئینے چھپا دیئے''۔

❁ ❁ ❁

دو دوست ایک ہوسٹل میں رہتے تھے۔ دونوں ایک دوسرے سے ناراض تھے۔
ایک شام ایک دوست نے دوسرے کے سرہانے ایک پرچی رکھ دی جس پر لکھا تھا : ''صبح مجھے ایک بہت ضروری کام ہے لہذا سات بجے اٹھا دینا''۔
دوسرے نے صبح سات بجے اس کے سرہانے ایک پرچی رکھ دی جس پر لکھا تھا : ''سات بج گئے ہیں اٹھ جاؤ''۔

❁ ❁ ❁

کسی ایئرپورٹ کے کنٹرول ٹاور کو یہ ریڈیائی پیغام ملا
''جہاز میں ایندھن ختم ہوگیا ہے، میں ساحل سے دو سو میل دور سمندر کے اوپر دو ہزار فٹ کی بلندی پر ہوں، ہدایت کیجئے''۔
کنٹرول ٹاور سے جواب دیا گیا ''میرے ساتھ ساتھ دہرایئے..... اے میرے رب! یہ گناہ گار بندہ تیری طرف لوٹ رہا ہے اس کے گناہ معاف فرمادے''۔

❁ ❁ ❁

ایک صاحب اپنے نوجوان صاحبزادے کو جو گھڑ دوڑ کا بہت شوقین تھا ایک ماہر نفسیات کے پاس لے کر گئے اور کہا۔
''جناب! اس کے دماغ میں گھوڑے بھرے ہیں۔ خواب میں بھی اسے گھوڑے نظر آتے ہیں۔ اسے تو یہ بھی یاد نہیں کہ اس کی نوکری کس دن لگی تھی''۔
صاحبزادے نے جلدی سے کہا ''کیوں یاد نہیں، میری نوکری اس دن لگی تھی جس دن میرے گھوڑے راجا زلفی نے ڈربی ریس جیتی تھی''۔

❁ ❁ ❁

ایک انگریز اور ایک دیہاتی ایک ہی ہوٹل میں مقیم تھے۔ ایک دن انگریز بالکنی میں کھڑا کتاب پڑھ رہا تھا اور دیہاتی گھاس پر بیٹھا آس پاس کا نظارہ کر رہا تھا۔
اچانک انگریز کے ہاتھ سے کتاب چھوٹ کر باغ میں دیہاتی کے پاس جا گری۔
انگریز نے بے اختیار کہا : ''اوہ مائی بک''۔
دیہاتی نے جواب دیا : ''تھلے آ کے چک''۔

❁ ❁ ❁

ترقی یافتہ ملک کے ایک بڑے سائنس دان نے طلبا کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔
''فرض کرو اگر میں ایک ایسا ایٹمی ہتھیار بنالوں جس سے ساری دنیا پل بھر میں ختم ہو جائے تو کیا ہوگا؟''۔
ایک کونے سے آواز آئی : ''جناب! آپ کو نوبل پرائز دینے والا کوئی نہ رہے گا''۔

❁ ❁ ❁

ایک صاحب مچھلی والے کی دکان میں داخل ہوئے اور بولے ''میں پانچ عدد تازہ مچھلیاں خریدوں گا لیکن طریقہ یہ ہوگا کہ میں ذرا دور کھڑا ہو جاتا ہوں تم ایک ایک مچھلی میری طرف پھینکو گے اور میں اسے کیچ کروں گا''۔
دکان دار نے پریشان ہو کر پوچھا ''اتنے تردد کی کیا ضرورت ہے جناب؟''۔
ان صاحب نے جواب دیا ''دراصل مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں میں گھر جا کر کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مچھلیاں میں نے پکڑی ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ڈاکٹر (مریض سے) : "لیجئے میں نے آپ کا دانت نکال دیا ہے"۔

مریض : "کتنی فیس ہوئی؟"۔

ڈاکٹر : "پچاس روپے"۔

مریض : "میرے پاس تو سو کا نوٹ ہے"۔

ڈاکٹر : "تو کیا ہوا آیئے میں آپ کا ایک اور دانت نکال دیتا ہوں"۔



لڑکا (امی سے) : "امی! میری کلاس کے لڑکے بہت خراب ہیں۔ آج ایک لڑکا دوڑتے ہوئے گر پڑا تو سب لڑکے ہنسنے لگے مگر میں نہیں ہنسا"۔

ماں : "شاباش بیٹا! اچھے بچے ایسا ہی کرتے ہیں مگر گرا کون تھا؟"۔

لڑکا (منہ بسورتے ہوئے) : "امی! میں"۔



ایک دیہاتی سیر و سیاحت کی غرض سے شہر پہنچا ایک ہوٹل میں قیام کے بعد اس نے بیرے سے پوچھا۔

"اس ہوٹل میں کھانے کے کیا اوقات ہیں؟"۔

بیرے نے جواب دیا : "یہاں صبح سات بجے سے لے کر گیارہ بجے تک ناشتا ہوتا ہے، بارہ بجے سے تین بجے تک دوپہر کا کھانا اور پانچ بجے سے نو بجے تک رات کا کھانا ہوتا ہے"۔

دیہاتی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا : "اگر دن بھر ناشتے اور کھانے میں گزر گیا تو میں شہر کی سیر کیسے کروں گا؟"۔



بچہ (ایڈیٹر سے) : "سر! آپ نے میری کہانی شائع کیوں نہیں کی؟"۔

ایڈیٹر نے جواب دیا : "اس لیے کہ آپ کی کہانی ناقابل اشاعت ہے"۔

بچے نے کہا : "آپ اسے کیسے ناقابل اشاعت کہہ سکتے ہیں جبکہ یہ پہلے بھی ایک رسالے میں چھپ چکی ہے"۔



ایک دیہاتی اپنے قصبے کی لائبریری میں روزانہ جاتا تھا۔ وہ ہمیشہ ایک ہی کتاب الماری سے نکال کر دیکھتا، پھر ایک زوردار قہقہہ لگا کر کتاب بند کر کے الماری میں رکھتا اور مسکراتا ہوا واپس چلا جاتا۔

لائبریری کے انچارج نے اسے ایسا کرتے کئی بار دیکھا تھا۔ اس کے دل میں تجسس پیدا ہوا۔

اگلے روز وہ دیہاتی آیا تو انچارج اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ اس نے دیکھا کہ دیہاتی ایک تصویر پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔ جس میں ایک بیل کو لڑکے کا پیچھا کرتے دکھایا گیا ہے۔

لائبریرین پوچھنے ہی والا تھا کہ اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے کہ اچانک دیہاتی نے زوردار قہقہہ لگایا اور بولا۔

"لڑکا ابھی تک بیل کے قابو میں نہیں آیا"۔



ایک صاحب اپنی بیٹی کو لینے ہوائی اڈے پر گئے۔ جو لندن سے پانچ سال بعد وطن واپس آ رہی تھی وہ اسے گھر لا رہے تھے تو راستے میں پوچھا : "بیٹی تم لندن جانے سے پہلے مجھے پاپا کہتی تھیں اب ڈیڈی کہتی ہو کیا وجہ ہے؟"۔

بیٹی نے جواب دیا : "ڈیڈی! پاپا کہنے سے میری لپ اسٹک خراب ہو جاتی ہے"۔



اختر (شان سے) : "میرا بھائی بعض اوقات دن میں چار مرتبہ کپڑے بدلتا ہے"۔

شان : "پھر تو وہ کوئی بہت ہی امیر ہوگا"۔

اختر : "نہیں بھئی! وہ تو صرف پانچ ماہ کا ہے"۔



استاد (شاگرد سے) : "یہ تم نے کیا لکھا ہے۔

شاگرد : "کیا جناب؟"۔

استاد : "سارے طالب علموں نے دودھ پر دو دو صفحوں کا مضمون لکھا ہے لیکن تم نے صرف دو ہی سطریں لکھیں ہیں"۔

شاگرد : "جناب! میں نے خالص دودھ پر مضمون لکھا ہے"۔



ایک کنجوس شخص تالاب میں گر گیا اسے تیرنا نہیں آتا تھا۔ جب وہ ڈبکیاں کھانے لگا تو اس نے اللہ سے دعا کی کہ اگر میں کنارے پر پہنچ گیا تو پانچ روپے کی خیرات کروں گا۔
جب وہ کنارے سے تھوڑے فاصلے پر رہ گیا تو اس نے کہا: ”تین روپے کی خیرات کروں گا“۔
جب وہ کنارے پر پہنچ گیا تو اس نے کہا: ”ایک روپے کی خیرات کروں گا“۔
اچانک اس کا پاؤں پھسلا اور وہ پھر تالاب میں جا گرا تو زور سے بولا: ”اللہ میاں معاف کرنا میں تو مذاق کر رہا تھا“۔

❁ ❁ ❁

ایک خاتون کو گانے کا بہت شوق تھا۔ ان کی خاص عادت تھی کہ وہ جب بھی گانا گاتیں تو اپنی آنکھیں بند کر لیتی۔
ایک دن ان کے بیٹے نے اپنے ابو سے پوچھا: ”ابو! آخر امی گانا گاتے وقت آنکھیں کیوں بند کر لیتیں ہیں“۔
ابو نے جواب دیا: ”وہ اس لئے بیٹا! کہ جو کچھ سننے والوں پر گزرتی ہے وہ نظر نہ آسکے“۔

❁ ❁ ❁

ایک بے وقوف دوسرے سے: ”اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ میری جھولی میں کیا ہے تو ایک انڈا تمہارا اگر یہ بتا دو کہ کتنے انڈے ہیں تو بارہ کے بارہ تمہارے“۔
دوسرا بے وقوف: ”یار بڑا مشکل سوال پوچھا ہے، تم کوئی نشانی تو بتاؤ؟“۔
پہلا بے وقوف: ”سفیدی میں پیلا پیلا“۔
دوسرا بے وقوف: ”ہاں ہاں، میں سمجھ گیا مولیوں میں گاجریں“۔

❁ ❁ ❁

باجی (اخبار پڑھتے ہوئے): ”ایک شخص کنویں میں گر کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھا“۔
منا (سوچتے ہوئے): ”بے وقوف! جب وہ کنویں میں گر ہی گیا تھا تو پانی سے ہاتھ دھو لیتا“۔

❁ ❁ ❁

ایک ڈاکٹر (ٹیلی فون کان سے لگا کر): ”جی جی...... میں سُن رہا ہوں، کیا آپ کے بچے نے ریت کھالی ہے؟“۔
”میں پہنچ رہا ہوں تب تک آپ اسے سیمنٹ نہ کھانے دیں“۔

❁ ❁ ❁

غیر ملکی سیاح نے اپنے گائیڈ سے پوچھا: ”پاکستان میں کالج یا یونیورسٹی کی کیا پہچان ہے؟“۔
گائیڈ نے جواب دیا: ”جس عمارت پر ہر سیاسی پارٹی اور اس کے سربراہ کا نام لکھا ہو وہی کالج یا یونیورسٹی ہوتی ہے“۔

❁ ❁ ❁

دروازے پر دستک ہوئی، خاتون خانہ نے دروازہ کھولا تو اچانک ایک اجنبی نے مٹی سے بھرا ہوا لفافہ سفید قالین پر الٹ دیا خاتون خانہ کو بہت غصہ آیا اور بولی: ”یہ تم نے کیا کیا، ہمارے نئے قالین کا بیڑہ غرق کر دیا ہے؟“۔
یہ سن کر اجنبی مسکرایا اور بولا: ”باجی! میں ویکیوم کلینرز بیچنے والی کمپنی کا نمائندہ ہوں اگر ہمارے ویکیوم کلینرز نے یہ مٹی بالکل صاف نہ کی تو میں یہ مٹی اپنی زبان سے چاٹ کر صاف کر دوں گا“۔
یہ سن کر خاتون بولی: ”تو بس پھر شروع ہو جاؤ، ہمارے گھر میں بجلی نہیں ہے“۔

❁ ❁ ❁

ایک صاحب رنجیدہ بیٹھے ہوئے تھے اُن کا ایک ان پڑھ دوست ملنے آیا تو اس نے غم کی وجہ پوچھی
ان صاحب نے جواب دیا: ”میرے بیٹے کا ہارٹ فیل ہو گیا ہے۔ یہ کہتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے“۔
دوست بولا: ”اس میں رونے کی کیا بات ہے اس سال فیل ہوا ہے تو اگلے سال پاس ہو جائے گا“۔

❁ ❁ ❁

ایک لڑکے نے نئی نسل کے نمائندہ گلوکاروں کی ایک کیسٹ لگا کر جھومتے ہوئے اپنے باپ سے پوچھا
''ڈیڈی! آپ نے اس سے پہلے زندگی میں کبھی ایسی موسیقی سُنی ہے''۔
باپ نے ٹھنڈی سانس لے کر جواب دیا ''موسیقی کا تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا، ہاں البتہ ایک بار میں نے ایسی آوازیں ضرور سُنی تھیں اور یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ایک سڑک پر دو ٹرک بڑے زور سے ٹکرا گئے تھے، ایک ٹرک پر دودھ کے خالی ڈرم لدے ہوئے تھے اور دوسرے پر مویشی''۔

✿ ✿ ✿

بھکاری (شاعر سے) : ''بابا کچھ تو دیتے جاؤ''۔
شاعر: ''نہ چھیڑو درد مندوں کو نہ جانے دل سے کیا نکلے''۔
بھکاری : ''کیا پتا کوئی سکہ ہی نکل آئے''۔

✿ ✿ ✿

ایک صاحب بڑے جوش وخروش سے اپنے دوست کو بتا رہے تھے : ''اپنی بیوی سے آج میری زبردست جنگ ہوئی اور آخر کار وہ میرے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوگئی''۔
دوست نے پوچھا : ''اوہ اچھا! وہ کیسے؟''۔
صاحب نے جواب دیا : ''وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی اور پلنگ کے نیچے جھانک کر کہا، باہر نکل آؤ میں کچھ نہیں کہوں گی''۔

✿ ✿ ✿

ایک مرتبہ ایک وزیر پاگل خانے کا دورہ کرنے تشریف لائے، پاگلوں نے انہیں دیکھ کر تالیاں بجائیں ان کا استقبال کیا اور نعرے لگانے لگے پاگل خانے کا منتظم خاموش کھڑا تھا۔
وزیر نے کہا : ''تم کیوں خاموش کھڑے ہو؟''۔
منتظم نے جواب دیا : ''میں پاگل نہیں ہوں''۔

✿ ✿ ✿

ایک ماں نے اپنے چھ سالہ بچے کو انگلی پر پٹی باندھتے ہوئے دیکھ کر ہمدردی سے پوچھا : ''بیٹا کیا بات ہے؟''۔
بیٹے نے جواب دیا : ''کچھ نہیں...... مجھے ہتھوڑی سے چوٹ لگ گئی ہے''۔
ماں نے کہا : ''بیٹے تم روئے اور چلائے نہیں''۔
بیٹے نے معصومیت سے جواب دیا : ''ممی! میں سمجھا تھا کہ آپ باہر گئی ہوئی ہیں''۔

✿ ✿ ✿

جوتوں کی دکان کے اشتہار کے اوپر کسی نے ہسپتال کا پوسٹر لگا دیا۔
کچھ دنوں کے بعد اوپر والا پوسٹر جگہ جگہ سے پھٹ گیا اب اشتہار کچھ یوں تھا۔
''ہمارے ہاں مریضوں کی خاص مرمت کی جاتی ہے جوتوں کو چیچک کے ٹیکے لگانے کا خاص انتظام ہے اور مریضوں کو ایک سال کی گارنٹی دی جاتی ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک غیر حاضر دماغ پروفیسر اپنے ایک ڈاکٹر دوست کے گھر گئے اور دو تین گھنٹے اس کے ساتھ گپ شپ کرتے رہے جب رخصت ہوئے تو ڈاکٹر نے پوچھا : ''گھر میں تو خیریت ہے نا!''۔
پروفیسر گھبرا کے بولے : ''ارے! خوب یاد دلایا تمھاری بھابی کو دل کا دورہ پڑا ہے جلدی سے میرے ساتھ چلو''۔

✿ ✿ ✿

ایک شخص پولیس کی ملازمت کا امیدوار تھا پولیس کے سپرنٹنڈنٹ سے اس کی رشتے داری بھی تھی۔ اس لیے اس کے ساتھ انٹرویو میں رعایت کی جا رہی تھی۔ انٹرویو لینے والے نے اس سے پوچھا :
''ابراہیم لنکن کو کس نے قتل کیا؟''۔
وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا : ''مجھے اس کا جواب دینے کے لیے وقت چاہیے''۔
انٹرویو لینے والے نے کہا : ''ٹھیک ہے آپ جائیں اور کل صحیح جواب لے کر آئیں''۔
امیدوار گھر واپس آیا تو اس کی بیوی نے پوچھا : ''انٹرویو کیسا رہا، کیا ملازمت مل گئی؟''۔
امیدوار نے جواب دیا : ''لگتا تو ایسے ہی ہے کیوں کہ انہوں نے مجھے ایک قتل کا کیس دیا ہے اور قاتل کی تلاش پر لگا دیا ہے''۔

✿ ✿ ✿

ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ایک شخص نے رات گئے ہوٹل کے منیجر کو جھنجوڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا
''خدارا جلدی اٹھیے، میری بیوی کھڑکی سے کود کر خودکشی کرنا چاہتی ہے''۔
منیجر نے حیرانگی سے پوچھا: ''تو میں اس سلسلے میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟''۔
آدمی نے جھنجلا کر جواب دیا: ''وہ دراصل کمرے کی کھڑکی نہیں کھل رہی''۔



استاد (شاگرد سے): ''ظفر کیا وجہ ہے کہ تم روزانہ دیر سے آتے ہو''۔
ظفر: ''جناب! چپراسی میرے آنے سے پہلے ہی گھنٹی بجا دیتا ہے اس میں میرا کیا قصور ہے''۔



ایک صاحب چلا چلا کر کہہ رہے تھے: ''آج میں اپنے کتے کو جان سے مار دوں گا''۔
کسی نے پوچھا: ''کیوں بھائی! اس بے چارے کا کیا قصور ہے''۔
ان صاحب نے جواب دیا: ''قصور کی بات کر رہے ہیں آپ؟ میں نے ایک مرغی پالی اس نے کھالی، طوطا پالا اسے زخمی کر دیا، خرگوش رکھے اس نے بھگا دیے لیکن اب ایک مہمان پندرہ دنوں سے آیا ہوا ہے اور یہ کم بخت ابھی تک کچھ بھی نہیں کر سکا''۔



علامہ اقبال کی دوستی ایک سکھ سے ہو گئی تھی ایک دن وہ سکھ علامہ اقبال کے گھر آیا ہوا تھا رات کا وقت تھا اور اس وقت بارش بھی ہو رہی تھی علامہ اقبال بولے: ''سردار جی! اب آپ بارش میں کہاں جائیں گے یہیں ٹھہر جائیں''۔
سردار جی مان گئے اتنے میں علامہ اقبال کسی کام سے گھر کے اندر گئے واپسی پر سردار جی غائب تھے۔ علامہ اقبال بڑے پریشان ہوئے تھوڑی دیر بعد سردار جی بھیگے ہوئے مکان کے اندر آئے۔
علامہ اقبال نے پوچھا: ''سردار جی کہاں گئے تھے''۔
سردار جی بولے: ''ہم ذرا سلیپنگ سوٹ پہننے گھر تک گئے تھے''۔



ایک صاحب کانٹے میں کینچوا لگا کر مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔ لیکن مچھلیاں پھنسنے کا نام نہ لے رہی تھیں۔
اب ان صاحب نے روٹی کا ٹکڑا لگایا پھر بھی کوئی مچھلی ہاتھ نہ آئی پھر انہوں نے گوشت کا ٹکڑا لگایا اور انتظار کرنے لگے
شام ہو گئی لیکن کوئی مچھلی نہ پکڑی گئی آخر انہوں نے تنگ آ کر ڈور لپیٹی اور چند سکے پانی میں پھینک کر مچھلیوں سے کہا
''کم بختو! جو چیز تمہیں پسند ہو خود خرید کر کھالینا''۔



مریض (ڈاکٹر سے): ''ڈاکٹر صاحب! جب میں نہاتا ہوں تو میرا سارا بدن گیلا ہو جاتا ہے۔ آپ کوئی ایسا علاج بتائیں کہ میرا بدن گیلا نہ ہو''۔
ڈاکٹر: ''تو پھر آپ ٹونٹی بند کر کے نہالیا کریں''۔



پہلا دوست: ''حاتم طائی دس آدمیوں کو کھانا کھلا کر پھر خود کھاتا تھا۔
دوسرا: ''یہ کوئی بڑی بات نہیں میرے والد 60 آدمیوں کو کھانا کھلا کر پھر خود کھاتے ہیں''۔
پہلا: ''تمہارے والد کیا کرتے ہیں؟''۔
دوسرا: ''وہ ایک ہوٹل میں بیرے ہیں''۔



کنجوس شوہر نے بیوی سے کہا: ''یہ لو نیک بخت! میجک شو کے دو ٹکٹ آج شام کو شو دیکھنے چلیں گے تم تیار رہنا''۔
بیوی خوش ہو کر بولی: ''آپ کو میری تفریح کا کس قدر خیال ہے''۔
شوہر نے کہا: ''بات دراصل یہ ہے کہ میجک شو کا جادوگر ایک انڈے کے چار آملیٹ بنا کر دکھاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کرتب تم بھی سیکھ لو کیوں کہ کل تمہاری امی تمہاری دو بہنوں اور ایک بھائی کو لے کر آ رہی ہے''۔



کلاس میں استاد بچوں کو بتا رہا تھا : ''پاکستان میں ڈاکٹروں کی تعداد بڑھتی اور مریضوں کی تعداد گھٹتی جا رہی ہے''۔

پھر استاد نے ایک لڑکے سے پوچھا : ''بیٹا! تم بڑے ہو کر کیا بنو گے؟''۔

لڑکے نے معصومیت سے جواب دیا : ''سر! میں مریض بن کر ڈاکٹروں کی خدمت کروں گا''۔



ایک دفعہ ملا نصیر الدین بیمار پڑ گئے شہر کے حاکم نے شاہی طبیب کو ان کے علاج کے لئے بھیجا۔

معائنے کے بعد طبیب نے کہا : ''فکر کی کوئی بات نہیں آپ کو باری کا بخار ہے جلد صحت یاب ہو جائیں گے''۔

ملا نے جواب دیا : ''حکیم صاحب! اگر یہ باری کا بخار ہوتا تو ایک دن مجھے ہوتا اور ایک دن آپ کو یہ تو مجھے ہی ہوتا ہے پھر یہ باری کا بخار کیسے ہوا؟''۔



دو شیخوں کا آپس میں تعارف ہوا ایک نے دوسرے سے پوچھا : ''آپ کا تعلق شیخوں کے کس قبیلے سے ہے''۔

دوسرے نے کچھ سوچ کر جواب دیا : ''ہم شیخ سعدیؒ کی اولاد میں سے ہیں''۔

پھر دوسرے نے پوچھا : ''اور آپ کا تعلق کس سلسلے سے ہے''۔

پہلے صاحب گھبرا کر بولے : ''شیخ چلی کی نسل سے''۔



ایک اطالوی موسیقار کے متعلق یہ بات مشہور تھی کہ وہ خواتین کا بہت احترام کرتا ہے۔

ایک مرتبہ وہ کسی پروگرام کی ریہرسل کروا رہا تھا۔ جس میں اطالوی نوجوان ساز بجا رہے تھے اور ایک امریکی لڑکی گانا گا رہی تھی، وہ لڑکی بار بار بے سری ہو جاتی تھی، موسیقار کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا مگر عادت سے مجبور وہ صنف نازک کے بارے میں کوئی سخت کلمہ نہیں کہہ سکتا تھا چنانچہ وہ آہستہ آواز میں بولا

''لعنت ہو کرسٹوفر کولمبس پر، جس نے امریکہ دریافت کیا تھا''۔



ایک دبلا پتلا آدمی لوگوں سے کہہ رہا تھا ''مجھے کوئی پہلوان دکھاؤ میں آپ کو دکھا دوں گا کہ بزدل کیسا ہوتا ہے''۔

اگلے ہی لمحے ایک پہلوان نما آدمی آنکھیں ملتا ہوا اس کی طرف بڑھا اور اس سے کہنے لگا ''میں پہلوان ہوں کہو اب کیا کہتے ہو''۔

دبلے پتلے آدمی نے ڈرتے ہوئے کہا ''جناب! یہی کہ میں بزدل ہوں''۔



ایک آدمی نے اپنے دیہاتی دوست سے کہا : ''چلو شہر کی سیر کر آئیں''۔

دیہاتی نے جواب دیا : ''دل تو میرا بھی چاہتا ہے کہ شہر کو جاؤں مگر وہاں جگہ جگہ جو ہدایتیں درج ہوتی ہیں۔ ان پر عمل کرنا مشکل ہوتا ہے مثلاً پچھلے ہفتے میں شہر گیا تو میں نے دیکھا۔

ایک جگہ لکھا تھا ''یہاں تھوکئے'' مجھے وہاں تھوکنا پڑا۔

دوسری جگہ لکھا تھا ''ردی کاغذ اس میں ڈالیں'' میں نے سڑک کے کنارے سے ردی کاغذ اٹھا کر اس میں ڈال دیے چند قدم آگے بڑھا تو لکھا تھا۔ ''رفتار چالیس کلومیٹر فی گھنٹہ'' بھلا بتاؤ میں بوڑھا آدمی اتنی تیز رفتاری سے کیسے دوڑ سکتا تھا لیکن مرتا کیا نہ کرتا، میں نے چالیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ لگا دی اور آئندہ شہر جانے سے توبہ کر لی۔



دکاندار نے اپنے ملازم کو دور سے کسی گاہک سے جھگڑتے دیکھا تو پاس بلا کر سمجھانے لگا ''دیکھو گاہکوں سے جھگڑا نہیں کرنا چاہیے گاہک جو کہیں مان لینا چاہیے، کیا کہہ رہا تھا وہ؟''۔

ملازم نے جواب دیا : ''وہ کہہ رہا تھا سر! کہ اس دکان کا مالک دنیا کا سب سے گھٹیا ترین آدمی ہے''۔



ایک ڈاکٹر (دوسرے سے) : ''تم نے کبھی کسی مرض کی تشخیص میں غلطی کی؟''۔

دوسرا : ''ہاں ایک مرتبہ میں نے ایک مریض کا صرف بدہضمی کا علاج کر کے اسے ٹھیک کر دیا حالانکہ وہ آسانی سے اپنڈکس کے آپریشن کا خرچ برداشت کر سکتا تھا''۔



ایک بھکاری نے کسی سیٹھ کے دروازے پر صدا لگائی نوکر نے اسے دھتکار دیا سیٹھ نے اس کی ڈانٹ ڈپٹ سن لی اور بگڑ کر بولا : ''تم سے کتنی بار کہا ہے بھکاریوں کو جھڑکا نہیں کرتے، جاؤ اسے بلا کر لاؤ''۔

بھکاری بہت دور نکل گیا تھا۔ نوکر بھاگتا ہوا گیا اور بڑی مشکل سے اسے واپس بلا لایا۔

سیٹھ نے کہا : ''بابا میرا نوکر نالائق ہے یہ تم سے بدتمیزی سے پیش آیا میں تم سے ادب سے کہتا ہوں کہ معاف کرو''۔



ایک چور اور اس کا شاگرد کسی گھر میں چوری کرنے گئے اچانک استاد کا پاؤں گھر کے مالک کی چارپائی سے ٹکرا گیا

مالک کی آنکھ کھل گئی اور وہ بولا : ''کون ہے؟''۔

چور نے منہ سے بلی کی آواز نکالی : ''میاؤں میاؤں''۔

مالک سمجھا کہ بلی ہے اس نے ہش کہا اور سو گیا، کچھ دیر بعد چور کے شاگرد کا پاؤں بھی مالک کی چارپائی سے ٹکرا گیا۔

مالک کی پھر آنکھ کھل گئی اس نے پوچھا : ''کون''۔

شاگرد کو بلی کی آواز نکالنا نہیں آتی تھی وہ گھبرا کر بولا : ''دوسری بلی''۔



ایک کلاس میں مینڈک کو بے ہوش کرنا تھا اور دوائی نہیں مل رہی تھی ایک لڑکے نے اٹھ کر کہا: ''سر! اسے میری جرابیں سنگھا دیں''۔

استاد نے کہا : ''اسے بے ہوش کرنا ہے مارنا نہیں''۔



ایک بچے کے ابو کی ٹانگ لکڑی کی تھی اس نے ڈاکٹر کو بتایا کہ اس کے ابو کی لکڑی کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اسے نئی ٹانگ دے دی جائے خیراتی ہسپتال کے ڈاکٹر نے اسے سائز کے مطابق لکڑی کی ٹانگ دے دی۔

دوسرے ہفتے وہ بچہ ڈاکٹر کے پاس آیا اور بتایا کہ اس کے ابو سے وہ ٹانگ بھی ٹوٹ گئی ہے۔ ڈاکٹر نے پھر نئی ٹانگ دے دی تیسرے ہفتے بھی بچے نے وہی ڈراما کیا اور تیسری ٹانگ لے گیا۔

جب چوتھی بار وہ ڈاکٹر کے پاس پہنچا تو ڈاکٹر نے حیرانی سے پوچھا ''تم اپنے ابو کے لیے چوتھی ٹانگ لے کر جا رہے ہو وہ کرتے کیا ہیں؟''۔

بچے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا : ''وہ ڈائننگ ٹیبل بنا رہے ہیں''۔



ایک آدمی اخبار میں ایک اشتہار پڑھ کر خوب ہنس رہا تھا، دوسرے آدمی نے جو اس کے قریب ہی بیٹھا تھا نے اس سے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو وہ شخص بولا : ''دیکھئے! اخبار میں لکھا ہے 'حسین بنیے' بھلا کہیں 'بنیے' بھی حسین ہوتے ہیں''۔



دو دوست آپس میں لڑ رہے تھے پہلا بولا : ''تم زیادہ بے وقوف ہو''۔

دوسرے نے کہا : ''تم زیادہ بے وقوف ہو''۔

فیصلہ ہوا کہ مقابلہ کر لیتے ہیں دونوں الیکشن میں کھڑے ہو گئے الیکشن کے بعد دونوں کی ملاقات ہوئی۔

پہلے نے کہا : ''مبارک ہو تم جیت گئے''۔

دوسرے نے جواب دیا : ''مجھے تمھارے ہارنے کا بڑا دکھ ہوا ہے''۔

پہلے نے کہا : ''دکھ کی کوئی بات نہیں، لوگ جس کو زیادہ بے وقوف سمجھتے ہیں اسی کو منتخب کرتے ہیں''۔



ایک بوڑھا (ڈاکٹر سے) : ''جناب! مجھے کوئی ایسی دوا دیں کہ مرض ایک دم ختم ہو جائے''۔

ڈاکٹر : ''آپ فکر نہ کریں میں آپ کو ایسی دوا دوں گا کہ آپ پھر سے جوان نظر آنے لگیں گے''۔

بوڑھا (گھبرا کر) : ''ڈاکٹر صاحب! ایسا نہ کریں ورنہ میری پنشن بند ہو جائے گی''۔

❁ ❁ ❁

ایک ماہر نشانے باز کے پاس ایک اخباری نمائندہ انٹرویو کرنے گیا۔

نشانے باز کے کمرے میں بہت سی آنکھیں بنی ہوئی تھیں اور ہر آنکھ پر صحیح نشانہ لگا ہوا تھا۔

اخباری نمائندے نے کہا : ''بہت خوب! آخر آپ ایسا اچھا نشانہ کس طرح لگا لیتے ہیں''۔

نشانے باز نے جواب دیا : ''یہ کون سا مشکل کام ہے پہلے ہم نشانہ لگاتے ہیں پھر اس نشانے پر آنکھ بنا دیتے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک شخص نے بچے سے پوچھا : ''بیٹے! ڈاک خانہ کہاں ہے؟''۔

بچے نے اشارے سے ڈاک خانے کا راستہ بتا دیا

وہ شخص بہت خوش ہوا اور بولا : ''بیٹے! کل تم میرے گھر آنا میں تمہیں جنت کا راستہ بتاؤں گا''۔

بچہ بولا : ''انکل! جب آپ کو ڈاک خانے کا راستہ نہیں معلوم تو پھر آپ مجھے جنت کا راستہ کیا بتائیں گے؟''۔

❁ ❁ ❁

استاد (ماجد سے) : ''آنکھوں پر بٹھانا'' کو جملے میں استعمال کرو۔

ماجد : لوگ عینک کو آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔

❁ ❁ ❁

بھکاری (ایک شخص سے) : ''بھائی اللہ کے نام پر ایک روپیہ دو جو مانگو گے دوں گا''۔

اس شخص نے روپیہ دے دیا

بھکاری بولا : ''مانگ اب کیا مانگتا ہے''۔

اُس شخص نے کہا : ''مجھے میرا روپیہ واپس دے دو''۔

❁ ❁ ❁

ایک دیہاتی (شہری سے) : ''آج ہماری بھینس کھو گئی ہے اور سارا گھر پریشان ہے''۔

شہری : ''اخبار میں تلاش گمشدہ کا اشتہار دیا؟''۔

دیہاتی : ''کیا فائدہ میری بھینس تو ان پڑھ ہے''۔

❁ ❁ ❁

جج (قتل کے مجرم سے) : ''تمہیں عمر قید کی سزا دی جاتی ہے''۔

مجرم (گڑگڑاتے ہوئے) : ''حضور کچھ تو رحم کریں''۔

جج (غصہ میں) : ''زیادہ بک بک کی تو دو چار سال کی سزا اور بڑھا دوں گا''۔

❁ ❁ ❁

تین سہیلیاں آپس میں باتیں کر رہی تھیں ایک کہہ رہی تھی ''میری امی کے بال اتنے لمبے سیاہ اور چمک دار ہیں کہ میں اُن کی روشنی میں پڑھتی ہوں''۔

دوسری نے کہا : ''میری امی کے بال اتنے لمبے سیاہ اور گھنے ہیں کہ میں کمبل کی بجائے انہیں اوڑھ کر سوتی ہوں''۔

تیسری نے کہا : ''میری امی کے بال اتنے لمبے سیاہ اور گھنے ہیں کہ میں اُنہیں اُتار کر نیچے بچھا کر سوتی ہوں''۔

❁ ❁ ❁

شاندار ہوٹل میں پہنچ کر ایک شخص نے بیرے سے کہا : ''چائے لاؤ''۔

بیرے نے کہا : ''جناب! وی آئی پی چائے دس روپے کی، اسپیشل آٹھ روپے کی ہے اور ریزرو چائے پانچ روپے کی ہے آپ بتائیں کون سی چائے لاؤں؟''۔

اُس شخص نے پوچھا : ''یہ ریزرو چائے کون سی ہوتی ہے''۔

بیرے نے جواب دیا: ''ریزرو چائے ہمارے ہاں وہ ہوتی ہے جو گاہک کپوں میں چھوڑ جاتے ہیں اور ہم اسے ضائع نہیں کرتے بلکہ اس سے غریب گاہکوں کی خدمت کرتے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک سردار جی (سکھ) ہندوستان سے لاہور آئے ہوئے تھے۔ وہ ایک دن انارکلی بازار سے گزر رہے تھے۔

ایک دکان پر ایک خوبصورت سی ٹوکری دیکھی جو انہیں بہت پسند آئی سردار جی کو کسی نے بتایا تھا کہ لاہور کے دکان دار ہر چیز کی دگنی قیمت بتاتے ہیں اور آدھی قیمت میں دے دیتے ہیں۔

سردار جی نے دکان دار سے قیمت پوچھی تو اس نے کہا: ''دو سو روپے''۔

سردار جی فوراً بولے: ''ایک سو روپے دوں گا''۔

دکاندار نے کہا: ''سردار جی یہ تو بہت کم ہیں چلیے ڈیڑھ سو دے دیں''۔

سردار جی فوراً بولے: ''پچھتر روپے دوں گا''

دکاندار بڑا حیران ہو کر بولا: ''ایک سو روپے کی تو میں نے خریدی ہے اچھا چلیں آپ ایک سو ہی دے دیں''۔

اس پر سردار جی بولے: ''پچاس روپے دوں گا''۔

دکان دار نے تنگ آ کر کہا: ''آپ ہمارے مہمان ہیں آپ سے کیا پیسے لوں آپ مفت لے لیں''۔

اس پر سردار جی نے کچھ دیر سوچا پھر بولے: ''دو لوں گا''۔

✿ ✿ ✿

خاتون نے دکان میں سویٹر کو الٹ پلٹ کر دیکھنے کے بعد پوچھا: ''کیا اسے بارش میں بھی پہن سکتے ہیں؟''۔

دکان دار نے جواب دیا: ''کیوں نہیں؟ یہ بھیڑ کی اون سے بنا ہے اور آپ نے کبھی کسی بھیڑ کو بارش میں چھتری لے کر جاتے ہوئے تو نہیں دیکھا ہو گا؟''۔

✿ ✿ ✿

کسی شخص نے ایک شاعر سے پوچھا: ''آپ جنت میں جانا پسند کریں گے یا دوزخ میں؟''۔

شاعر نے جواب دیا: ''جناب! انسان کو ہمیشہ ایسی جگہ جانا چاہیے جہاں اس کی عزت ہو''۔

اُس شخص نے پوچھا: ''تو پھر آپ کہاں جائیں گے؟''۔

شاعر بولا: ''جناب! جہاں لوگ زیادہ ہوں گے''۔

✿ ✿ ✿

ایک بچے کو ہفتے کے دنوں کے نام یاد نہ ہو رہے تھے۔ مسلسل ناکامی کے بعد استاد نے ایک ترکیب سوچی اور بچے سے پوچھا: ''تمھارے گھر میں چوزے ہیں؟''۔

بچے نے جواب دیا: ''جی ہاں! سات ہیں''۔

ماسٹر صاحب نے دنوں کے نام پر چوزوں کے نام رکھے اور بچے کو یاد کرائے۔

اگلے روز ماسٹر صاحب نے پوچھا: ''تمہیں چوزوں کے نام یاد ہوئے؟''۔

بچے نے جواب دیا: ''جی! اور فرفر سنانے لگا ''ہفتہ، اتوار، پیر، منگل، جمعرات، جمعہ''۔

ماسٹر صاحب نے حیرانی سے پوچھا: ''بدھ کہاں گیا؟''۔

بچے نے معصومیت سے جواب دیا: ''اُسے تو بلی کھا گئی''۔

✿ ✿ ✿

کسی رسالے کا ایڈیٹر ایک مرتبہ نہر میں گر پڑا ایک شخص نے اپنی جان کی پروانہ کرتے ہوئے اسے نہر سے نکالا۔

ایڈیٹر اس شخص کا بہت ممنون تھا اس نے اس شخص کو بتایا کہ میں ایک رسالے کا ایڈیٹر ہوں اگر میں تمھاری کوئی خدمت کر سکتا ہوں تو بتائیے۔

اس آدمی نے فوراً جیب سے ایک کاغذ نکالا اور انہیں دیتے ہوئے کہا: ''یہ میری غزل ہے اسے چھاپ دیجیے''۔

ایڈیٹر فوراً بولا: ''بھائی! اس سے بہتر ہے تم مجھے واپس نہر میں پھینک دو''۔

✿ ✿ ✿

ایک دفعہ امیر خسرو پانی پینے کے لیے کنویں پر گئے وہاں چند عورتیں موجود تھیں ایک عورت نے آپ سے کہا مجھے کھیر کے متعلق کوئی شعر سنائیں دوسری نے چرخے کے متعلق اور تیسری نے کتے اور چوتھی عورت نے ڈھول کے بارے میں شعر سنانے کے لیے کہا۔ آپ نے ان چاروں الفاظ کو جوڑ کر یہ شعر بنا کر انہیں سنا دیا۔

کھیر پکائی جتن سے چرخہ دیا جلا
آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا

✿ ✿ ✿

ایک بچہ دکاندار کے پاس گیا اور پچاس روپے کا نوٹ دے کر بولا : ''انکل! مجھے چینی دے دیں''۔
دکان دار نے جواب دیا : ''یہ نوٹ نقلی ہے اس میں قائداعظم کے سر پر ٹوپی نہیں ہے''۔
بچہ فوراً بولا : ''انکل! آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ تصویر گرمیوں میں بنوائی تھی''۔

✿ ✿ ✿

ایک مرتبہ ایک لڑکا جس کے سر سے خون بہہ رہا تھا روتا ہوا اپنے والد کے ساتھ گھر آیا اس کے والد نے گھر والوں کو بتایا : ''یہ پیپر ویٹ کی مدد سے کیل گاڑ رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ پیپر ویٹ کی بجائے کوئی اور چیز استعمال کرو، عقل سے کام لو کھوپڑی استعمال کرو پھر اس نے پیپر ویٹ رکھ دیا اور کھوپڑی استعمال کی''۔

✿ ✿ ✿

ایک ڈاکٹر کی شادی کچھ اس طرح ہونی چاہیے کہ ڈاکٹر کی شادی نظر آئے، مثلاً ''دلہن کو ابٹن کی جگہ مرہم لگایا جائے، مہندی کی جگہ لال دوائی استعمال کی جائے، بارات ایمبولینس میں آئے، نکاح ہسپتال میں پڑھایا جائے، تصاویر کی جگہ ایکسرے لیے جائیں، کھانے میں وٹامن کی گولیاں دی جائیں، باراتیوں کو چائے اور بوتلوں کے بجائے گلوکوز کی بوتلیں لگائی جائیں اور دولھا کے گلے میں ہاروں کی بجائے اسٹیتھو سکوپ لٹک رہا ہو، تحفے بھی اس قسم کے ہوں کہ کوئی تھرمامیٹر دے تو کوئی بی پی آپریٹس، جہیز میں دولہے کو کلینک ملے اور رُخصتی کے وقت دلہن کے عزیز و اقارب اسے یوں دعائیں دیں : جاؤ بیٹی ہسپتال آباد کرو، مریضوں کے سائے تلے شاد آباد رہو، سیرپ اور مکسچروں میں نہاؤ اور فیسوں میں پھلو پھولو''۔

✿ ✿ ✿

ایک نئی لکھنے والی لڑکی نے اپنی کہانی ماں کو دکھائی تو ماں نے پڑھ کر تعریف کی اور کہا : ''بیٹی! تمھاری کہانی شائع ہو جائے گی''۔
بیٹی نے جوش سے پوچھا : ''امی آپ کو کیسے معلوم ہوا؟''۔
ماں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا : ''اس لئے کہ جس پرچے میں تم کہانی بھیج رہی ہو اس کا معیار اتنا اچھا نہیں ہے''

✿ ✿ ✿

باپ : ''بیٹا! وہ لڈو کہاں ہیں جو میں نے کل صبح تمھیں دیے تھے''۔
بیٹا : ''وہ تو میں نے کھا لیے تھے کیونکہ آپ نے کہا تھا کہ آج کا کام کل پر نہیں چھوڑنا چاہیے''۔

✿ ✿ ✿

ایک دوست (دوسرے سے) : ''تمھیں معلوم ہے میرے ابو جادوگر ہیں''
دوسرا : ''اچھا واقعی! وہ کیا جادو دکھاتے ہیں؟''۔
پہلا : ''جونہی وہ جوتا اٹھاتے ہیں میں وہاں سے غائب ہو جاتا ہوں''۔

✿ ✿ ✿

استاد (شاگرد سے) : ''تم بڑے ہو کر کیا بننا پسند کرو گے؟''
شاگرد : ''برف فروش''
استاد (حیرت سے) : ''وہ کیوں؟''
شاگرد : ''اس میں بہت منافع ہے''
استاد : ''بھئی وہ کیسے''
شاگرد : ''میں سردیوں میں سستے داموں برف خرید کر گرمیوں میں مہنگے داموں بیچوں گا''

✿ ✿ ✿

ایک بار ایک شخص کی کار پاگل خانے کے سامنے پنکچر ہو گئی تو وہ وہیں ٹائر تبدیل کرنے لگا، کار ڈھلوان کے راستے پر کھڑی تھی جب اس نے چاروں نٹ نکال کر رکھے تو وہ لڑھک کر گم ہو گئے، وہ شخص بہت پریشان ہوا کہ اب ٹائر کیسے فٹ کیا جائے۔ اتفاق سے پاگل خانے کی کھڑکی سے ایک پاگل نے جو کافی دیر سے اس شخص کا کام دیکھ رہا تھا اسے آواز دے کر کہا ''آپ پریشان نہ ہوں باقی ٹائروں سے ایک ایک نٹ نکال کر چوتھے ٹائر میں لگائیں اور گھر چلے جائیں''۔
کار والا شخص بہت حیران ہو کر بولا ''تم تو پاگل ہو لیکن اتنی زبردست ترکیب بتائی ہے''۔
پاگل نے مسکرا کر کہا : ''میں پاگل ہوں بے وقوف نہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک غائب دماغ شخص سے جب ٹکٹ چیکر نے ٹکٹ طلب کیا تو وہ صاحب ٹکٹ تلاش کرنے لگے مگر وہ نہ ملا۔
ٹکٹ چیکر نے کہا: ”رہنے دیجئے صاحب! میں آپ کو جانتا ہوں آپ نے ٹکٹ ضرور خریدا ہوگا“۔
اس پر وہ صاحب جھنجھلا کر بولے: ”واہ صاحب! آپ بھی کمال کرتے ہیں اگر خدانخواستہ ٹکٹ نہ ملا تو یہ کیسے پتہ چلے گا کہ مجھے کونسے اسٹیشن پر اترنا ہے“۔

* * *

مالک: ”تم نے آج پھر غلطی کی“۔
نوکر: ”حضور! انسان سے غلطی ہوتی رہتی ہے“۔
مالک: ”اچھا تو اس طرح تم اپنے آپ کو انسان ثابت کرنا چاہتے ہے“۔

* * *

بازار میں کپڑے کی ایک بہت بڑی دکان پر یہ بورڈ لگا ہوا تھا۔
”اصل ولایتی کپڑا خریدنے کے لئے کسی اور جگہ جا کر دھوکا نہ کھائیں سیدھے ہمارے پاس تشریف لائیں“۔

* * *

پہلا آدمی (دوسرے سے): ”میں موسم سرما میں کوئی کام نہیں کرتا“۔
دوسرے نے پوچھا: ”اچھا تو پھر تم موسم گرما میں کیا کام کرتے ہو؟“۔
پہلا: ”موسم سرما کے آنے کا انتظار“۔

* * *

سگریٹ نوشی پر پابندی تھی ایک میجر فوجی بیرک کا معائنہ کر رہا تھا اسے فرش پر سگریٹ کا ایک ٹکڑا پڑا نظر آیا۔ اس کے قریب ہی ایک سپاہی کھڑا تھا۔ میجر نے اس سے پوچھا: ”کیا یہ سگریٹ کا ٹکڑا تمھارا ہے؟“۔
سپاہی نے پریشانی سے جواب دیا: ”نہیں سر! آپ اسے لے سکتے ہیں“۔

* * *

استاد (شاگرد سے): ”بحر الکاہل کسے کہتے ہیں“۔
شاگرد: ”جناب اسی شخص کو جو بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ کاہل بھی ہو“۔

* * *

ایک صاحب قبر کے پاس کھڑے رو رو کر کہہ رہے تھے
”تم تو چلے گئے ہو مگر میری زندگی کو خزاں بنا گئے“۔
ایک راہگیر نے ان سے ہمدردی سے پوچھا
”اس قبر میں آپ کا کوئی عزیز، رشتے دار یا کوئی دوست دفن ہے؟“۔
ان صاحب نے جواب دیا
”جی نہیں یہ میری بیوی کے پہلے شوہر کی قبر ہے“۔

* * *

مُنّا (آپی سے): ”یہ بارش کا پانی کہاں جاتا ہے؟“۔
آپی جو پہلے ہی غصے سے بھری بیٹھی تھی نے جواب دیا
”میرے سر میں“۔
مُنّا: ”میں بھی کہوں کہ آپ کی ناک کیوں بہتی رہتی ہے“۔

* * *

ڈاکٹر (مریض سے): ”میں حیران ہوں کہ تمھارے دل کی دھڑکن اچانک اتنی زیادہ کیوں ہو گئی ہے“۔
مریض نے سنجیدگی سے کہا: ”ڈاکٹر صاحب کیا بتاؤں؟ میری آنکھوں نے ابھی ابھی آپ کی فیس کا بورڈ دیکھ لیا ہے“۔

* * *

ایک کنجوس آدمی جب گھر میں داخل ہوا تو کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جس پر وہ کنجوسی کا فتوئی لگا سکے، حسب عادت کوئی چیز نہ نظر آئی تو اپنی بیوی سے بولے

''بیگم اتنی فضول خرچی نہ کیا کرو اب دیکھو جب ایک چٹیا سے کام چل سکتا ہے تو پھر دو چٹیاں باندھنے کا فائدہ''۔

✿ ✿ ✿

خاتون گاہک نے ہوٹل کے منیجر سے برہم ہوتے ہوئے کہا : ''آپ کے بیرے نے میرے اتنے قیمتی سوٹ پر چائے کی نصف پیالی گرادی ہے آپ اسے سزا دیجئے''۔

منیجر نے سر جھکا کر کہا : ''آپ فکر نہ کیجئے میڈم! میں اس بیرے کی تنخواہ سے پوری پیالی کی قیمت کاٹ لوں گا''۔

✿ ✿ ✿

دو دوست شیخیاں بگھار رہے تھے۔ایک نے کہا : ''میرے ماموں بہت بڑے آدمی ہیں۔بحر ہند انہوں نے ہی کھودا تھا اور اس سے جو مٹی نکلی اس سے انہوں نے کوہ ہمالیہ بنایا تھا''۔

دوسرے نے کہا : ''یہ کون سی بڑی بات ہے تم نے بحر مردار کا نام سنا ہوگا؟''۔

پہلا : ''ہاں! سنا ہے''۔

دوسرے نے جواب دیا : ''اسے میرے ماموں نے ہی مارا تھا''۔

✿ ✿ ✿

لڑکے ریاضی کا سوال حل کر رہے تھے سب لڑکوں کے جواب درست تھے مگر ایک لڑکے کا جواب غلط تھا اتنی دیر میں تفریح کی گھنٹی بج گئی اور سب لڑکے کھیلنے چلے گئے۔

اس لڑکے کو استاد نے یہ کہہ کر روک لیا : ''جب تک سوال درست نہیں کرو گے باہر نہیں جانے دیا جائے گا''۔

لڑکا مغز ماری کرتا رہا آخر تنگ آکر بولا : ''جناب! میرے جواب میں کتنی غلطی ہے؟''۔

ماسٹر صاحب نے جواب دیا : ''پانچ روپے کی کمی ہے''۔

لڑکے نے جیب سے پانچ روپے نکال کر استاد کو دیتے ہوئے کہا : ''یہ پیسے جمع کر لیں اور مجھے جانے دیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک آدمی تیزی سے ایک دکان میں داخل ہوا اور دکاندار سے کہا : ''ڈاکٹر صاحب! مجھے کون سی بیماری ہے؟''۔

دکاندار : ''غالباً آپ کو آنکھوں کی بیماری ہے کیونکہ یہ ڈاکٹر کا کلینک نہیں حجام کی دکان ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک دن ملا نصیر الدین کا چند شریر لڑکوں سے سامنا ہو گیا ایک لڑکے نے اُن سے کہا : ''ارے ملا جی! آپ کے سر پر تو گھاس اگی ہوئی ہے''۔

ملا بولے : ''میں بھی کہوں کہ میرے ارد گرد گدھے کیوں کھڑے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک کالے رنگ کی عورت نے ہلکے پیلے رنگ کا سوٹ سلوایا سوٹ پہننے کے بعد اس نے شوہر سے پوچھا : ''کہیے! میں کیسی لگ رہی ہوں؟''۔

شوہر نے جواب دیا : ''بالکل ایسے جیسے سرسوں کے کھیت میں بھینس!''۔

✿ ✿ ✿

ایک صاحب بہت شیخیاں بگھارتے تھے کہ مجھ جیسا شکاری آج تک پیدا نہیں ہوا۔

ایک روز ان کے دوست انھیں شکار پر لے گئے شکاری صاحب نے مرغابی کو دیکھ کر فائر کیا تو وہ غلطی سے ایک مینڈک کو لگ گیا۔

شکاری اپنی شرمندگی چھپانے کے لیے کہا : ''کیا زبردست نشانہ تھا کہ مرغابی کے تمام پر صاف کر دیئے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک لڑکے کو کھانے پینے کا بہت شوق تھا۔جب امتحان میں اردو کا پرچہ آیا تو پرچے میں ایک شعر بھی لکھنا تھا اس نے لکھا۔

شکم کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری غذا کیا ہے

✿ ✿ ✿

میزبان (مہمان سے) : "بھئی تکلف نہ کیجیے گا بتائیں چائے چلے گی یا ٹھنڈا؟"۔

مہمان : "اس تکلف کی کیا ضرورت ہے چائے بننے تک ٹھنڈا ہی سہی"۔

❁ ❁ ❁

ایک آدمی رنگ ساز کی دکان پر گیا اور کہا : "اس کپڑے کو ایسا رنگ دیں جو نہ کالا ہو نہ پیلا، سرخ ہو نہ سبز، جامنی ہو نہ گلابی اور نہ ہی نارنجی ہو سمجھے!"۔

رنگ ساز بولا : "میں سمجھ گیا ہوں جناب!"۔

آدمی : "تو میں کب آؤں؟"۔

رنگ ساز : "اس دن جب ہفتہ ہو نہ اتوار، پیر ہو نہ منگل، بدھ ہو نہ جمعرات اور نہ ہی جمعہ"۔

❁ ❁ ❁

استاد (شاگرد سے) : "قومی اسمبلی میں کتنے اسپیکر ہوتے ہیں؟"۔

شاگرد : جناب! تین ہوتے ہیں۔

استاد (غصے سے) : "وہ کیسے؟"۔

شاگرد : "نمبر 1 اسپیکر، نمبر 2 ڈپٹی اسپیکر، نمبر 3 لاؤڈ اسپیکر"۔

❁ ❁ ❁

ایک شخص : "ویٹر! ذرا دیکھو کتا میری پلیٹ سے تکا اٹھا کر بھاگ گیا ہے"۔

ویٹر نے بے نیازی سے کہا : "سر! آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے تکے کتنے پسند کیے جاتے ہیں"۔

❁ ❁ ❁

ایک بہت موٹے آدمی کی ٹکر ایک کمزور اور بیمار آدمی سے ہوئی تو موٹے آدمی نے کہا "آئی ایم سوری"۔

یہ سن کر کمزور آدمی نے غصے سے کہا

"چل ہٹ آٹے کی بوری"۔

❁ ❁ ❁

ایک دیہاتی پہلی مرتبہ شہر کے اسٹیڈیم میں گیا وہاں فٹ بال کا میچ ہو رہا تھا۔ دیہاتی میچ دیکھنے لگ گیا تھوڑی دیر بعد اس نے پاس سے گزرتے ہوئے کھلاڑی کو روک کر پوچھا : "تم گیند کے پیچھے کیوں دوڑ رہے ہو؟"۔

کھلاڑی نے جواب دیا : "گول کرنے کے لیے"۔

دیہاتی سادگی سے بولا : "لیکن یہ تو پہلے ہی گول ہے"۔

❁ ❁ ❁

افسر (سپاہی سے) : "تم نے بیس کارتوس ضائع کر دیے ہیں۔ تمھاری ہر گولی ادھر اُدھر چلی جاتی ہے"۔

سپاہی نے جواب دیا : "جناب! یہاں سے تو گولیاں ٹھیک ٹھاک جاتی ہے، آزادی کا زمانہ ہے آگے اپنی مرضی سے چلی جاتی ہوں گی"۔

❁ ❁ ❁

ایک شخص (دوکاندار سے) : "یہ لطیفوں کی کتاب کتنے کی ہے؟"۔

دوکاندار : "جناب پندرہ روپے کی ہے یہ کتاب اتنی اچھی ہے کہ جو اسے پڑھتا ہے وہ ہنس ہنس کر پاگل ہو جاتا ہے"۔

وہ شخص : "تو بھائی صاحب! دو کتابیں دے دو ایک میں اپنی بیوی کو دوں گا اور دوسری اپنی ساس کو"۔

❁ ❁ ❁

کرکٹ کی دنیا میں ایک نیا فاسٹ باؤلر آیا جو ایک ڈاکٹر تھا۔ ایک صاحب کچھ دیر بعد اسٹیڈیم میں آئے تو میچ شروع ہو چکا تھا۔ انہوں نے برابر والے صاحب سے پوچھا : "کیوں صاحب! نیا باؤلر کیسا ہے؟"۔

ان صاحب نے جواب میں کہا : "کم بخت نے آتے ہی تین وکٹ اور دو مریض حاصل کر لیے ہیں"۔

❁ ❁ ❁

کتب فروش (لڑکے سے) : "تم ہر روز کتابیں الٹ پلٹ کر چلے جاتے ہو مگر آج تک تم ایک بھی کتاب نہیں لے کر گئے"۔

لڑکا : "واہ جناب ! میں تو ہر روز ایک دو کتابیں لے جاتا ہوں اب آپ کو پتا نہیں چلتا تو میں کیا کروں"۔

❀ ❀ ❀

ایک استاد نے بچوں کو مضمون لکھنے کو دیا جس کا عنوان تھا "ہمارے ماں باپ"۔

ایک بچے نے اپنے مضمون میں یہ جملہ بھی لکھا "ہمارے ماں باپ ہمیں اس وقت ملتے ہیں جب وہ کافی بڑے ہو چکے ہوتے ہیں اور اس طرح ان کی عادتوں کو بدلنا ہمارے لیے بہت مشکل ہوتا ہے"۔

❀ ❀ ❀

محکمہ تعلیم کے ایک افسر نے اسکول کی کلاس کا معائنہ کرتے ہوئے بچوں سے سوال کیا

"بچو! بلب کس نے ایجاد کیا؟"۔

ایک بچہ کھڑا ہوا اور بولا : "سر! یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ بلب کس نے ایجاد کیا مگر جس نے بھی ایجاد کیا ہے اسے میرے ابا ڈھونڈ رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ بلب کس گدھے نے ایجاد کیا ہے جو ہر ہفتے فیوز ہو جاتا ہے"۔

❀ ❀ ❀

ایک دفعہ بین الاقوامی سطح پر بلیوں کی دوڑ کا مقابلہ ہوا تمام ممالک کی بلیوں نے اس مقابلے میں حصہ لیا۔

مقابلہ شروع ہوا تو صومالیہ کی ایک کمزور بلی جو شروع ہی سے سب سے آگے تھی نے مقابلہ جیت لیا۔

کسی نے بلی کے مالک سے پوچھا : "صومالیہ میں تو بہت قحط پڑا ہوا ہے آپ کی کمزور اور بھوک زدہ بلی کیسے جیت گئی؟"۔

تو بلی کے مالک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا : "یہ صومالیہ کی بلی نہیں شیر ہے"۔

❀ ❀ ❀

مالک اور نوکر کرکٹ کھیل رہے تھے۔نوکر مالک کو بری طرح ہرا رہا تھا۔آخر بڑی مشکل سے مالک نے نوکر کو آؤٹ کر کے خود کھیلنا شروع کیا۔نوکر نے بولنگ شروع کی تو مالک نے زوردار ہٹ لگائی اور گیند باورچی خانے میں جا گری نوکر گیند لینے باورچی خانے میں گیا تو بیگم نے اس کے ہاتھ میں ٹوکری تھما دی اور بولی۔

"سارا دن کھیلتا ہی رہے گا کہ کام بھی کرے گا جا جلدی سے گوشت اور سبزی لے آ"۔

نوکر سودا لے کر واپس آیا تو دیکھا کہ صاحب پسینے میں دھڑا دھڑ رن بنا رہے ہیں : "دو سو ایک، دو سو دو، دو سو تین"

❀ ❀ ❀

میاں بیوی ماہانہ بلوں کی ادائیگی کے بارے میں بڑے پریشان تھے شوہر نے بیوی سے کہا: "اس مہینے اخراجات بہت زیادہ ہو گئے ہیں میں پریشان ہوں بجلی کا بل ادا کروں یا ڈاکٹر کا؟"۔

بیوی نے کہا : "بجلی کا بل ادا کر دو ورنہ وہ میٹر اتار کر لے جائیں گے، ڈاکٹر تو تمہارا دوران خون بند کرنے سے رہا"۔

❀ ❀ ❀

ایک ادیب (اپنے دوست سے) : "میں جس رات لکھنے بیٹھ جاتا ہوں دیر تک نیند نہیں آتی اس کا کیا علاج ہے؟"۔

اس کے دوست نے کہا : "نیند آ جائے گی شرط یہ ہے کہ تم اپنا لکھا ہوا پڑھ لیا کرو"۔

❀ ❀ ❀

ایک پولٹری فارم کے مالک نے اپنے دوست سے کہا : "جب بھی سیلاب آتا ہے سیکڑوں چوزے ڈوب کر ہلاک ہو جاتے ہیں اب تم ہی بتاؤ میں کیا کروں میں تو قلاش ہوتا جا رہا ہوں"۔

دوست تھوڑی دیر سوچ کر بولا : "تم چوزوں کی جگہ بطخیں کیوں نہیں پال لیتے؟"۔

❀ ❀ ❀

ایک مولوی صاحب نے کسی میراثی کو بتایا کہ خدا سورج غروب ہونے سے پہلے ہی بھوکے کو روزی دیتا ہے۔

میراثی نے اس دن کچھ نہیں کھایا اور شام کو سورج ڈوبنے سے ذرا پہلے چھت پر چڑھ کر ٹہلنے لگا وہ ادھر ادھر چکر کاٹ رہا تھا کہ اچانک اس کا پیر منڈیر سے پھسلا اور وہ نیچے گر پڑا۔

لوگوں نے اسے اٹھا کر چارپائی پر ڈالا اور دودھ، جلیبیاں کھلائیں، جب میراثی کے حواس درست ہوئے تو وہ کراہتے ہوئے بولا ''یہ تو سچ ہے کہ خدا سورج غروب ہونے سے پہلے ہی بھوکے کو روزی دے دیتا ہے لیکن ہر روز ہڈیاں کون تڑوائے''۔

❁ ❁ ❁

رمضان کے مہینے میں دو دوستوں کی ملاقات ہوئی تو ایک نے دوسرے سے کہا

''تم کو شرم نہیں آتی ؟ روزے میں نسوار منہ میں رکھی ہوئی ہے''۔

دوسرے نے جلدی سے نسوار تھوک کر کہا : ''اللہ معاف کرے میں یہ نسوار سحری میں منہ میں رکھ کر بھول گیا تھا''۔

❁ ❁ ❁

ایک مفت خورہ کسی دعوت میں بن بلائے چلا گیا میزبان صاحب نے اس سے پوچھا ''آپ کی تعریف؟''۔

مفت خورہ ڈھٹائی سے مسکرا کر بولا ''آپ کے مہمان کے دوست کا میں دوست ہوں''۔

میزبان صاحب اس کا یہ جواب سن کر بڑے حیران ہوئے۔

کھانے کا وقت ہوا تو میزبان نے ایک پلیٹ میں میلا سا پانی ڈال کر مفت خورے کی طرف بڑھا دیا۔

مفت خورے نے پوچھا ''یہ کیا ہے''؟۔

میزبان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ''یہ مرغ کے شوربے کے شوربے کا شوربا ہے''۔

❁ ❁ ❁

ایک کنجوس شخص نے دکاندار کو پانچ روپے کا نوٹ دیا جو پھٹنے کی وجہ سے جگہ جگہ سلوشن ٹیپ لگا کر جوڑا گیا تھا۔

دکاندار نے برا سا منہ بنا کر نوٹ لیا اور کنجوس شخص کو چیز دے دی۔

کنجوس نے دکاندار سے چیز لے کر کہا ''ایک روپیہ واپس دو''۔

دکاندار نے پوچھا ''کون سا ایک روپیہ''۔

کنجوس بولا : ''واہ میاں تو کیا نوٹ پر لگی سلوشن ٹیپ مفت کی تھی''۔

❁ ❁ ❁

نوکر دوڑا ہوا آیا اور مالک سے بولا ''جناب! مجھے آپ کی ردی کی ٹوکری میں سے دس روپے کا نوٹ ملا ہے''۔

مالک نے کہا : ''اسے پھینک دو یہ نقلی ہے''۔

نوکر بولا : ''جناب! اسی لیے تو میں اسے واپس کرنے آیا ہوں''۔

❁ ❁ ❁

ایک جیب کترے نے جب اپنے دوسرے ساتھی کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی تو حیران ہو کر پوچھا :

''بھئی! یہ کیا؟ تمھارے ہاتھ میں تسبیح، کیا اپنا پیشہ چھوڑ دیا ہے؟''۔

دوسرے نے جواب دیا : ''نہیں یار! ابھی ابھی ایک مولوی صاحب کی جیب کاٹی ہے''۔

❁ ❁ ❁

ننھی اقصیٰ اپنی بڑی بہن سے : ''باجی باجی! ہوا آرہی ہے''

بڑی بہن جو اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی نے کہا

''اسے کمرے میں بٹھاؤ میں ابھی چائے لے کر آتی ہوں''۔

❁ ❁ ❁

باپ (بیٹے سے) : "تم کیوں رو رہے ہو؟"۔

بیٹا : "ماسٹر صاحب نے مارا ہے"۔

باپ : "کیوں؟"۔

بیٹا : "اُنہوں نے ایک سوال پوچھا تھا جس کا جواب پوری کلاس میں سے صرف میں نے دیا تھا"۔

باپ : "کون سا سوال؟"۔

بیٹا : "انہوں نے پوچھا تھا کہ میری دراز میں مرا ہوا چوہا کس نے رکھا تھا"۔

✿ ✿ ✿

ایک مجلس میں مرزا غالبؔ میر تقی کی تعریف کر رہے تھے شیخ ابراہیم ذوقؔ بھی موجود تھے۔ انہوں نے سوداؔ کو میر پر ترجیح دی مرزا نے کہا "میں تو آپ کو "میری" سمجھتا تھا مگر اب معلوم ہوا ہے کہ آپ "سودائی" ہیں۔

✿ ✿ ✿

استاد (بچوں سے) : "آپ کو ان میں سے کسی ایک پر مضمون لکھنا ہے ملکہ الزبتھ، ہاتھی یا اہرام مصر"۔

ایک طالب علم : سر! یہ تو بہت مشکل ہے کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ آپ ہمیں کاغذ پر لکھنے کی اجازت دے دیں؟۔

✿ ✿ ✿

ایک دیہاتی پندرہ سال لندن میں رہنے کے بعد جب واپس آیا تو لوگوں نے اس سے پوچھا "تم نے وہاں کون سی عجیب بات دیکھی ہے؟"۔

اس نے کچھ دیر سوچ کر جواب دیا : "وہاں چھوٹے چھوٹے بچے بھی انگریزی بولتے ہیں"۔

✿ ✿ ✿

گاہک (شوروم کے مالک سے) : "آپ نے یہ کار میرے ہاتھ بیچتے وقت گارنٹی دی تھی کہ جو چیز ٹوٹے گی اس کی جگہ نئی چیز لگا دیں گے"۔

شوروم کے مالک نے پوچھا : "جی ہاں جناب! مجھے یاد ہے فرمائیے کیا ٹوٹا ہے"۔

گاہک نے جواب دیا : "میرے گیراج کا دروازہ ٹوٹ گیا ہے اسے تبدیل کروا دیجئے"۔

✿ ✿ ✿

پولیس انسپکٹر نے سپاہی کو ایک ملزم کی 6 تصویریں دیں اور حکم دیا کہ "جاؤ اس شخص کو ڈھونڈ کر لاؤ"۔

تین چار روز بعد سپاہی واپس آیا اور بڑے فخر سے بولا "جناب! پانچ ملزم گرفتار ہو گئے ہیں چھٹے کی تلاش جاری ہے"

✿ ✿ ✿

ایک شخص کو انتہائی سخت الفاظ پر مبنی دوسرا نوٹس موصول ہوا جس میں تحریر تھا "ٹیکس وصول کرنے کی آخری تاریخ انتہائی قریب ہے اور اگر اس نے اب بھی ٹیکس ادا نہ کیا تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی"۔

وہ شخص گھبرایا ہوا ٹیکسیشن آفس پہنچا ٹیکس جمع کروایا اور معذرت کی کہ پہلا نوٹس غالباً اس سے نظر انداز ہو گیا تھا۔

ٹیکسیشن آفیسر نے کہا "ہم پہلا نوٹس بھیجتے ہی نہیں ہمارا تجربہ ہے کہ دوسرا نوٹس زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے"۔

✿ ✿ ✿

ماسٹر صاحب پڑھاتے تو تبریز کسی خیالوں میں کھویا رہتا اور پڑھائی پر توجہ نہ دیتا ایک دن ماسٹر صاحب نے پوچھا "تبریز! تم خیالوں میں رہتے ہو یا خوابوں میں"۔

تبریز نے جواب دیا "جی! میں بھاٹی دروازے میں رہتا ہوں"۔

✿ ✿ ✿

احمر (امی سے) : ''امی! میں اپنی مونگ پھلیوں کا آدھا حصہ بندر کو کھلا رہا ہوں۔ آپ ہی نے کہا تھا کہ بے زبان جانوروں کا خیال رکھنا چاہیے''۔

امی نے کہا : ''شاباش بیٹا! تم بہت اچھا کر رہے ہو''۔

احمر خوش ہو کر بولا : ''امی! میں نے اپنی مونگ پھلیوں کے سب دانے خود کھا لیے ہیں اور اس کے چھلکے بندر کو کھلا رہا ہوں اس طرح ہم آدھا آدھا کھا رہے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

جج (چور سے) : ''میں معاف کر دوں گا لیکن وعدہ کرو آئندہ کبھی چوری کا خیال بھی دل میں نہیں لاؤ گے''۔

چور : ''حضور! میں وعدہ کرتا ہوں لیکن دل میں خیال لائے بغیر تو چوری کر سکتا ہوں؟''۔

✿ ✿ ✿

ایک پڑوسن (دوسری سے) : ''بیٹی! آج کیا پکا رہی ہو؟''۔

دوسری : ''خالہ جان! دال پکا رہی ہوں''۔

پہلی : ''لیکن خوشبو تو مرغی پکنے کی آ رہی ہے؟''۔

دوسری : ''جی ہاں! پک تو مرغی ہی رہی ہے لیکن آپ ہی تو کہتی ہیں کہ گھر کی مرغی دال برابر ہوتی ہے''۔

✿ ✿ ✿

ڈاکٹر نے ایک مریض کو دیکھتے ہوئے اس کے رشتے داروں سے کہا : ''یہ ختم ہو چکا ہے''۔

مریض زندہ تھا فوراً بول اٹھا : ''نہیں جناب! میں زندہ ہوں مرا نہیں''۔

ڈاکٹر نے جلدی سے کہا : ''چپ رہو! میں ڈاکٹر ہوں اور تم سے زیادہ بہتر جانتا ہوں''۔

✿ ✿ ✿

مالک نے غصے میں نوکر سے کہا : ''تم گاڑی کے بریک کسوانے گئے تھے اور پورے تین گھنٹے بعد آ رہے ہو''۔

نوکر : ''حضور! وہ شیشے کے ٹکڑے لگنے سے ٹائر پنکچر ہو گیا تھا''۔

مالک : ''تم اندھے ہو کیا دیکھ کر نہیں چلا سکتے تھے تمھیں وہ شیشی نظر نہیں آئی''۔

نوکر : ''جی نہیں حضور!''۔

مالک : ''کیا؟ کیا مطلب ہے تمھارا؟''۔

نوکر : ''جی وہ شیشی اس آدمی کی جیب میں تھی جو گاڑی کے نیچے آ گیا تھا''۔

✿ ✿ ✿

سعیدہ (ہما سے) : ''میں اور میری بہن دونوں پیش گوئی کر سکتی ہیں''۔

ہما : ''وہ کیسے بھئی؟''۔

سعیدہ : ''وہ اس طرح کے کہ جب کالے کالے بادل چھاتے ہیں تو میری بہن کہتی ہے بارش ہو گی اور میں کہتی ہوں کہ بارش نہیں ہو گی اس طرح کبھی اس کی بات پوری ہو جاتی ہے اور کبھی میری''۔

✿ ✿ ✿

ایک دوست (دوسرے سے) : ''میرے بیٹے نے ٹاپ پوزیشن حاصل کی ہے''۔

دوسرے نے پوچھا : ''لیکن تمھارا بیٹا تو کہہ رہا تھا کہ میں فیل ہو گیا ہوں''۔

پہلے نے جواب دیا : ''وہ تو ٹھیک ہے، اس نے دراصل فیل ہونے والوں میں ٹاپ پوزیشن حاصل کی ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک آدمی نے ہوٹل کے دروازے پر ایک ٹوٹی پھوٹی پرانی سی کار لاکر کھڑی کردی اور ہوٹل کے ملازم سے کہا

"بھئی ذرا کار کا خیال رکھنا"۔

تھوڑی دیر بعد وہ آدمی واپس آیا تو اس نے ملازم کو 10 روپے ٹپ دی مگر ملازم نے 20 روپے مانگے

اُس آدمی نے پوچھا: "بھئی! 20 روپے کس بات کے؟"۔

ملازم نے جواب دیا: "جناب 10 روپے تو میری ٹپ کے اور 10 روپے شرمندگی کے جو بھی سامنے سے گزرتا تھا۔ اس کار کو دیکھ کر یہی سمجھتا تھا کہ شاید یہ میری ہے"۔

✿ ✿ ✿

ایک حجام جو بہت ہی تیز دھار والے استرے سے گاہک کی شیو کر رہا تھا گاہک سے پوچھنے لگا "آپ کتنے بھائی ہیں؟"۔

گاہک نے معصومیت سے جواب دیا: "تمھارے استرے سے بچ گیا تو چار ہوں گے ورنہ تین ہی سمجھو"۔

✿ ✿ ✿

گائیڈ سیاح کو ایک پہاڑی دکھا کر کہہ رہا تھا: "اس پہاڑی کے اوپر جو بھی گیا وہ واپس نہیں آیا"۔

سیاح نے خوفزدہ ہو کر پوچھا: "پھر وہ کہاں گیا؟"۔

گائیڈ نے جواب دیا: "وہ دوسری طرف کے آسان راستے سے نیچے اتر گیا"۔

✿ ✿ ✿

ایک قومی اسمبلی کا امیدوار اسٹیج پر آیا اور یوں تقریر کرنے لگا: "بھائیو! لوگ مجھے کہتے ہیں کہ میں مغرور ہوں خدارا! ذرا آپ خود ہی سوچئے اگر میں مغرور ہوتا تو آپ جیسے ٹکے ٹکے کے لوگوں سے مخاطب ہوتا؟"۔

✿ ✿ ✿

طارق (خاور سے): "ارے! تم آنکھیں بند کر کے املی کیوں کھا رہے ہو"۔

خاور نے جواب دیا: "کل میں نے ماسٹر صاحب سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ کبھی املی کی طرف دیکھوں گا بھی نہیں اس لیے آنکھیں بند کر کے کھا رہا ہوں"۔

✿ ✿ ✿

ایک دیہاتی پہلی بار شہر کے ہوٹل میں گیا اور بیرے کو گوشت کا آرڈر دیا۔

بیرے نے جواب دیا: "آج گوشت کا ناغہ ہے"۔

دیہاتی نے سوچ کر کہا: "اچھا! پھر گوشت کا ناغہ ہی لے آؤ"۔

✿ ✿ ✿

استاد (اسلم سے): "بتاؤ! یہ کس نے کہا تھا کہ ناممکن کا لفظ میری ڈکشنری میں نہیں ہے؟"۔

اسلم: "سر! نپولین نے، لیکن سر! اس نے کبھی ٹوتھ پیسٹ کو واپس ٹیوب میں ڈالنے کی کوشش نہیں کی ہوگی"۔

✿ ✿ ✿

ایک شخص ہوٹل میں پہنچ کر رہائشی کمروں کے رجسٹر پر اپنا نام اور پتا لکھ رہا تھا۔ اتفاق سے ایک مچھر وہاں آکر بیٹھ گیا جہاں اس نے اپنے کمرے کا نمبر لکھا تھا یہ دیکھ کر اس شخص نے کہا: "صاحب! میں نے کئی ہوٹلوں میں قیام کیا لیکن اس ہوٹل کے مچھر تو بڑے ہوشیار ہیں وہ خود آکر رجسٹر میں دیکھ لیتے ہیں کہ کونسا مسافر کس کمرے میں ٹھہرا ہے"۔

✿ ✿ ✿

ایک ادبی رسالے کا یہ اصول تھا کہ اس میں جس مصنف کے افسانے چھپتے تھے۔ اسے تین سو روپے معاوضہ دیا جاتا اس رسالے کو ایک مصنف نے اپنے بہت سے افسانے بھیجے مگر اس کا کوئی افسانہ اس رسالے کی زینت نہ بن سکا۔

مصنف بہت افسردہ اور پریشان تھا تنگ آکر وہ اس رسالے کے دفتر پہنچا تو اس رسالے کے ایڈیٹر نے اسے تین سو روپے پیش کیے وہ بہت خوش ہوا اور ایڈیٹر سے پوچھا: "کیا میرا کوئی افسانہ چھپنے کے لیے منتخب ہو گیا ہے؟"۔

ایڈیٹر نے جواب دیا: "نہیں یہ تو وہ رقم ہے جو ردی میں آپ کے مسودے بیچ کر حاصل ہوئی ہے"۔

✿ ✿ ✿

بھکاری (راہ گیر سے) : ''صاحب! میں بھوکا ہوں ایک روپیہ دے کر مجھ غریب کی مدد کریں''۔

راہ گیر : ''بھائی! معاف کرنا میں بہرہ ہوں ورنہ ایک چھوڑ کر دس روپے دیتا''۔

❁ ❁ ❁

کسی اخبار میں ایک اشتہار شائع ہوا : ''میرا بٹوا راستے میں گر گیا تھا اسے اٹھانے والے کو میں نے اٹھاتے وقت پہچان لیا تھا۔ بہتر یہ ہے کہ وہ خود آ کر بٹوا واپس کر دے''۔

دوسرے دن اسی اخبار میں یہ اشتہار شائع ہوا ''بٹوا اٹھانے والا جس کو بٹوا اٹھاتے ہوئے پہچان لیا گیا تھا نہایت ادب سے درخواست کرتا ہے کہ بٹوے کا مالک جب چاہے آ کر مجھ سے بٹوا واپس لے جائے''۔

❁ ❁ ❁

باہر کچھ گرنے کی آواز سن کر ایک کسان فوراً گھر سے نکلا اس نے دیکھا کہ سڑک کے کنارے گھاس کا ایک بڑا سا گٹھڑ گرا پڑا ہے اور بارہ تیرہ سال کا ایک لڑکا قریب ہی کھڑا منہ بسور رہا ہے۔

کسان نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا : ''پریشانی کی کوئی بات نہیں برخوردار! آؤ...... میرے ساتھ اندر چلو۔ کھانے کا وقت ہے۔ پہلے اطمینان سے کھانا کھاؤ ٹھنڈا پانی پیو پھر آ کر اس گٹھڑ کو اٹھالیں گے''۔

لڑکا اس کے ساتھ چلا گیا کھانا کھانے اور چائے پینے کے دوران وہ لڑکا بار بار یہی کہتا رہا ''آج تو ابا غصے سے پاگل ہو جائیں گے مجھے بہت ماریں گے''۔

کسان نے پوچھا : ''تمھارے ابا کیوں تمھیں کیوں ماریں گے؟''۔

لڑکے نے معصومیت سے جواب دیا : ''اس لیے کہ وہ باہر گھاس کے گٹھڑ کے نیچے دبے ہوئے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک غریب آدمی کے گھر رات کو چور گھس آیا اور اس کی کنپٹی پر پستول رکھ کر بولا : ''بتی مت جلانا، مجھے بتاؤ کہ مال کہاں رکھا ہے میں خود ہی اٹھالوں گا''۔

غریب آدمی بولا : ''بھئی! مجھے بتی جلا لینے دو، دونوں مل کر مال ڈھونڈیں گے''۔

❁ ❁ ❁

ایک ڈاکٹر نے آدھی رات کے وقت ایک مستری کو فون کیا : ''میں اس وقت آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتا تھا لیکن مجبوری ہے غسل خانے کے نل سے پانی رس رہا ہے جلدی تشریف لائیے''۔

مستری نے اطمینان سے جواب دیا : ''آپ یوں کیجئے ہر چار گھنٹے کے بعد اسپرین کی دو گولیاں نل میں ڈال دیں اگر پانی صبح تک بند نہ ہو تو پھر مجھے دکان پر فون کریں''۔

❁ ❁ ❁

دو بچے کھیلتے کھیلتے تجریدی آرٹ کی نمائش گیلری میں چلے آئے۔ چند منٹ تک دونوں معصومیت سے ان الٹی سیدھی تصویروں کو حیران ہو کر دیکھتے رہے پھر ایک نے دوسرے سے کہا ''چلو یہاں سے بھاگ جائیں ورنہ لوگ یہ سمجھیں گے کہ ان بچوں نے تصاویر کو خراب کر دیا ہے''۔

❁ ❁ ❁

ایک شخص جو بہت دلچسپ باتیں کرتا تھا۔ ایک دفعہ اپنے شاعر دوست کے ساتھ ٹرین میں سفر کر رہا تھا کہ ٹکٹ چیکر مسافروں کے ٹکٹ چیک کرنے کے لیے ڈبے میں داخل ہوا تو اس شخص نے اپنے دوست سے کہا : ''غضب ہو گیا میں نے تمھارا ٹکٹ تو خریدا ہی نہیں اب جلدی سے سیٹ کے نیچے گھس جاؤ ورنہ پکڑے جاؤ گے''۔

دوست گھبرا کر اٹھا اور سیٹ کے نیچے چھپ گیا، ٹکٹ چیکر ٹکٹ چیک کرتا ہوا اس شخص کے پاس آیا تو اس نے اس کے ہاتھ میں دو ٹکٹ تھما دیئے۔

ٹکٹ چیکر نے پوچھا : ''یہ دوسرا ٹکٹ کس کا ہے؟''۔

اس شخص نے سیٹ کے نیچے چھپے ہوئے دوست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ''یہ دوسرا ٹکٹ میرے دوست کا ہے یہ بے وقوف ہمیشہ اسی طرح سفر کرتا ہے''۔

❁ ❁ ❁

ایک باؤلر تیزی سے اپنے کپتان کے پاس آیا اور بولا : ''اب گیند مجھے دینا میری ساس میچ دیکھنے آئی ہے''۔

کپتان نے حیرت سے پوچھا : ''بھلا تم اسے اتنی دور سے کیسے گیند مار سکو گے''۔

❁ ❁ ❁

ایک بچہ (دوسرے سے) : "پتا ہے کل میں نے ایک ایسا بچہ دیکھا جو ہتھنی کا دودھ پی رہا تھا"۔

دوسرے بچے نے حیرت سے پوچھا : "اچھا! مگر وہ کس کا بچہ تھا؟"۔

پہلے بچے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا : "ہتھنی کا"۔

❁ ❁ ❁

استاد (شاگرد سے) : "تم سکول منہ دھو کر کیوں نہیں آتے، روزانہ کی طرح آج بھی تم نے جو کچھ ناشتے میں کھایا ہے تمھارے منہ پر لگا ہوا ہے"۔

شاگرد : "جناب! بتائیں میں نے کیا کھایا ہے؟"۔

استاد : "انڈے"۔

شاگرد : "نہیں سر! بالکل غلط، انڈے تو میں نے پرسوں کھائے تھے"۔

❁ ❁ ❁

کرفیو کے دوران میں ایک شخص اپنے گھر کے سامنے سویا ہوا تھا۔ پولیس والے نے اسے کرفیو کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دیکھ کر کہا : "چلو تھانے"۔

وہ شخص بولا : "میں ذرا بستر اور چارپائی اندر رکھ آؤں"۔

پولیس والے نے کہا : "رکھ آؤ"۔

وہ شخص اندر گیا اور اندر سے کنڈی لگالی تو پولیس والا غصے سے بولا : "جلدی باہر آؤ"۔

اس شخص نے جواب دیا : "باہر کیسے آؤں باہر تو کرفیو لگا ہوا ہے"۔

❁ ❁ ❁

استاد (بچوں سے) : "تم شہد کی مکھی سے کیا سبق سیکھتے ہو؟"۔

ایک شاگرد : "جناب! جو بھی چھیڑے اسے ڈنک مار دو"۔

❁ ❁ ❁

ایک دیہاتی اور انگریز ایک ہوٹل میں سری پائے کھا رہے تھے کہ کھانے کے دوران میں انگریز کے ہاتھ میں بکری کی زبان آگئی تو انگریز نے پوچھا : "وٹ از دس؟"۔

تو دیہاتی نے فوراً جواب دیا : "دس از لینگویج"۔

❁ ❁ ❁

ایک بیوقوف کا گدھا گم ہوگیا تو اس نے شکر ادا کیا ایک شخص نے اس سے پوچھا : "تمھارا گدھا گم ہوگیا ہے اور تم خدا کا شکر ادا کر رہے ہو؟"۔

بے وقوف نے جواب دیا : "بھئی! خدا کا شکر تو میں اس لیے ادا کر رہا ہوں کہ گدھے پر میں سوار نہیں تھا ورنہ میں بھی گم جاتا"۔

❁ ❁ ❁

ایک آدمی جو بہت موٹا تھا وہ ناشتے میں پندرہ پراٹھے اور دس چائے کی پیالیاں پی جاتا تھا ایک دن وہ ڈاکٹر کے پاس دُبلا ہونے کی دوائی لینے گیا۔

ڈاکٹر نے پوچھا : "تم ناشتے میں کتنی روٹیاں کھاتے ہو؟"۔

اس آدمی نے جواب دیا : "پندرہ پراٹھے اور دس چائے کے کپ"۔

ڈاکٹر : "اب تم تین پراٹھے اور ایک کپ چائے پیا کرو"۔

موٹا آدمی : "ڈاکٹر صاحب! یہ خوراک ناشتے سے پہلے کھاؤں یا بعد میں"۔

❁ ❁ ❁

ایک عورت (دوسری سے) : "بہن کیا بات ہے تمھارا بیٹا قمر ابھی تک سو رہا ہے"۔

دوسری عورت نے خوش ہو کر کہا : "بہن میرا بیٹا بڑا ہو کر ضرور کوئی سرکاری افسر بنے گا کیونکہ یہ صبح 11 بجے سے پہلے نہیں اٹھتا"۔

❁ ❁ ❁

ایک شاعر نے انعام کی توقع میں کسی امیر کا زوردار قصیدہ لکھا لیکن انعام سے محروم رہا اس نے امیر آدمی سے کہا : ''جناب! آپ اپنی انگوٹھی مجھے انعام میں بطور یادگار عطا فرمائیں تا کہ جب بھی میری نظر اس پر پڑے تو بندہ آپ کو یاد کر لیا کرے''۔

امیر نے بے رخی سے کہا : ''اگر تم واقعی مجھے یاد رکھنا چاہتے ہو تو اس کا ایک آسان طریقہ میں تمھیں بتائے دیتا ہوں''

شاعر نے پوچھا : ''وہ کیا ہے جناب؟''۔

امیر آدمی نے جواب دیا : ''تم جب بھی اپنی خالی انگلیاں دیکھنا تو مجھے یاد کر لینا کہ فلاں امیر نے مجھے اپنی انگوٹھی نہیں دی تھی جس کی وجہ سے میری انگلی خالی ہے''۔

✿ ✿ ✿

الیکشن کے موقع پر ایک لیڈر نے شہر کے بڑے چوک میں تقریر کرتے ہوئے کہا : ''مجھے بڑی خوشی ہے کہ میں آپ کے شہر حیدر آباد کے دورے پر آیا ہوں''۔

حاضرین نے چلا کر کہا : ''یہ شہر حیدر آباد نہیں فیصل آباد ہے''۔

لیڈر نے جواب دیا : ''میں جانتا ہوں کہ یہ فیصل آباد ہے مگر یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آپ لوگ سو تو نہیں رہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک آدمی نے ایک افسانہ لکھا اور اسے رسالے کے ایڈیٹر کے پاس لے کر گیا اور بولا : ''یہ افسانہ میں نے خود لکھا ہے اور میرے پاس گھر میں اور بہت سے میرے اپنے لکھے ہوئے افسانے پڑے ہیں''۔

ایڈیٹر (افسانہ پڑھنے کے بعد) : ''جناب! مہربانی فرما کر اسے بھی دوسرے افسانوں کے ساتھ ہی رکھ دیں''۔

✿ ✿ ✿

نوکرانی (مالکن سے) : ''آپ نے مجھ پر چوری کا فضول الزام لگایا ہے۔ مجھے وہ الفاظ نہیں مل رہے جس سے میں آپ کی تسلی کرا سکوں''۔

مالکن غصے سے بولی : ''تمھیں الفاظ نہیں مل رہے اور مجھے دو قمیصیں، ایک شلوار اور تین میز پوش نہیں مل رہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک گھر میں چور تمام مال واسباب سمیٹ کر بھاگنے لگے تو اچانک صاحب خانہ کے بچے کی آنکھ کھل گئی۔

بچے نے چوروں کو دیکھا تو آہستہ سے کہا ''شرافت سے میرا بستہ بھی لے جاؤ نہیں تو میں اپنے ابو کو جگا دوں گا''۔

✿ ✿ ✿

''ایک سائیکل سوار دیہاتی لڑکا سگنل توڑ کر بھاگا مگر پولیس والے نے بھاگ کر اسے پکڑا اور پوچھا!۔

''تم سگنل توڑ کر کیوں بھاگ رہے ہو؟''۔

لڑکے نے کہا : ''جناب قسم لے لیجئے میں نے آپ کے سگنل کو ہاتھ بھی نہیں لگایا! پتا نہیں یہ کیسے ٹوٹ گیا؟''

✿ ✿ ✿

ایک دوست (دوسرے سے) : ''میں نے گزشتہ سال ایسی چیز بنائی کہ اسے نیشنل آرٹ گیلری میں جگہ دے دی گئی''۔

دوسرے دوست نے پوچھا : ''کیا واقعی اسے وہاں لٹکا دیا گیا تھا؟''۔

پہلا : ''ہاں، اور ایسی جگہ جہاں ہر شخص اسے دیکھ سکتا تھا''۔

دوسرا (حیران ہو کر) : ''بھلا اس پر کیا بنا ہوا تھا؟''۔

پہلا : ''اس پر لکھا تھا، یہاں سے بائیں طرف''۔

✿ ✿ ✿

ایک شخص کپڑے کی دکان پر گیا اور دکاندار سے کپڑے دکھانے کو کہا دکاندار مختلف قسم کے کپڑے دکھاتا رہا

وہ شخص ہر بار کپڑا دیکھنے کے بعد پوچھتا : ''اس کی کتنی گارنٹی ہے'' ۔

بڑی مشکل کے بعد اس کو ایک کپڑا پسند آ گیا اس نے دکاندار سے کہا : ''اس میں سے آدھا میٹر دے دیں'' ۔

دکاندار نے حیرت سے پوچھا : ''جناب! صرف آدھا میٹر'' ۔

اس شخص نے کہا : ''جی ہاں، میں نے سر کی ٹوپی بنانی ہے اچھا ویسے اس کی گارنٹی کتنی ہوگی'' ۔

دکاندار نے غصے سے جواب دیا : ''بے فکر رہیں آپ کا سر پھٹ جائے گا لیکن یہ کپڑا نہیں پھٹے گا'' ۔



کسی شخص نے ایک بھکاری سے پوچھا : ''کل تم لنگڑے تھے، پرسوں تمہارے ہاتھ میں گونگے ہونے کا کارڈ تھا اور آج تم اندھے بن کر بھیک مانگ رہے ہو اس کی کیا وجہ ہے؟'' ۔

بھکاری نے جواب دیا : ''دراصل میں اس شہر میں نیا نیا آیا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ اس جگہ بھیک مانگنے کا کون سا طریقہ بہتر رہے گا'' ۔



محکمہ انہار کا ایک افسر گشت کر رہا تھا کہ نہر میں ایک آدمی کو دیکھ کر رکا اور چیخ کر کہنے لگا : ''سنو! نہر میں تیرنے کی اجازت نہیں ہے فوراً باہر نکلو'' ۔

نہر میں ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے آدمی نے کہا : ''جناب! تیر کہاں رہا ہوں، میں تو ڈوب رہا ہوں'' ۔

افسر نے اطمینان سے کہا : ''اچھا! تو پھر ٹھیک ہے'' ۔



ایک طوطے کے متعلق یہ مشہور تھا کہ وہ تین زبانوں انگلش، اردو، اور پنجابی میں بات چیت کر سکتا ہے۔

ایک صاحب نے امتحان لینے کی غرض سے اس طوطے سے پوچھا : ''ہاؤ ڈو یو ڈو'' ۔(آپ کیسے ہیں)

طوطے نے بھی انگریزی میں جواب دیا : ''آئی ایم فائن'' ۔(میں ٹھیک ہوں)

اب اس شخص نے اردو میں پوچھا : ''آپ کا کیا حال ہے'' ۔

طوطے نے کہا : ''میں بالکل ٹھیک ہوں'' ۔

پھر اس نے پنجابی میں پوچھا : ''تہاڈا کی حال اے'' ۔(تمہارا کیا حال ہے)

طوطے نے جل بھن کر کہا : ''اوئے بیوقوفا، حال ای پچھی جائیں گا کہ کوئی ہور گل وی کریں گا'' ۔

(بے وقوف حال ہی پوچھتے رہو گے یا کوئی اور بات بھی کرو گے)۔



ایک افیمی کی بکری گم ہوگئی بڑی تلاش کی مگر وہ نہ ملی آخر کار جب وہ رات کو گھر آیا تو دیکھا کہ بکری سامنے بندھی ہوئی ہے اس نے غصے میں آ کر بکری کو ذبح کر دیا اور اس کا گوشت خود بھی کھایا اور دوستوں کو بھی کھلایا۔

صبح ہوئی تو دیکھا کہ بکری بندھی ہوئی ہے اور ان کا پالتو کتا غائب ہے۔



سپاہی (دیہاتی سے) : ''تمہاری کھوئی گائے کی پہچان کیا ہے؟'' ۔

دیہاتی (سوچ کر) : ''جناب! وہ دم ہلاتی ہے'' ۔



ریل گاڑی میں ایک خاتون سفر کر رہی تھیں اس کے ساتھ اس کا کتا بھی سفر کر رہا تھا۔ اس عورت نے گارڈ سے کہا۔

''میں نے اس کا بھی ٹکٹ خریدا ہے اس لیے اس کو بھی دوسرے مسافروں کی طرح سیٹ پر بیٹھنے کا حق ہے''۔

گارڈ نے جواب دیا: ''آپ نے بجا فرمایا ہے مگر دوسرے مسافروں کی طرح اسے بھی سیٹ پر پاؤں رکھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی''۔

* * *

مریض: ''ڈاکٹر صاحب! مجھے ہچکیاں بہت آتی ہیں''۔

ڈاکٹر: ''کوئی یاد کرتا ہوگا''۔

مریض: ''مجھے یاد کرنے والے سبھی مرگئے ہیں''۔

ڈاکٹر: ''لیکن میں تو ابھی زندہ ہوں''۔

* * *

ماں (بیٹے سے): بیٹا! کیا کر رہے ہو؟۔

بیٹا: امی جان! جغرافیے کے سوالات حل کر رہا ہوں۔

ماں: بیٹا! اگر کوئی سوال سمجھ میں نہ آئے تو مجھ سے پوچھ لینا۔

بیٹا (تھوڑی دیر بعد): امی جان! دریائے نیل کہاں ہے؟۔

ماں: غسل خانے میں دیکھو صابن کے ساتھ رکھا ہوگا۔

* * *

ایک آدمی نے دوسرے سے پوچھا: ''تم نے کتنی تعلیم حاصل کی ہے؟''۔

دوسرے نے جواب دیا: ''ہاف ایم اے''۔

پہلے آدمی نے پوچھا: ''اس کا کیا مطلب ہے؟''۔

دوسرے نے جواب دیا: ''میں مڈل پاس ہوں''۔

* * *

بیٹا (باپ سے): ''ابو! میں سوچ رہا ہوں کہ میں دانتوں کا ڈاکٹر بنوں یا کانوں کا؟''۔

باپ: ''میرے خیال میں دانتوں کا ڈاکٹر بننا بہتر ہے کیونکہ ہر شخص کے بتیس دانت ہوتے ہیں اس کے مریض بھی زیادہ ہوں گے جبکہ کان صرف دو ہوتے ہیں لہذا کانوں کے مریض بھی کم ہوں گے''۔

* * *

ایک سردار جی (سکھ) کو کسی ضروری کام کے سلسلے میں امرتسر جانا تھا۔ اس نے جا کر ریل کے گارڈ سے کہا۔

''مجھے امرتسر ایک ضروری کام ہے میں سفر کے دوران میں سو جاتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ میں امرتسر کے بجائے لاہور پہنچ جاؤں ایک اور بات یاد رکھنا مجھے سوتے میں کوئی جگائے تو میں گالیاں نکالتا ہوں، میں خواہ جتنی بھی گالیاں نکالوں تم مجھے زبردستی ڈبے سے نیچے اتار دینا''۔

ریل کا گارڈ بھی سکھ تھا اس نے حامی بھر لی، لاہور اسٹیشن پر سردار جی کی آنکھ کھلی تو انہیں بہت غصہ آیا، جلدی سے گارڈ کے پاس آئے اور اسے خوب گالیاں نکالیں۔

گارڈ کچھ نہ بولا ایک مسافر نے پوچھا ''وہ آپ کو گالیاں نکالے جا رہے ہیں اور آپ اس کو جواب نہیں دے رہے''۔

گارڈ نے جواب دیا ''یہ کیا گالیاں نکال رہا ہے؟'' گالیاں تو وہ نکال رہا ہوگا جسے میں نے زبردستی امرتسر اتار دیا تھا''

* * *

استاد (شاگرد سے): ''تم کلاس کے سب سے نکمے لڑکے کیوں ہو''۔

شاگرد (معصومیت سے): ''سر! اس لیے کہ جو لڑکا مجھ سے زیادہ نکما تھا وہ اسکول چھوڑ گیا ہے''۔

* * *

ڈاکٹر (مریضہ سے) ''ویری گڈ میڈم! آپ کی صحت پہلے سے بہت بہتر ہے مجھے خوشی ہے کہ آپ نے میری ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اپنا دو کلوگرام وزن کم کر لیا ہے''۔
خاتون نے شرماتے ہو کہا ''ڈاکٹر صاحب! آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے دراصل آج میں نے میک اپ نہیں کیا''۔



ایک بجلی کے مستری نے اپنے شاگرد سے کہا: ''وہ نیچے دو تار پڑے ہیں ان میں سے ایک کو ہاتھ لگا کر دیکھو کہ اس میں کرنٹ تو نہیں ہے؟''۔
لڑکے نے استاد کی ہدایت پر عمل کیا اور کہا: ''نہیں جناب!''۔
مستری نے فوراً کہا: ''خبردار! اب دوسرے تار کو مت چھونا ورنہ مر جاؤ گے''۔



ایک تھانیدار نے نئے نوکر کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ ساری رات گھوڑے کی مالش کرے۔
نوکر انتہائی سست تھا اسے یہ حکم قطعی ناگوار محسوس ہوا اور آرام سے ساری رات سوتا رہا۔ رات کو چور آئے اور گھوڑا کھول کر لے گئے صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو گھوڑے کو غائب دیکھ کر بہت گھبرایا۔ اس نے ایک خرگوش پکڑا اور گھوڑے والی جگہ پر باندھ دیا۔
تھوڑی دیر بعد تھانیدار آیا اور اس نے گھوڑے کی جگہ خرگوش بندھا دیکھا تو حیران ہو کر پوچھا: ''گھوڑا کہاں ہے؟''۔
نوکر نے خرگوش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''یہ بندھا ہوا ہے''۔
تھانیدار نے غصے سے کہا: ''یہ کیا تماشا ہے؟''۔
نوکر نے جواب دیا: ''جناب! ساری رات میں اس کی مالش کرتا رہا ہوں۔ یہ گھس گھس کر اتنا رہ گیا ہے آپ اسے قبول فرمائیں ورنہ میں نے دو تین مرتبہ اور مالش کی تو یہ بھی ختم ہو جائے گا''۔



ایک صاحب سنیما میں فلم دیکھ رہے تھے۔ جب بھی کوئی دردناک سین آتا تو وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگ جاتے اس کی ساتھ والی سیٹ پر ایک ڈاکٹر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے تنگ آ کر ان صاحب کو ایک گولی دی اور کہا
''اسے چوستے رہیں آپ بالکل نہیں روئیں گے''۔
فلم کے اختتام تک وہ صاحب چپ چاپ بیٹھے فلم دیکھتے رہے اور فلم ختم ہونے کے بعد ان صاحب نے ڈاکٹر سے پوچھا: ''مہربانی کر کے مجھے اس گولی کا نام بتا دیجئے تاکہ میں اسے آئندہ بھی استعمال کر سکوں''۔
ڈاکٹر نے جواب دیا: ''یہ کوئی گولی نہیں تھی بلکہ میرے کوٹ کا بٹن تھا''۔



ایک خاتون کو اپنے قریب کھڑے ہوئے بچے کو دیکھ کر غصہ آ رہا تھا کیونکہ اس کی ناک مسلسل بہہ رہی تھی۔ بالآخر اس نے بچے سے پوچھا ''کیا تمہارے پاس کوئی رومال نہیں ہے؟''۔
بچے نے جواب دیا: ''جی ہاں ہے، لیکن ممی نے کسی کو دینے سے منع کیا ہوا ہے''۔



ایک آدمی نے اخبار میں اشتہار شائع کروایا۔ ''مجھے اپنے لیے ایسے جیون ساتھی کی ضرورت ہے۔ جس کا حسب نسب خالص ہو جو وفادار اور متحمل مزاج اور خدمت گذاری میں لاثانی ہو خوبصورت ہونا ضروری نہیں مگر محنت سے کبھی نہ گھبرائے روکھی سوکھی کھا کر خدا کا شکر ادا کرے ذات فرقہ کی کوئی قید نہیں''۔
دوسرے دن ایک گدھا اس کے مکان کے سامنے کھڑا تھا۔ اس کی گردن میں تختی لٹک رہی تھی جس پر لکھا تھا۔
''میں آپ کا اشتہار پڑھ کر جناب کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں''۔



ایک شوہر نے بیوی سے کہا : ’’تم بہت اچھی اور لاکھوں میں ایک ہو مگر تمھارے اندر ایک عادت خراب ہے کہ تم کبھی کبھی جھوٹ بولتی ہو‘‘۔

بیوی نے منہ بنا کر کہا : ’’کیا کروں سہیلیوں کے سامنے آپ کی تعریف بھی تو کرنی پڑتی ہے نا!‘‘۔

✿ ✿ ✿

کنجوس آدمی سے : ’’وہ آپ کو گالیاں دے رہا ہے اور آپ ہیں کہ خاموش ہیں‘‘۔

کنجوس آدمی : ’’بھئی! وہ کچھ دے ہی رہا ہے لے تو نہیں رہا‘‘۔

✿ ✿ ✿

مریض (ڈاکٹر سے) : ’’ڈاکٹر صاحب! آپریشن کے بعد مجھے بہت پیاس لگنے لگی ہے‘‘۔

ڈاکٹر : ’’معاف کرنا بھائی میں روئی کا گولا تمھارے پیٹ میں ہی بھول گیا ہوں‘‘۔

✿ ✿ ✿

ایک کباب بیچنے والا ملاوٹ کے الزام میں پکڑا گیا کہ وہ مرغ کے گوشت میں گائے کا گوشت ملاتا ہے۔

جب اسے عدالت میں پیش کیا گیا تو جج نے پوچھا : ’’اگر تم سچ سچ بتا دو کہ تم کس قدر ملاوٹ کرتے ہو تو میں تمھاری سزا میں رعایت کر دوں گا‘‘۔

کباب بیچنے والے نے جواب دیا : ’’جناب! ففٹی ففٹی‘‘۔

جج نے حیرت سے پوچھا : ’’کیا مطلب؟‘‘۔

کباب والا بولا : ’’جناب! میرا مطلب ہے کہ ایک مرغ اور ایک گائے‘‘۔

✿ ✿ ✿

اُستاد (شاگرد سے) : ’’ایک پھلدار درخت کی تصویر بناؤ جس پر بندر بھی بیٹھا ہو‘‘۔

شاگرد نے ایک تصویر بنائی جس میں درخت پر ایک بندر بیٹھا ہوا تھا۔

استاد نے تصویر دیکھ کر پوچھا : ’’اس میں پھل کہاں ہیں؟‘‘۔

شاگرد نے جواب دیا : ’’جناب! تمام پھل تو بندر کھا گیا ہے‘‘۔

✿ ✿ ✿

ایک عورت (دکاندار سے) ’’مجھے اپنے شوہر کی قمیض کے لیے کالر چاہئیں‘‘۔

دکاندار نے پوچھا : ’’باجی! کالر کون سے نمبر کا ہو؟‘‘۔

عورت پریشان ہو کر بولی : ’’نمبر تو مجھے یاد نہیں مگر میرا دایاں ہاتھ اس کی گردن پر پورا آتا ہے‘‘۔

✿ ✿ ✿

ندیم (اسلم سے) : ’’کیا تم نے اپنا پرانا سٹینو نکال دیا؟‘‘۔

اسلم : ہاں بھئی! یار عجیب مصیبت تھی جب میں ڈکٹیشن دیتا تھا تو کمبخت ہر لفظ کے ہجے پوچھتا تھا‘‘۔

ندیم نے کہا : ’’اور تم بار بار ڈسٹرب ہوتے ہو گے؟‘‘۔

اسلم : ’’نہیں یہ بات نہیں تھی بلکہ مجھے ہر لفظ ڈکشنری میں دیکھنا پڑتا تھا‘‘۔

✿ ✿ ✿

استاد (شاگرد سے) : ’’تم نے ہوم ورک کر لیا ہے؟‘‘۔

شاگرد ’’جی نہیں جناب!‘‘۔

استاد : ’’تو پھر مار کھانے کے لیے تیار ہو جاؤ‘‘۔

شاگرد : ’’جناب! پہلے میں ہاتھ دھو آؤں‘‘۔

استاد (حیران ہو کر) : ’’وہ کیوں؟‘‘۔

شاگرد : جناب! ’’میری امی کہتی ہیں کوئی چیز کھانے سے پہلے ہاتھ ضرور دھو لیا کرو‘‘۔

✿ ✿ ✿

عمدہ سوٹ پہنے ہوئے ایک شخص سگار پیتا ہوا ایک ہوٹل میں داخل ہوا اور ریستوران میں بیٹھ کر اس نے سب سے مہنگے کھانوں پر مشتمل ڈنر کا آرڈر دیا۔ شکم سیر ہو کر کھانے کے بعد اس نے کافی لانے کا آرڈر دیا۔

کافی سے لطف اندوز ہونے کے بعد اس نے منیجر کو بلایا اور کہا : ''تمھیں یاد ہے کہ ایک سال پہلے میں بہت معمولی اور گھسی پٹی پینٹ شرٹ میں یہاں آیا تھا اور میں نے ایسے ہی کھانے کا آرڈر دیا تھا۔ کھانے کے بعد جب میں نے تمھیں بتایا تھا کہ میری جیب میں پیسے نہیں ہیں تو تم نے مجھے اٹھوا کر ایک آوارہ کتے کی طرح باہر پھینکوا دیا تھا''۔

منیجر نے گردن کو خم دیتے ہوئے ملائمت سے کہا : ''میں معذرت خواہ ہوں سر!'' ۔

وہ صاحب ذرا سنبھل کر بیٹھتے ہوئے بولے : ''معذرت کی کوئی ضرورت نہیں آج پھر میں تمھیں وہی تکلیف دوں گا''

❁ ❁ ❁

اُستاد (شاگرد سے) : ''کنجوس کی تعریف کرو''۔

شاگرد : ''جناب! کنجوس تو تعریف کے قابل ہی نہیں ہوتا''۔

❁ ❁ ❁

ایک بس کا کنڈیکٹر ہکلا تھا بس میں ایک ہکلا مسافر بھی سفر کر رہا تھا۔ کنڈیکٹر نے اس سے کرایہ مانگا۔ ''کک کک کک کک کرایہ دیں''۔

مسافر : ''ٹٹ ٹٹ ٹوٹے نہیں ہیں''۔

مسافروں میں ایک تھانے دار بیٹھا تھا وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور دونوں کی پٹائی کرنے لگا۔

ایک مسافر بولا : ''بھائی! یہ تو ہکلے ہیں آپ کو کیا ہوا ہے''۔

تھانے دار بولا : ''ی.... ی.... یہ.... یہ.... دونوں مم مم میری نن نقل اتار رہے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

بیٹا (باپ سے) : ''آپ مجھے گدھا مت کہا کریں''۔

باپ : ''مجھے دھمکی دیتا ہے ایک نہیں ہزار بار کہوں گا۔ تو گدھا، تیرا باپ گدھا، تیرا دادا گدھا، بول اب تجھے کیا اعتراض ہے؟''۔

بیٹا : ''بھلا اب مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے میں خاندان سے الگ تھوڑی ہوں''۔

❁ ❁ ❁

اسکول میں ایک بچے کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ چھٹی کے لیے کیا عذر پیش کرے۔ کافی دیر سوچنے کے بعد اس نے استاد سے کہا : ''جناب! کل میرے دادا کی شادی ہے اس لیے میں اسکول حاضر نہ ہو سکوں گا''۔

❁ ❁ ❁

ایک دفعہ کسی نے مولانا شوکت علی سے پوچھا : ''آپ کے بڑے بھائی کا تخلص گوہر ہے۔ آپ کے دوسرے بھائی کا تخلص جوہر ہے اور آپ کا تخلص کیا ہے؟''۔

مولانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا : ''شوہر''۔

❁ ❁ ❁

ایک چوہے کے بچے نے ہاتھی کے بچے سے پوچھا : ''تمھاری عمر کتنی ہے؟''۔

اس نے جواب دیا : ''چھ ماہ''۔

چوہے کا بچہ یہ سن کر بہت حیران ہوا پھر ہاتھی کے بچے نے اس سے پوچھا : ''تمھاری عمر کیا ہے؟''۔

چوہے کے بچے نے جواب دیا : ''عمر تو میری بھی چھ ماہ ہے لیکن میری صحت ذرا خراب رہتی ہے''۔

❁ ❁ ❁

ایک محفل میں کسی عورت نے منہ کھول کر جمائی لی پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے ان سے مذاقاً کہا: ”میڈم! کہیں مجھے نہ نگل جانا“۔

عورت نے فوراً جواب دیا: ”فکر مت کیجئے، مجھے حرام کھانے کی عادت نہیں ہے“۔



ایک کنجوس کا دس روپے کا نوٹ کہیں کھو گیا۔ وہ بہت پریشان ہوا اس نے کوٹ کی چھوٹی جیبوں کے سوا باقی تمام جیبوں کو بار بار الٹ کے دیکھا مگر چھوٹی جیب کو ہاتھ نہ لگایا۔

اس کی بیوی نے کہا: ”تم اس چھوٹی جیب کو ہاتھ کیوں نہیں لگاتے اس میں دیکھو شاید اس میں ہو؟“۔

کنجوس بولا: ”میں ڈرتا ہوں کہ اگر نوٹ اس جیب میں بھی نہ ملا تو کہیں میرا ہارٹ فیل نہ ہو جائے“۔



ایک دیہاتی کسی فائیو سٹار ہوٹل میں گیا اور چائے پینے کی خواہش ظاہر کی، ویٹر چائے کی چھوٹی سی پیالی میں چائے لے آیا جو دیہاتی نے ایک گھونٹ میں ختم کر دی اور ویٹر سے مخاطب ہوا: ”بھئی! میٹھا ٹھیک ہے چائے لے آؤ“۔



ایک ڈاکٹر (وکیل سے): ”جناب! آپ کی ذرا سی غلطی سے انسان دو فٹ اوپر لٹک سکتا ہے“۔

وکیل: ”اور جناب کی ذرا سی غلطی سے انسان دو فٹ نیچے زمین میں سو سکتا ہے“۔



ایک شخص بہت غریب تھا جب اس کے پاس کھانے کو کچھ نہ رہا تو بیوی سے کہنے لگا۔

”بچوں کو ننھیال بھیج دو اور تم اپنے میکے چلی جاؤ میرا اللہ مالک ہے میں اپنے سسرال چلا جاؤں گا“۔



دو پہلوانوں کے درمیان ریسلنگ کا بڑا زبردست مقابلہ ہو رہا تھا۔ اچانک ریفری چیخ پڑا ”ٹانگ مروڑنا بند کرو“۔

ایک پہلوان نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا: ”نہیں آج میں اسے توڑ کر ہی دم لوں گا“۔

ریفری نے جواب دیا: ”بے وقوف! یہ تمھاری اپنی ٹانگ ہے“۔



ایک ان پڑھ شخص (اسٹیشن ماسٹر سے): ”باؤ جی! تین بجے والی گاڑی کب آئے گی“۔

اسٹیشن ماسٹر (مسکراتے ہوئے): ”دو بج کر ساٹھ منٹ پر“۔

اس شخص نے کہا: ”میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ گاڑی کا وقت بدل گیا ہے“۔



ایک اکیلی رہنے والی بڑی بی کو ان کے پڑوسیوں نے اپنے ہاں دعوت پر نہ بلایا، مگر دعوت سے پہلے جب پڑوسیوں کو اس بات کا احساس ہوا تو انہوں نے بڑی بی کو بلوا بھیجا۔

بڑی بی نے غصے سے کہا: ”اب بہت دیر ہو چکی ہے میں بارش کے لیے دعا مانگ چکی ہوں“۔



دو گپ باز آپس میں باتیں کر رہے تھے ایک بولا: ”میں نے سو من کی مچھلی پکڑی ہے“۔

دوسرے نے کہا: ”میں نے جب دریا میں مچھلی پکڑنے کے لیے ڈوری ڈالی تو ایک جلتی ہوئی لالٹین نکلی“۔

پہلا: ”یہ کیسے ممکن ہے“۔

دوسرا: ”ٹھیک ہے، تم مچھلی کا وزن کم کر دو میں لالٹین بجھا دیتا ہوں“۔



کسی افسر کو ایک مرتبہ پاگل خانے کے معائنے پر جانا پڑا، معائنے کے دوران میں افسر کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جو چپکے چپکے کچھ کہتا تھا اور پھر زور زور سے قہقہے لگانے لگتا۔ اس پاگل شخص نے کئی بار ایسا ہی کیا لیکن ایک بار اس نے چپکے سے کچھ کہا اور برا سا منہ بنا کر رہ گیا۔

افسر نے نگران سے پوچھا: ''یہ شخص کیا کہہ رہا ہے؟''۔

نگران نے جواب دیا: ''یہ اپنے آپ کو لطیفے سنا رہا ہے اور ہنس رہا ہے''۔

افسر نے پھر پوچھا: ''لیکن آخر میں اس نے اپنے آپ کو جو لطیفہ سنایا تھا اس پر اس کے منہ سے کوئی قہقہہ بلند نہیں ہوا کیا تم اس بات کی وضاحت کر سکتے ہو؟''۔

نگران نے جواب دیا: ''کیوں نہیں سر! جس لطیفے پر اسے ہنسی نہیں آئی تھی وہ اس کا پہلے سے سنا ہوالطیفہ نہیں ہوگا''۔

✿ ✿ ✿

باپ (بیٹے سے): ''کیا تم اسکول جانا پسند کرو گے؟''۔

بیٹا: ''جی ابا جان! جانے آنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن وہاں ٹھہرنا پسند نہیں کروں گا''۔

✿ ✿ ✿

جج (ملزم سے): ''اگر میں تمھیں رہا کر دوں تو تم کیا کرو گے؟''۔

ملزم: ''جناب! سب سے پہلے چوری کے مال میں سے آدھا آپ کے گھر چھوڑ آؤں گا''۔

جج: ''کیا بکتے ہو؟''۔

ملزم: ''جناب! مال تو آپ ہی کا ہے آپ کو واپس کرنا تو میرا فرض ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک افسر اپنے ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں کہیں جا رہا تھا۔ کہ اچانک افسر نے اس سے پوچھا ''کیا تم ایک ہاتھ سے گاڑی چلا سکتے ہو؟''۔

ڈرائیور نے بڑے فخریہ انداز میں کہا: ''کیوں نہیں سر!''۔

افسر نے کہا: ''تو پھر دوسرے ہاتھ سے اپنی ناک صاف کر لو''۔

✿ ✿ ✿

ایک راہگیر (دوسرے سے): ''میرا خیال ہے کہ میں نے پہلے بھی آپ کو کہیں دیکھا ہے''۔

دوسرے نے جواب دیا: ''شاید آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے کیونکہ میں اپنا چہرہ ہمیشہ اپنے ساتھ ہی رکھتا ہوں''۔

✿ ✿ ✿

میاں بیوی ایک ہوٹل میں کھانا کھا رہے تھے۔ ایک شخص انہیں کھانا کھاتے ہوئے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔

جب میاں کھاتے تو بیوی انہیں دیکھنے لگتی۔ جب بیوی کھاتی تو میاں اسے دیکھنے لگتے۔

اس شخص نے حیران ہو کر اس کی وجہ پوچھی تو میاں صاحب نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

''دراصل ہمارے پاس دانتوں کی ایک ہی جوڑی ہے''۔

✿ ✿ ✿

اعجاز (منے سے): ''کیا تم پاس ہو گئے؟''۔

منے نے خوش ہو کر کہا: ''ہاں! مگر ماسٹر صاحب فیل ہو گئے وہ ابھی تک اسی کلاس کو پڑھا رہے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک عورت گاڑی چلا رہی تھی ساتھ ہی اس کا خاوند بھی بیٹھا ہوا تھا۔ جب وہ چوراہے پر پہنچے تو اشارے کی لال بتی روشن ہو گئی، پھر پیلی اور پھر سبز ہو گئی لیکن بیوی نے کار آگے نہ بڑھائی۔

اس کے خاوند نے چیختے ہوئے کہا: ''گاڑی تو چلاؤ''۔

بیوی نے جواب دیا: ''ہائے اللہ! مجھے تو کوئی بھی رنگ پسند نہیں آ رہا''۔

✿ ✿ ✿

بوڑھا مریض (ڈاکٹر سے): ''ڈاکٹر صاحب! میری داہنی ٹانگ میں شدید درد ہے''۔

ڈاکٹر: ''یہ تو بڑھاپے کی وجہ سے ہے؟''۔

مریض نے حیران ہو کر کہا: ''مگر ڈاکٹر صاحب! میری دوسری ٹانگ بھی تو اسی عمر کی ہے''۔

✿ ✿ ✿

استاد (شاگرد سے): ''دنیا میں سب سے زیادہ خوش نصیب کون ہے؟''۔

شاگرد: ''جناب! جو سکول میں نہ پڑھتا ہو''۔

✿ ✿ ✿

ایک دوست (دوسرے سے): ''سناؤ یار! تمھاری نئی ملازمت کیسی جا رہی ہے؟''۔

دوسرے نے کہا: ''بڑی عمدہ، تقریباً 500 افراد میرے نیچے کام کرتے ہیں''۔

پہلا (حیرانی سے): ''کیا واقعی؟''۔

دوسرا: ''ہاں! کیونکہ میں اوپر کی منزل پر کام کرتا ہوں''۔

✿ ✿ ✿

ایک عینک فروش اپنے بیٹے کو کاروباری راز بتا رہا تھا: ''جب کوئی گاہک کسی عینک کی قیمت پوچھے تو اس سے کہو 50 روپے، اگر وہ یہ سن کر خاموش رہے تو کہو جناب! یہ فریم کی قیمت ہے شیشے کی قیمت 20 روپے ہوگی اگر پھر بھی خریدار حیرت کا اظہار نہ کرے تو اس سے کہو یہ صرف ایک شیشے کی قیمت ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک گویا کسی محفل میں گا رہا تھا ''کس نام سے پکاروں، کیا نام ہے تمھارا؟''۔

جب اس نے دو تین بار اسی مصرع کی تکرار کی تو ایک صاحب اٹھ کر بولے ''حاجی اللہ وسایا''۔

✿ ✿ ✿

مریض نے ماہر نفسیات سے التجا کرتے ہوئے کہا: ''براہ کرم مجھے کوئی علاج بتائیے، مجھے کوئی بات ایک لمحے کے لئے بھی یاد نہیں رہتی''۔

ماہر نفسیات نے دریافت کیا: ''ایسا کب سے ہے؟''۔

مریض نے حیرت سے سوال کیا: ''کیا کب سے ہے؟''۔

✿ ✿ ✿

ایک گاہک نے حجام سے کہا: ''بال تراشنے سے پہلے میری ہدایات غور سے سن لو دائیں طرف کے بال یوں کاٹو کہ کھوپڑی نظر آنے لگے لیکن بائیں طرف کے بال چھوڑ دینا تاکہ میں اپنا دایاں کان ڈھانپ سکوں ماتھے سے چار انچ اوپر دائیں طرف چاندی کے روپے کے برابر گنج بنا دینا جو میری ناک تک پہنچے سر کی پچھلی جانب بالوں کی سیڑھیاں بنا دینا۔

حجام: ''معاف کیجیے گا جناب! میں اس قسم کے بال نہیں کاٹ سکتا''۔

گاہک: ''کیسے نہیں کاٹ سکتے؟ پچھلی بار تم نے بالکل اسی طرح کے کاٹے تھے''۔

✿ ✿ ✿

ایک سیاح پاکستان آیا تو اپنے میزبان سے پوچھنے لگا: ''یہاں لوگ تابع مُہمل کا استعمال اتنا زیادہ کیوں کرتے ہیں؟ مثلاً گھی وی، کاپی واپی، کرسی ورسی وغیرہ''۔

میزبان نے جواب دیا: ''ایسا تو صرف جاہل واہل ہی کیا کرتے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک عمارت کی تعمیر ہو رہی تھی۔ تعمیر کی مخالفت میں بہت سے لوگ تھے۔ جب عمارت کی تعمیر مکمل ہو گئی تو اس میں موجود ایک ریسٹورنٹ میں ایک صاحب روزانہ آ کر کافی دیر تک بیٹھے رہتے حالانکہ وہ اس عمارت کی تعمیر کے سخت خلاف تھے۔ یہ دیکھ کر ایک صاحب نے ان سے پوچھا: ''کیوں جناب! آپ تو اس عمارت کی تعمیر کے سخت مخالف تھے پھر روز یہاں آنے کا کیا مطلب ہے''۔

یہ سن کر وہ صاحب بولے: ''دراصل بات یہ ہے سارے شہر میں یہی ایک جگہ ہے جہاں سے یہ منحوس عمارت نظر نہیں آتی''۔

✿ ✿ ✿

استاد نے بچوں کو ملٹن کی شاعری کے بارے میں پڑھاتے ہوئے کہا : ''ملٹن نابینا تھا''۔
دوسرے دن اس نے بچوں کی یادداشت کا امتحان لینے کے لیے پوچھا ''بچو! ملٹن کی سب سے بڑی کمزوری کیا تھی؟''
ایک بچے نے جواب دیا : ''سر! وہ شاعر تھا''۔

❁ ❁ ❁

استاد (اپنے ننھے سے شاگرد سے) : ''بیٹے! کیا آپ میرے لیے دعا مانگتے ہیں؟''۔
شاگرد (معصومیت سے) : ''سر! جی ہاں، میں ہر روز دعا مانگتا ہوں کہ ماسٹر جی اللہ کو پیارے ہو جائیں''۔

❁ ❁ ❁

اکبر آلہ آبادی کو کسی نے خط لکھا اور خط کے آغاز میں انہیں قبلہ لکھ کر مخاطب کیا۔
اکبر نے جواب میں لکھا : ''آپ نے مجھے قبلہ لکھا ہے۔ جو مسلمانوں کے لیے قابل احترام جگہ ہی سمجھی جاتی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کو کیا لکھوں۔ میں یہی لکھ سکتا ہوں وعلیکم السلام جامع مسجد''۔

❁ ❁ ❁

نوکر (مالک سے) : ''جناب! اسلم آپ کو گدھے کے برابر بھی نہیں سمجھتا''۔
مالک : ''کیوں اسلم! تم مجھے گدھے کے برابر بھی نہیں سمجھتے؟''۔
اسلم (گھبرا کر) : ''نہیں جناب! یہ جھوٹ بولتا ہے میں تو سمجھتا ہوں''۔

❁ ❁ ❁

ایک عورت اور اس کی بچی بس میں سفر کر رہی تھیں بچی آئس کریم کھا رہی تھی۔ بس میں جب جھٹکا لگتا تو آئس کریم سامنے بیٹھے ہوئے آدمی کے کوٹ کو لگتی۔
اس پر عورت نے بچی کو سمجھایا : ''بیٹی! سنبھل کر بیٹھو، یہ کوٹ مسلسل تمھاری آئس کریم خراب کر رہا ہے''۔

❁ ❁ ❁

کسی زرعی کالج کے طالب علم نے ایک باغبان سے کہا : ''باغبانی کے یہ طریقے بہت پرانے ہو گئے ہیں اگر تمھارے اس درخت پر پانچ کلو سیب بھی پیدا ہو جائیں تو مجھے بڑی حیرت ہوگی''۔
باغبان نے کہا : ''ہاں حیرت تو مجھے بھی ہوگی کیوں کہ یہ درخت سیب کا نہیں آڑو کا ہے''۔

❁ ❁ ❁

ایک صاحب چلتے چلتے ایک دکان پر پہنچے اور دکاندار کو گھورنے لگے کافی دیر گزر گئی مگر وہ صاحب گھورتے ہی رہے۔
تنگ آ کر دکاندار نے اس سے پوچھا : ''صاحب بہادر! کیا تلاش کرتے ہو؟''۔
ان صاحب نے جھٹ جواب دیا : ''موقع''۔

❁ ❁ ❁

کتبے تیار کرنے والے ایک شخص کی دکان ایک کلینک کے قریب تھی۔ ایک دن ڈاکٹر صاحب نے مذاق میں کہا
''تم تو ہمیشہ یہی دعا کرتے ہو گے کہ جلدی سے کوئی آدمی مرے اور تمھیں اس کی لوح بنانے کا آرڈر ملے''۔
کتبے تیار کرنے والے نے جواب دیا : ''جناب! مجھے دعا کی زحمت نہیں اٹھانی پڑتی مجھے جیسے ہی علم ہوتا ہے کہ فلاں آدمی آپ کے زیر علاج ہے میں اس کا کتبہ تیار کرنا شروع کر دیتا ہوں''۔

❁ ❁ ❁

مرزا غالب اپنے ایک دوست کے ساتھ آدھی رات کے بعد کسی مشاعرے سے واپس آ رہے تھے۔ راستے میں ایک جگہ پر ایک گدھا کھڑا تھا، دوست نے جو دہلی کے رہنے والے نہیں تھے مرزا سے کہا
''مرزا صاحب! دہلی میں گدھے بہت ہیں''۔
مرزا صاحب نے فوراً جواب دیا : ''نہیں جناب! باہر سے آجاتے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک نوکر کو اُس کے مالک نے چھ مہینے کی تنخواہ نہیں دی تھی۔ نوکر بیماری کا بہانہ بنا کر چار پائی پر لیٹ گیا مالک نے اپنے فیملی ڈاکٹر کو بلایا نوکر نے اس سے کہا : ''ڈاکٹر صاحب! میں بیمار نہیں ہوں دراصل مجھے گذشتہ چھ ماہ سے تنخواہ نہیں ملی اس لیے میں بیماری کا بہانہ کر رہا ہوں''۔

ڈاکٹر بولا : ''ذرا پرے ادھر ہو جاؤ میں بھی تمھارے ساتھ لیٹنا چاہتا ہوں''۔

نوکر نے پوچھا : ''وہ کیوں؟ جناب!''۔

ڈاکٹر نے جواب دیا : ''اس لیے کہ مجھے بھی تمھارے مالک نے چھ مہینے سے فیس نہیں دی ہے''۔

ایک دفعہ ایک دیہاتی کے ہاں کوئی شہری مہمان آیا کھانے کے دوران میں اس نے کہا ''بھائی میرے لیے ایک گلاس پانی تو لانا''۔

دیہاتی بہت ہی سادہ تھا اس نے کہا : ''جناب! معاف کرنا ہمارے گھر میں تانبے اور پیتل کے گلاس تو بہت ہیں مگر پانی کا گلاس کوئی نہیں ہے''۔

مریض (ڈاکٹر سے) : ''اگر آنکھوں میں مرچ گر جائے تو کیا کرنا چاہیے؟''۔

ڈاکٹر : ''فوراً دو چمچے چینی ڈال لینی چاہیے''۔

نعیم (احسن سے) : ''آج میں نے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ کبھی شرط نہیں لگاؤں گا''۔

احسن : ''لیکن تم ایسا نہیں کر سکو گے''۔

نعیم : ''شرط لگالو''۔

ایک صاحب ایک پیکٹ کو بغل میں دبائے تیزی سے جا رہے تھے ایک سپاہی کو شک گزرا اس نے اس شخص کو روکا اور پوچھا ''کیا چوروں کی طرح چھپائے لیے جا رہے ہو؟ ضرور تم نے کہیں چوری کی ہے''۔

اس شخص نے جواب دیا ''نہیں جی، اس میں میری بیگم کے کپڑے ہیں مجھے گھر جانے کی جلدی ہے کیونکہ اگر میں دیر سے گھر پہنچا تو کیا پتہ فیشن ہی تبدیل ہو چکا ہو''۔



ایک سیاست دان ووٹر کے پاس گیا اور کہا : ''تم مجھے ہی ووٹ دینا''۔

ووٹر نے جواب دیا : ''جناب! میں ایک اور امیدوار سے وعدہ کر چکا ہوں''۔

سیاست دان نے ہنستے ہوئے کہا : ''اوہو! تم بھی کتنے بھولے ہو میرے بھائی، سیاست میں وعدہ اور اس پر عمل دو الگ الگ باتیں ہیں''۔

ووٹر نے کہا : ''یہ بات ہے تو میں آپ کو ووٹ دینے کا وعدہ کرتا ہوں''۔



ایک مسخرے سے کسی آدمی نے پوچھا کہ تمھارا رنگ کالا کیوں ہے تو اس نے فوراً شعر میں جواب دیا

؎ رنگ میرا کالا ہے فرشتوں کی غلطی سے
اک تل بنا رہے تھے کہ سیاہی بکھر گئی



دو آدمی سرِ راہ آپس میں لڑ رہے تھے۔ ایک کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا۔ اور دوسرے کے ہاتھ میں چاقو اچانک ایک آدمی تیزی سے ان کے قریب آیا اور دونوں کے ہاتھ میں ایک ایک پرچی تھما کر چلا گیا دونوں بیک وقت اپنی اپنی پرچی کھول کر پڑھنے لگے جس پر لکھا تھا۔

''ہمارے کلینک پر گہرے سے گہرے زخم کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے اور یہ کلینک آپ سے چند قدم کے فاصلے پر ہے''۔



استانی نے کلاس میں بتایا : ''لوگ اپنی ماں کو مام، آنٹی کو آنٹ اور ڈیڈی کو ڈیڈ کہتے ہیں''۔
ایک طالب علم نے فوراً پوچھا : ''میڈم! کیا ہم آپ کو''میڈ'' کہہ سکتے ہیں؟''۔

✿ ✿ ✿

دو پاگل آپس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے ایک پاگل نے دوسرے سے پوچھا ''بتاؤ قیامت کے اگلے دن اخبار میں کیا خبر آئے گی؟''۔
دوسرے نے جواب دیا : ''یار! اب تم مجھے اتنا بھی پاگل نہ سمجھو ہر اہم دن کے اگلے دن اخبار کی چھٹی ہوتی ہے''۔

✿ ✿ ✿

ماں بیٹے کو جھنجھوڑ کر اٹھاتے ہوئے بولیں : ''حامد! جلدی اُٹھو بیٹا، سکول سے دیر ہو رہی ہے''۔
حامد : ''امی! میں اسکول نہیں جاؤں گا وہاں کوئی مجھے پسند نہیں کرتا بچے مجھ سے نفرت کرتے ہیں استاد میرا مذاق اڑاتے ہیں۔اسکول کا سارا اسٹاف مجھے ناپسند کرتا ہے''۔
امی جان نے پریشان ہو کر کہا : ''مگر بیٹا! اب تم چالیس سال کے ہو گئے ہو اور اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہو تم نہیں جاؤ گے تو اسکول اسمبلی میں خطاب کون کرے گا''۔

✿ ✿ ✿

ایڈیٹر (افسانہ نگار سے) : ''آپ بہت خوبصورت کہانیاں لکھتے ہیں''۔
افسانہ نگار : ''کاش! اسی قسم کا کوئی تعریفی جملہ میں بھی آپ کے بارے میں کہہ سکتا''۔
ایڈیٹر : ''ضرور کہہ سکتے ہیں بشرطیکہ آپ بھی میری طرح جھوٹ بولنے کے عادی ہوں''۔

✿ ✿ ✿

کامران (دکان دار سے) : ''مجھے خالی شیشی چاہیے''۔
دکان دار : ''خالی شیشی تو دو روپے کی ملے گی اس میں کچھ ڈالو تو شیشی کی قیمت نہیں لی جائے گی''۔
کامران : ''اچھا تو اس میں پانی ڈال کر دے دیں''۔

✿ ✿ ✿

استاد (شاگرد سے) : ''بتاؤ تمھیں اسب سے زیادہ خوشی کب ہوتی ہے؟''۔
شاگرد فوراً بولا : ''جب آپ اسکول نہیں آتے''۔

✿ ✿ ✿

اونچے ہوٹل میں عمدہ اور قیمتی کھانا کھانے کے بعد ایک شخص نے بل ادا کرنے سے انکار کر دیا اور کہنے لگا ''میری جیب میں تو ایک پیسہ بھی نہیں ہے''۔
یہ سن کر بیرا منیجر کے پاس پہنچا اور تمام حقیقت سے آگاہ کر دیا منیجر کو بہت غصہ آیا اور اس نے آکر اس شخص کی اچھی خاصی پٹائی کر ڈالی مار کھانے کے بعد وہ شخص دروازے کی طرف جا رہا تھا۔کہ بیرے نے آگے بڑھ کر دو مکے اور جڑ دیئے
منیجر نے بیرے کو ڈانٹتے ہوئے کہا : ''جب میں مار چکا تھا تو تمھیں ارنے کی کیا ضرورت تھی؟''۔
بیرے نے جواب دیا : ''جناب! آپ نے تو اپنا بل وصول کر لیا مگر میں اپنی ٹپ کیسے چھوڑ دیتا''۔

✿ ✿ ✿

گاڑی چلاتے ہوئے شوہر کا گرمی سے برا حال ہو گیا تو وہ بیگم سے بولا : ''بیگم! ذرا شیشے تو نیچے کر دو میرا گرمی سے بُرا حال ہو رہا ہے''۔
بیگم نے جواب دیا : ''آپ بھی کمال کرتے ہیں پیچھے پڑوسیوں کی گاڑی آرہی ہے۔اگر انہوں نے شیشے نیچے کیے ہوئے دیکھے تو وہ سمجھیں گے کہ ہماری گاڑی میں ایئر کنڈیشنر نہیں ہے''۔

✿ ✿ ✿

آرٹسٹ نے گاہک سے کہا : ''اس تصویر کے لیے میرے پانچ سال گزر گئے ہیں''۔
گاہک نے حیران ہو کر کہا : ''کیا اس قدر محنت کرنی پڑی ہے آپ کو؟''۔
آرٹسٹ نے جواب دیا : ''جی نہیں! تصویر تو ایک ہفتے میں ہی بن گئی تھی مگر گاہک پانچ سال بعد ملا ہے''۔

✿ ✿ ✿

استاد (اکرم سے) : ''تم آج اسکول دیر سے کیوں آئے ہو؟''۔

اکرم : ''جناب! میرا ایک روپیہ گم ہو گیا تھا میں وہ تلاش کر رہا تھا''۔

استاد (انور سے) : ''اور تم آج اسکول دیر سے کیوں آئے ہو؟''۔

انور : ''جناب! میں اس کے روپے پر پاؤں رکھ کر کھڑا تھا''۔

✿ ✿ ✿

ایک صاحب کہیں تعزیت کے لیے گئے وہاں انہوں نے مرحوم کے بیٹے سے پوچھا : ''مرحوم کو کیا بیماری تھی؟''۔

بیٹے نے جواب دیا : ''بیماری کیا تھی بڑھاپا بذات خود ایک بیماری ہے''۔

یہ سن کر ان صاحب نے رنجیدہ لہجے میں کہا : ''ہاں بھئی! واقعی یہ بہت خطرناک مرض ہے۔ ہمارے محلے میں بھی دو تین بچے اس بیماری سے مر چکے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک چور کسی پاگل کے ہاتھ سے بریف کیس چھین کر بھاگ گیا تو پاگل قبرستان جا بیٹھا

لوگوں نے اس سے پوچھا : ''چور تیرا بریف کیس لے گیا اور تو یہاں بیٹھا ہے؟''۔

پاگل نے جواب دیا : ''وہ یہاں کسی نہ کسی روز تو آئے گا''۔

✿ ✿ ✿

مقرر نے ایک تقریر کے دوران میں حاضرین پر ایک گہری نگاہ ڈالی اور پوچھا ''فرض کریں کہ ایک برتن میں پانی ہے اور دوسرے میں شربت دونوں برتن ایک پلیٹ فارم پر رکھے ہیں۔ اب میں ایک گدھے کو لاتا ہوں بتائیں وہ دونوں میں سے کونسی چیز پسند کرے گا؟''۔

ایک آواز آئی ''ظاہر ہے وہ پانی ہی پیئے گا''۔

مقرر نے پوچھا ''اچھا تو وہ پانی کو کیوں ترجیح دے گا؟''۔

جواب آیا : ''اس لیے کہ وہ گدھا ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک مصور اپنے پڑوسی کے بیٹے کی تصویر بنا رہا تھا شام کو اس نے تصویر دکھانے کے لیے ایک اور پڑوسی کو بلایا۔

پڑوسی تصویر دیکھ کر بولا : ''ارے یہ تو پپو ہے''۔

مصور کو فخر محسوس ہوا اور وہ چند تعریفی جملوں کا انتظار کرنے لگا۔

پڑوسی نے کچھ دیر تصویر کو غور سے دیکھا اور پھر کہا : ''مجھے داد دو کہ میں نے کتنا اچھا اندازہ لگایا ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک دوست (دوسرے سے) : ''اگر میں مر جاؤں تو تم کیا کرو گے؟''۔

دوسرے نے کہا : ''میں بہت زیادہ روؤں گا''۔

پہلا : ''تم مجھے رو کے دکھاؤ''۔

دوسرا : ''پہلے تم مر کے دکھاؤ''۔

✿ ✿ ✿

استاد (نصیر سے) : ''بلب کا جلنا کونسی توانائی ہے''۔

نصیر : ''سر! برقی توانائی''۔

استاد : ''اور موم بتی کا جلنا کونسی توانائی ہوگی''۔

نصیر : ''سر! حرارتی توانائی''۔

استاد : ''اچھا! یہ بتاؤ ساجد کا جلنا کونسی توانائی ہوگی''۔

نصیر : ''سر! شرارتی توانائی''۔

✿ ✿ ✿

ایک عورت نے اپنی سہیلی کی بہادری سے متاثر ہو کر کہا : ''تم نے واقعی بہادری دکھائی کہ ایک چور پر یوں پل پڑیں کہ وہ بھاگ کھڑا ہوا''۔

عورت نے جواب دیا : ''مجھے کب پتہ تھا کہ وہ چور ہے میں تو یہ سمجھی تھی کہ میرا شوہر دیر سے گھر آیا ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک پروفیسر صاحب مکان کی چھت پر بیٹھے کوئی کتاب پڑھ رہے تھے۔ اُن کی بیوی بھی پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی کہ زور کی آندھی آئی اور مکان کی چھت کو اُڑا کر لے گئی جب آندھی کا زور ٹوٹا تو دونوں میاں بیوی ایک پارک میں گرے پڑے تھے۔

پروفیسر صاحب نے بیوی کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر کہا: ''روتی کیوں ہو؟ خدا کا شکر کرو کہ ہماری جان بچ گئی''۔

بیوی بولی: ''میں رو نہیں رہی یہ تو خوشی کے آنسو ہیں آج ہم 30 برس بعد پہلی مرتبہ گھر سے اِکٹھے نکلے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک شخص کو آنکھوں کی شکایت تھی وہ ڈاکٹر کے پاس گیا اور کہنے لگا: ''ڈاکٹر صاحب! مجھے آنکھوں کے آگے دائرے گھومتے نظر آتے ہیں خُدارا کچھ علاج کیجئے''۔

ڈاکٹر نے اس کی آنکھوں کا معائنہ کیا اور آنکھوں میں دوا کے چند قطرے ٹپکا کر چند منٹ آرام کرنے کو کہا: تھوڑی دیر بعد اس نے مریض سے پوچھا: ''کہو....... کچھ افاقہ ہوا''۔

مریض بولا: ''جی ہاں! بہت..... اب دائرے صاف نظر آنے لگے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک آدمی ہر خوشگوار بات پر تین مرتبہ ہنستا تھا۔ اس کے دوست نے اس آدمی سے پوچھا ''یار! تم ایک ہی بات پر تین مرتبہ کیوں ہنستے ہو''۔

اس نے جواب دیا ''پہلی مرتبہ میں آپ کے ساتھ ہنستا ہوں دوسری بار جب میں بات سمجھتا ہوں اور تیسری مرتبہ مجھے اپنی بے وقوفی پر ہنسی آ جاتی ہے''۔

✿ ✿ ✿

کسی شخص نے ایک تھانیدار کی دعوت کی وہ دو مرغ مسلم کھا گیا کھانے کے بعد اسے ایک بوڑھا مرغ صحن میں نظر آیا اسے دیکھ کر تھانیدار بولا: ''واہ. دیکھو یہ مرغ کس شان سے چل رہا ہے''۔

میزبان نے جل کر جواب دیا: ''جناب! شان کیوں نہ دکھائے اس کے دو بیٹے ایک تھانیدار کی خدمت کر چکے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک دفعہ قائداعظم ایک جج سے کسی معاملے میں الجھ پڑے جب بحث طول پکڑ گئی تو جج نے تنگ آ کر کہا:

''مسٹر جناح! میں آپ کی بے سروپا باتیں ایک کان سے سن رہا ہوں اور دوسرے کان سے نکال رہا ہوں''۔

قائداعظم نے حاضر جوابی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

''شاید اس لیے کہ آپ کے دونوں کانوں کے درمیان کی جگہ خالی ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک آدمی نے ایک بچے سے کہا: ''ذرا یہ رومال تو سونگھنا اس میں سے کیسی خوشبو آ رہی ہے''۔

بچہ بولا: ''مجھے پتا ہے میں یہ سونگھوں گا تو بے ہوش ہو جاؤں گا اور آپ مجھے اٹھا کر لے جائیں گے''۔

آدمی: ''اچھا یہ چاکلیٹ تو کھا کر دیکھو''۔

بچہ: ''مجھے پتا ہے اس کے کھاتے ہی میں بے ہوش ہو جاؤں گا اور آپ مجھے بوری میں بند کر کے لے جائیں گے''۔

آدمی نے حیرت سے پوچھا: ''تمھیں یہ کیسے پتا چلا؟''۔

بچہ: ''میرے ابو نے مجھے بتایا ہے''۔

آدمی: ''اچھا تو تمھارے والد کون ہیں؟''۔

بچہ: ''یہ تو مجھے معلوم نہیں کیونکہ وہ مجھے بوری میں بند کر کے کہیں سے لائے تھے''۔

✿ ✿ ✿

ایک معصوم صورت لڑکا گلے میں تختی لٹکائے کھڑا تھا جس پہ لکھا تھا۔

''میں گونگا، بہرہ اور یتیم ہوں اللہ کے نام پر میری مدد کریں''۔

ایک راہ گیر نے اسے ایک روپیہ دیا اور پیار سے پوچھا: ''برخوردار! تم کب سے گونگے بہرے ہو؟''۔

بچے نے جواب دیا: ''جی پیدائشی ہوں''۔

✿ ✿ ✿

استاد (شاگرد سے) : ''عین نوازش کو جملے میں استعمال کرو''۔

شاگرد : ''اگر آپ ہمیں ہفتے میں پانچ چھٹیاں دے دیں تو آپ کی عین نوازش ہوگی''۔

❁ ❁ ❁

جنگل میں شکار کے لیے گئے ہوئے دو دوست آپس میں لڑ پڑے ایک نے دوسرے سے شکوہ کیا:

''تم نے دوبار گولی چلائی اور دونوں مرتبہ میری بیوی مرتے مرتے بچی ہے''۔

دوسرے نے معذرت کی اور کہا : ''اگر تم اجازت دو تو میں تیسری بار کوشش کر کے دیکھوں''۔

❁ ❁ ❁

ایک کاہل شخص کے مکان میں آگ لگ گئی آس پاس کے لوگ آگ بجھانے کے لیے دوڑے لیکن وہ مزے سے بیٹھا رہا اس سے ایک شخص نے پوچھا : ''تعجب ہے تمھارے گھر میں آگ لگ گئی ہے اور تم اطمینان سے بیٹھے ہو''۔

کاہل آدمی نے جواب دیا : ''میں اطمینان سے کہاں بیٹھا ہوں بلکہ میں تو بارش کے لیے دعا کر رہا ہوں''۔

❁ ❁ ❁

گاہک (دکاندار سے) : ''بھائی! کوئی اچھی خوشبو والی اگر بتی دینا''۔

دکاندار : ''یہ لیجئے اس کی خوشبو بہت ہی اچھی ہے پڑوسی کے گھر بھی جائے گی''۔

گاہک : ''پھر اسے اپنے پاس ہی رکھیں میں اپنے پڑوسی کو بھیجوں گا وہ خود ہی لے جائے گا''۔

❁ ❁ ❁

ایک آدمی اپنے نجومی دوست کے پاس گیا اور اس سے پوچھا۔

''آج میں جس مقصد کے لیے گھر سے نکلا ہوں کیا وہ پورا ہو جائے گا؟''۔

نجومی نے کہا : ''ہاں، بالکل سو فیصد آج کا دن تمھارے لیے بڑا مبارک ہے''۔

دوست بولا : ''تو پھر نکالو پانچ سو روپے مجھے سخت ضرورت ہے''۔

❁ ❁ ❁

اسلامیات کی کلاس میں ماسٹر صاحب نے بچوں کو تاکید کی : ''دائیں ہاتھ سے کھانا پینا چاہیے اگر بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا جائے تو شیطان ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہو جاتا ہے''۔

سائنس کے پیریڈ میں دوسرے ماسٹر صاحب نے بچوں کو تاکید کی : ''زیادہ میٹھا کھانے سے شوگر ہو جاتی ہے''۔

ایک بچے نے تمام باتیں غور سے سنیں اور گھر آ کر کھانے کے وقت اس نے کسٹرڈ کو بائیں ہاتھ سے کھانا شروع کیا۔

باپ نے پوچھا : ''بیٹا! تم بائیں ہاتھ سے کیوں کھا رہے ہو؟''۔

بچے نے جواب دیا : ''ابو! شیطان کو شوگر کرا رہا ہوں''۔

❁ ❁ ❁

ایک شخص (دوسرے سے) : ''ایک دفعہ میرے ساتھ بہت خوفناک واقعہ پیش آیا، شیر میرے بالکل سامنے آ گیا اور مجھے دیکھ کر غرانے لگا''۔

دوسرے دوست نے حیرت سے پوچھا : ''پھر کیا ہوا؟''۔

پہلے نے جواب دیا : ''ہونا کیا تھا ہم ایک دم چڑیا گھر کے جنگلے سے پیچھے ہٹ گئے''۔

❁ ❁ ❁

ایک دفعہ ایک جنگی فلم بن رہی تھی جس میں کئی ہزار لوگ کام کر رہے تھے ایک دن فلم کے پروڈیوسر نے منیجر سے پوچھا

''اتنے سارے لوگوں کو معاوضہ کہاں سے دیں گے''۔

منیجر نے جواب دیا : ''معاوضہ دینے کی کیا ضرورت ہے فلم کے آخری سین میں ایک آدھ اصلی بم چلا دیں گے''۔

❁ ❁ ❁

ایک پرانی نرس نئی آنے والی نرس کو ہسپتال دکھا رہی تھی ایک وارڈ کے قریب پہنچ کر پرانی نرس نے کہا: ''اس وارڈ میں وہ مریض ہیں جو خطرے کی حد کو پہنچ چکے ہیں''۔

نئی نرس نے پوچھا: ''آپ کا مطلب ہے کہ وہ مریض جو شدید بیمار ہیں''۔

پرانی نرس نے جواب دیا: ''جی نہیں، وہ مریض جو کافی حد تک صحت یاب ہو چکے ہیں اور اب وہ دوڑ سکتے ہیں''۔

❀ ❀ ❀

ایک آدمی (بچے سے): ''بیٹا! ڈاک خانہ کہاں ہے؟''۔

بچہ: ''جی! وہ ہمارے گھر کے سامنے ہے''۔

آدمی: ''اور تمہارا گھر کہاں ہے؟''۔

بچہ: ''جی ڈاک خانے کے سامنے''۔

آدمی (تنگ آکر): ''اف! یہ دونوں کہاں ہیں؟''۔

بچہ: ''جی آمنے سامنے''۔

❀ ❀ ❀

استاد (ہارون سے): ''کل تم اسکول کیوں نہیں آئے؟''۔

ہارون: ''جی! کل میں بیمار تھا''۔

عمر: ''سر! یہ تو کل سائیکل پر جا رہا تھا''۔

ہارون: ''وہ تو میں ڈاکٹر کو بلانے جا رہا تھا''۔

❀ ❀ ❀

فیصل (کاشف سے): ''تم مرغی کیوں ابال رہے ہو؟''۔

کاشف: ''اس لیے تاکہ یہ ابلے ہوئے انڈے دے''۔

❀ ❀ ❀

ایک دوست نے دوسرے دوست سے پوچھا: ''یار کوئی ایسا طریقہ بتاؤ کہ لوگ مجھے ہمیشہ یاد رکھیں''۔

دوسرے دوست نے جواب دیا: ''قرض لے کر واپس نہ کرو ہمیشہ یاد رکھے جاؤ گے''۔

❀ ❀ ❀

ایک موٹی عورت اپنے شوہر کے ساتھ ٹرین میں سفر کر رہی تھی اپنے شوہر سے بولی: ''میں اوپر والی برتھ پر کیسے جاؤں مجھے ڈر لگتا ہے''۔

شوہر نے جواب دیا تم: ''تم اوپر تو جاؤ برتھ خود ہی نیچے آ جائے گی''۔

❀ ❀ ❀

جمیل:...... یار عابد تمہارا عزم پختہ نہیں ہے۔

عابد کیا کروں سیمنٹ ہی ختم ہو گیا ہے۔

❀ ❀ ❀

باپ (بیٹے سے): ''تم آئس کریم پر پانی کیوں ڈال رہے ہو؟''

بیٹا:...... ''آپ ہی نے کہا تھا کہ بازار کی چیزیں دھو کر کھایا کرو''

❀ ❀ ❀

آج کے ماڈرن دور میں ایک ڈاکٹر کو اپنے پاس بندوق رکھنے کا بہت شوق تھا۔ ایک آدمی کلینک میں آیا اور ڈاکٹر سے کہا کہ کسی مریض کو چیک کرنا ہے۔ ہمارے ساتھ جلدی چلو ڈاکٹر نے بندوق اٹھالی اور ساتھ چل پڑا اس آدمی نے تعجب کے ساتھ ڈاکٹر سے پوچھا کیا ہمارے مریض کا علاج اس سے کرو گے۔

❀ ❀ ❀

ایک باپ اور بیٹا جنگل میں راستہ بھول گئے تھوڑی دیر بعد باپ نے بیٹے سے کہا بیٹا تم گھر چلے جاؤ تمہاری امی پریشان ہو گی میں راستہ ڈھونڈ کر گھر پہنچ جاؤں گا۔

❀ ❀ ❀

استاد نے بچے کو ڈانٹتے ہوئے کہا: ''اپنے ابو سے پوچھنا کہ وہ بھی بچپن میں ٹیچر کے سامنے دانت نکالتے تھے۔ بچے نے جواب دیا وہ تو اب تک اپنے دانت میز پر رکھ کر سوتے ہیں۔

❁ ❁ ❁

گاہک: (دکاندار سے) ''دیکھیے یہ سو کا نوٹ چل جائے گا؟''

دکاندار: ''سو کا نوٹ لے کر زمین پر رکھ دیتا ہے اور تھوڑی دیر بعد کہتا ہے یہ نہیں چلتا۔''

❁ ❁ ❁

استاد: (شاگرد سے) ''اور کی انگلش بتاؤ۔''

شاگرد: ''اینڈ''

استاد: ''شاباش بیٹا اب تم اوروں کی انگلش بتاؤ''

شاگرد: ''اینڈوں''

❁ ❁ ❁

ضرورت سے زیادہ موٹا تازہ آدمی موٹر سائیکل پر بیٹھا جا رہا تھا۔ کہ اچانک پٹرول ختم ہو گیا۔ پٹرول پمپ پر موٹر سائیکل روکی موٹے آدمی کا پیٹ ٹینکی کے اوپر تھا۔ اس نے پمپ والے کو مخاطب کیا اور کہا دو لیٹر پٹرول ڈال دو۔ پمپ والے نے جواب دیا کون سی ٹینکی میں۔

❁ ❁ ❁

ایک پاگل دوسرے سے یار ایئر کنڈیشنر میں سے ہوا کے ساتھ مٹی کیوں آ رہی ہے؟

دوسرا پاگل: ''تو تو بالکل پاگل ہے تجھے یہ بھی نہیں پتہ کہ واپڈا والے بجلی چھان کر نہیں بھیجتے۔''

❁ ❁ ❁

ایک جگہ نوجوان بریک ڈانس کر رہے تھے کہ اتنے میں ادھر سے دو کتوں کا گزر ہوا ایک کتے نے دوسرے سے پوچھا: ''یہ کیا کر رہے ہیں؟''

دوسرے نے جواب دیا: ''مجھے نہیں معلوم مگر جب میں ایسا کرتا ہوں تو میرا مالک مجھے بدہضمی دور کرنے کی دوا پلا دیتا ہے۔''

❁ ❁ ❁

ڈرائنگ روم میں سجے ہوئے شیر کو دیکھ کر مہمان نے میزبان سے پوچھا۔ ''بڑا خوب صورت شیر ہے یہ کہاں سے آیا'' ''بھارت سے'' دوست نے جواب دیا پچھلے سال اپنے چچا کے ساتھ شکار کھیلنے گیا تھا اس کے پیٹ میں کیا بھرا ہے؟

جواب ملا ''میرے چچا''

❁ ❁ ❁

ڈاکٹر کے پاس ایک مریض آیا رو کر کہنے لگا۔ ''ڈاکٹر صاحب آپ نے مجھے پہچانا؟

ڈاکٹر نے کہا جی نہیں۔

مریض بولا: ''ڈاکٹر صاحب میں وہی مریض ہوں جسے دو سال پہلے نمونیا ہو گیا تھا اور آپ نے نہانے سے منع کیا تھا اب میں یہ پوچھنے آیا ہوں کہ کیا میں نہا لوں۔''

❁ ❁ ❁

پہلا دوست: (دوسرے سے) ''یار میرا برف والا پانی پینے کو دل چاہ رہا ہے۔''

دوسرا دوست: ''پی لو''

پہلا: ''کیا کروں ڈاکٹر نے منع کیا ہے۔''

دوسرا: ''برف کو ابال کر پی لو۔''

❁ ❁ ❁

استاد (شاگرد سے): ''تو آج کا سبق یہ ہے کہ سعودی عرب کا دارالحکومت ریاض ہے۔''

شاگرد نے جواب دیا: ''جناب مگر ریاض تو میرا بھائی ہے۔''

❁ ❁ ❁

ایک شخص روزانہ خواب میں فٹ بال کھیلتا تھا اسے ماہر نفسیات نے اس کا معائنہ کر کے کہا آج خواب کے دوران یہ گولی جگا کر کھلا دیں جس پر اس شخص نے جواب دیا آج تو ہرگز نہیں کھاؤں گا کیونکہ آج فائنل ہے۔''

❁ ❁ ❁

ماں نے کہا: ''آٹا نہیں ہے اب کیا ہوگا۔''

بچے نے کہا: ''آئیڈیا'' آج کا کام تو ہو جائے گا' کیونکہ ساتھ والے گھر میں نئے لوگ آئے ہیں انہیں کیا معلوم کہ ہم روز مانگتے ہیں۔

❀ ❀ ❀

چار چوہے درخت کی شاخوں پر بیٹھے گپیں لگا رہے تھے۔ کہ جنگل کے درختوں میں سے ایک ہاتھی نمودار ہوا اور اس درخت کے نیچے سے گزرا جس پر چوہے بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک ایک چوہے کا پاؤں پھسلا اور وہ ہاتھی پر جا بیٹھا یہ دیکھ کر تینوں چوہے پر جوش ہو کر بولے کچل ڈالو کچل ڈالو اس نے ہمارے بھی بہت سے ساتھی کچلے ہیں۔

❀ ❀ ❀

ایک دفعہ ایک چیونٹی ایک درخت کے نیچے چھپی ہوئی تھی۔ وہ کسی کا انتظار کر رہی تھی اچانک وہاں سے گلہری کا گزر ہوا اس نے چیونٹی سے پوچھا: ''بہن تم یہاں کیا کر رہی ہو'' تو چیونٹی نے جواب دیا: ''میں دیکھ رہی ہوں کہ باقی کب یہاں آئیں اور میں اسے اپنا پاؤں مار کر نیچے گرا دوں۔''

❀ ❀ ❀

استاد (شاگرد سے) ''سرگرم کو فقرے میں استعمال کرو۔''

شاگرد: ''گرمیوں میں ننگے سر پھرنے سے سر گرم ہو جاتا ہے۔''

❀ ❀ ❀

ایک صاحب اپنے دوست کی تصویر لے کر فوٹو گرافر کے پاس گئے اور کہنے لگے: ''میرے دوست نے یہ تصویر ٹوپی پہن کر کھنچوائی تھی جب کہ میں نے کہا تھا کہ بغیر ٹوپی کے کھنچوانا۔ کیا آپ کسی طرح سے یہ ٹوپی ہٹا سکتے ہیں۔''

فوٹو گرافر ادب سے بولا: ''جی ہاں جناب لیکن یہ بتائیے کہ آپ کے دوست الٹی مانگ نکالتے ہیں یا کہ سیدھی؟''

ان صاحب نے ایک لمحے کو سوچا پھر معصومیت سے بولے: ''جب آپ ٹوپی اتاریں گے تو خود ہی پتا چل جائے گا۔''

❀ ❀ ❀

استاد: سنتری کسے کہتے ہیں۔

شاگرد: سنترے کی بہن کو جناب۔

❀ ❀ ❀

باپ بیٹے سے: ''بتاؤ دنیا میں سب سے زیادہ خطرناک کون ہے؟''

بیٹا: ''ہمارے ماسٹر صاحب۔''

❀ ❀ ❀

ایک آدمی شہر کے نزدیک ریلوے لائن پر پھاٹک کیوں لگا دیتے ہیں؟

دوسرا: ''اس لیے کہ گاڑی شہر میں داخل نہ ہو جائے۔''

❀ ❀ ❀

سلیم شام کی نماز پڑھ چکا تو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے لگا: ''اے خدا جاپان کو پاکستان کا دارالخلافہ بن دے۔''

یہ سن کر اس کے چچا نے پوچھا: ''کیوں بیٹا یہ کیوں؟'' سلیم بولا: ''چچا جان کیا بتاؤں۔ آج کے پرچے میں یہی لکھ آیا ہوں۔''

❀ ❀ ❀

پہلا افیمی: ''ارے آپ کا تو انتقال ہو گیا تھا۔''

دوسرا افیمی: ''جی ہاں۔''

پہلا: ''پھر کیسے آنا ہوا؟''

دوسرا: ''کیا بتاؤں گرمی بہت تھی قبر میں بس چلا آیا۔''

❀ ❀ ❀

ننھا جاوید دوڑتا ہوا آیا اور امی سے بولا: ''امی اچار کے مٹکے میں ایک چوہا پڑا ہے۔''

امی بولیں: ''بیٹا تم نے اسے باہر نکال دیا؟''

ننھے نے کہا: ''نہیں امی۔ میں نے اس میں بلی ڈال دی ہے۔''

❀ ❀ ❀

استاد: ''تمہیں معلوم ہے کہ زمین گول ہے۔کیاتم زمین کے اردگرد چل سکتے ہو؟''

احمد: ''نہیں جناب۔''

استاد:''کیوں؟''

احمد: ''میرے پیر میں چوٹ لگ گئی ہے۔''



مالک: ''یہ کون شیطان کی خالہ ہے جو جھاڑو دے رہی ہے' تمام گرد حلق میں جارہی ہے۔''

نوکر: حضور آپ کی خالہ ہیں جو پرسوں کراچی سے آئی ہیں۔''



ایک شخص نے ایک شرارتی بچے سے پوچھا:''تم کس خاندان کے چشم و چراغ ہو؟''

بچے نے جواب دیا:''جانوروں کے۔''

''وہ کیسے۔''

وہ اس لیے کہ امی مجھے اُلو کہتی ہیں' ابو جان گدھا اور دادا شیر کہتے ہیں اور ماسٹر صاحب بھالو کہتے ہیں۔



ایک دیہاتی عورت پہلی بار گاؤں سے شہر آئی اور بس کے انتظار میں سٹاف پر کھڑی ہوگئی۔بس آئی تو بہت زیادہ رش تھا۔دیہاتی عورت کو کہیں بھی بیٹھنے کے لئے جگہ نہ ملی۔اتفاق سے ڈرائیور ہوٹل میں چائے پینے گیا ہوا تھا۔دیہاتی عورت ڈرائیور کی سیٹ پر بیٹھ گئی۔تھوڑی دیر کے بعد جب ڈرائیور آیا تو اس نے دیہاتی عورت سے کہا: ''اماں جی میری جگہ خالی کرو۔''

بڑی بی کہنے لگی:''بیٹا تم تو جوان آدمی ہو کھڑے کھڑے بھی چلے جاؤ گے۔''



ایک امریکی جرنیل فضائیہ کے ہیڈ کوارٹر کا معائنہ کرنے لگا ایک بوڑھے کپتان کو دیکھ کر اسے بہت حیرت ہوئی: اور کہا کہ تم ابھی تک کیپٹن ہو؟''

بوڑھا کپتان مسکرایا اور بولا:

''میری کہانی طویل ہے۔آپ سننا پسند فرمائیں تو عرض کروں۔دوسری جنگ عظیم کے دوران میں بحراوقیانوس کے عین بیچ ایک جزیرے میں مجھے بھیج دیا گیا۔کام ہمارا یہ تھا کہ خطرے کی گھنٹی بجتے ہی ہوائی جہاز اڑانا ہے اور دشمن کا سامنا کرنا ہے۔روزانہ آدھی رات کو گھنٹی بجتی' ہم سب آنکھیں ملتے' گالیاں دیتے ہوائی اڈے کی طرف بھاگتے۔وہاں سگنل آتا کہ یہ محض پریکٹس کے لیے کیا گیا تھا۔یوں نیندیں حرام ہونے سے میں بہت اکتایا۔اس عرصہ میں ایک بن مانس سے کچھ یاری ہوگئی تھی۔وہ کودتا پھاندتا میرے کمرے میں آ گھستا۔رفتہ رفتہ میں نے اسے آداب سکھائے۔میز پر بیٹھ کر کھانا سکھایا۔ایک روز اچانک خیال آیا کہ کیوں نہ اس سے کام لوں کہ میری پریشانی کم ہو۔اب میری سب مشقیں حل ہوگئیں۔روزانہ رات کو گھنٹی بجتی۔بن مانس میری وردی پہنتا اور ہوائی اڈے کی طرف دوڑتا۔تھوڑی دیر میں سگنل آنے پر لوٹ آتا۔میں مزے میں پڑا سویا رہتا۔ایک رات ٹھیک آف کا سگنل بھی آ گیا۔بن مانس مجھ سے پہلے آگے جا چکا تھا۔میں نے جلدی جلدی ٹرنک سے دوسری وردی نکالی اور بھاگم بھاگ ہوائی اڈے پر پہنچا۔کیا دیکھتا ہوں کہ جہاز اوپر اٹھ رہا ہے اور بن مانس اندر اطمینان سے بیٹھا ہے۔میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے کہ اب کیا ہوگا۔''

''پھر کیا ہوا؟''جرنیل نے بے صبری سے پوچھا؟

''ہوتا کیا؟''اس نے اطمینان سے جواب دیا۔

''بس اب وہ میجر ہے اور میں ابھی تک کپتان ہوں۔''



(استاد شاگرد سے):''پاکستان کے کتنے صوبے ہیں؟''

شاگرد:''چار۔''

استاد:''کون کون سے۔''

شاگرد:''ایک تو پنجاب، دوسرا مجھے یاد نہیں۔ تیسرا کتاب سے مٹا ہوا ہے' چوتھا آپ سے پوچھنے والا تھا۔''



شانی صبح کی نماز کے بعد گڑگڑا کر دعا مانگ رہا تھا۔ یا اللہ! ملتان کو پاکستان کا دارالخلافہ بنا دے۔ جب اس کی امی نے یہ سنا تو حیران ہو کر پوچھا:''ارے بیٹا ایسے دعا کیوں مانگ رہے ہو؟''

''امی جان میں پرچے میں یہی لکھ کر آیا ہوں۔'' شانی نے بڑی معصومیت سے جواب دیا۔



منے میاں سے جب پوچھا گیا کہ ان کی کلاس رپورٹ کیوں خراب ہے تو بڑی متانت اور سنجیدگی سے بولے:

''دیکھئے ناں میرے استاد ایم اے ہیں جبکہ میں تیسری کلاس میں پڑھتا ہوں۔ ظاہر ہے میں تو ان کی نظر میں نالائق ہی رہوں گا ناں۔''



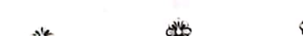
بچہ:''ابا جان مجھے دودھ کیوں نہیں ملتا۔''

باپ: ''بیٹا ہم نے گائے بیچ دی ہے نا۔''

بچہ:''کیوں؟''

باپ:''وہ تمہیں مارتی تھی نا۔''

بچہ: ''ابا جان مجھے تو امی بھی مارتی ہیں۔''



مجید لاہوری ایک دلچسپ انسان اور عظیم شاعر تھے۔ ایک بار وہ مشاعرے میں بیٹھے پڑھنے والے شاعروں پر پھبتیاں کس رہے تھے ایک کہنہ مشق بزرگ شاعر کی باری آگئی مشاعرے میں ''بات کیا کیا رات کیا کیا'' کی زمین پر اشعار پڑھے جا رہے تھے بزرگ شاعر نے پہلا مصرع پڑھا

یہ دل ہے یہ جگر ہے یہ کلیجہ

مجید لاہوری نے بے ساختہ شعر اس طرح مکمل کر دیا

قصائی دے گیا سوغات کیا کیا



مجسٹریٹ (ملزم سے) : ''تمہارے خلاف چوری کا الزام ثابت نہیں ہو سکا اس لیے تمہیں رہا کیا جاتا ہے''۔

ملزم : ''جناب! مجھے ایک ہفتہ قید میں رکھا گیا ہے کیا اس کے بدلے کوئی چھوٹا موٹا جرم کرنے کی اجازت ہے؟''۔



ایک لڑکا فیل ہو گیا اس کے باپ نے اس سے پوچھا : ''بیٹا! جب تم سے میں نے وعدہ کیا تھا کہ پاس ہو جاؤ گے تو میں تمہیں موٹر سائیکل لے کر دوں گا لیکن تم فیل ہو گئے ہو مجھے تم یہ بتاؤ کہ سارا سال کیا کرتے رہے ہو؟''۔

بیٹے نے جواب دیا : ''ابا جان! میں موٹر سائیکل چلانا سیکھتا رہا ہوں''۔



ایک شخص کی بیوی گم ہو گئی تو اس شخص نے اخبار میں گمشدگی کی اطلاع یوں دی۔

''میری بیوی پچھلے جمعے کو گم ہو گئی ہے اگر کسی نے اطلاع دینے کی کوشش کی تو میں اسے جان سے مار دوں گا''۔



عاطف (عزیز سے) : ''میرے ابو اتنے بہادر ہیں جتنا شیر، اتنے طاقت ور ہیں جتنا گینڈا، اتنے اونچے ہیں جتنا زرافہ، اتنے تیز رفتار ہیں جتنا چیتا، اُن کی نظر اتنی تیز ہے جتنی عقاب کی اور وہ اتنے چالاک ہیں جتنی لومڑی''۔

عزیز نے حیران ہو کر پوچھا : ''تمھارے ابو کس چڑیا گھر میں ہیں؟''۔



میزبان نے ایک بچے سے کہا : ''بیٹے ! یہ چمچے آپ کیوں دھو رہے ہیں یہ تو نوکروں کا کام ہے''۔

بچے نے جواب دیا : ''انکل ! وہ تو ٹھیک ہے لیکن کیا مجھے اپنی جیبیں خراب کرنی ہیں؟''۔



مالک (نوکر سے) : ''پولیس اسٹیشن جاؤ اور ان سے کہو کہ رات کا وقت تھا تارے چمک رہے تھے کتے بھونک رہے تھے چور آیا دیوار پھلانگی اور گائے لے گیا''۔

نوکر نیند کے عالم میں پولیس اسٹیشن پہنچا اور تھانیدار سے یوں کہنے لگا : ''جناب ! صبح کا وقت تھا کتے چمک رہے تھے ستارے بھونک رہے تھے چور آیا گائے پھلانگی اور دیوار لے گیا''۔



ایک سکھ صاحب صبح سویرے کوٹ پینٹ پہن کر آفس جا رہے تھے کہ اچانک انہیں سڑک کے عین درمیان کیلے کا چھلکا پڑا نظر آیا اسے دیکھ کر سکھ صاحب وہیں ایک دم رُک گئے اور خود سے کہنے لگے۔

''اوئے ! ایہہ کی مصیبت اے، اج مینوں فیر پھسلنا پینا اے'' (یہ کیا مصیبت ہے آج مجھے پھر پھسلنا پڑے گا)۔



ایک شخص ٹرین کے سفر کے دوران میں اکیلا پوری سیٹ پر لیٹا ہوا تھا ایک آدمی آیا اور اس سے کہا : ''سیٹ سے اٹھو''۔

اس نے کہا : ''تمھیں پتا نہیں میں کون ہوں؟''۔

وہ آدمی ڈر کر چلا گیا تھوڑی دیر بعد دوسرا آدمی آیا اس نے بھی اسے اٹھنے کو کہا مگر اس شخص نے اسے بھی وہی جواب دیا

کچھ دیر بعد ایک پہلوان آیا اور اس نے غصے سے کہا : ''اٹھو سیٹ سے''۔

اس شخص نے جواب دیا : ''تجھے پتا نہیں میں کون ہوں''۔

پہلوان نے غصے سے دوبارہ پوچھا : ''مجھے بتاؤ تم کون ہو''۔

اس شخص نے ڈھیلے لہجے میں جواب دیا : ''جناب ! میں بیمار ہوں''۔



باپ (بیٹے سے) : ''امجد ! دیکھو میں تمھیں شریر لڑکوں کی صحبت سے دور رکھنا چاہتا ہوں''۔

امجد : ''ابا جان ! اسی لیے تو میں اسکول نہیں جاتا''۔



ایک کنجوس امیر آدمی کے گھر کچھ مہمان آئے کھانے کے وقت کنجوس میزبان نے ان سے پوچھا ''آپ کیا کھائیں گے؟''۔

مہمانوں نے کہا : ''جو آپ کھائیں گے وہی ہم کھا لیں گے''۔

کنجوس میزبان خوش ہو کر بولا : ''بھئی ! میرا دل تو ہوا کھانے کو چاہتا ہے آج آپ بھی میرے ساتھ ہوا ہی کھائیں''۔



تین دوست صبح کی سیر کر رہے تھے کہ ان کو ایک بھینس نظر آئی جس کے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا

ایک نے کہا : ''دیکھو، بھینس صابن کھا رہی ہے''۔

دوسرا بولا : ''نہیں بھئی ! بھینس سرف کھا رہی ہے''۔

تیسرے نے کہا : ''تم دونوں بالکل بے وقوف ہو، بھینس تو ٹوتھ برش کر رہی ہے''۔



ماں (بیٹے سے): ''وسیم! میری خاطر دوا پی لو، دیکھو میں تمھاری خاطر ہر کام کرتی ہوں''۔
وسیم نے کہا: ''امی جان! اچھا تو پھر آپ میری خاطر یہ دوا بھی پی لیجئے''۔

✿ ✿ ✿

ایک پہاڑ پر فلم کی شوٹنگ ہو رہی تھی۔ ہیرو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنے لگا تو ایک پٹھان نے اسے دیکھا اور بولا:
''اوئے خانہ خراب کا بچہ! نیچے گر کر مر جائے گا''۔
ہیرو جب چوٹی پر پہنچا تو اس نے آواز دی ''شیریں، شیریں''۔
پٹھان کہنے لگا ''ہم نے بولا تھا نا کہ نہ چڑھو، اب سیڑھی مانگ رہا ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک صاحب انتقال کر گئے رشتے داروں نے فیصلہ کیا کہ مرحوم کا ایک فوٹو بطور یادگار ہو جائے چنانچہ فوٹو گرافر کو بلایا گیا۔
اس نے اپنا کیمرہ فٹ کیا۔ لاش کے چہرے سے کپڑا ہٹایا گیا تو فوٹو گرافر نے حسب عادت فوٹو کھینچنے سے پہلے کہا:
''یس ریڈی پلیز! ذرا سا مُسکرائیے''۔

✿ ✿ ✿

ڈاکٹر نے مریض سے پوچھا: ''میں نے آپ کو ایک سال کے بچے کی ہلکی خوراک کھانے کو کہا تھا کیا آپ نے کھائی؟''۔
مریض نے کہا: ''جی ہاں کھائی تھی''۔
ڈاکٹر نے پوچھا: ''کیا کھایا تھا؟''۔
مریض نے جواب دیا: ''نارنگی کے چھلکے تھوڑی سی مٹی ایک شیشے کی گولی اور کچھ کاغذ کے ٹکڑے''۔

✿ ✿ ✿

ایک خاتون (دوسری سے): ''بہن تم مٹھائی کا ڈبا غسل خانے میں کیوں رکھ رہی ہو''۔
دوسری نے جواب دیا: ''بہن! یہی تو وہ جگہ ہے جہاں منا کئی کئی ہفتے داخل نہیں ہوتا''۔

✿ ✿ ✿

وکیل (ملزم سے): ''تمھیں کس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے''۔
ملزم: ''سرکاری کام میں رکاوٹ ڈالنے کے الزام میں''۔
وکیل: ''تم نے کیا کیا تھا؟''۔
ملزم: ''پولیس والا پانچ سو روپے مانگ رہا تھا اور میں اسے صرف دو سو روپے دینا چاہتا تھا''۔

✿ ✿ ✿

ٹیکسی ڈرائیور (مسافر سے): ''جناب! میں میٹر چلانا بھول گیا ہوں اس لیے سمجھ میں نہیں آتا آپ سے کتنے پیسے لوں؟''۔
مسافر: ''پریشانی کی کوئی بات نہیں میں بھی اپنا بٹوا گھر بھول آیا ہوں''۔

✿ ✿ ✿

ایک صاحب اپنی بدزبان اور جھگڑالو بیوی کو سپردِ خاک کر کے لواحقین کے ساتھ گھر لوٹ رہے تھے کہ ایک دم آسمان پر زور سے بجلی کڑکی اور بارش شروع ہو گئی۔
ان صاحب نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا: ''معلوم ہوتا ہے اس کی روح اب اوپر پہنچی ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک دس سالہ بچے نے ایک امیر بوڑھے سے کہا: ''اگر آپ مجھے تیس روپے دے دیں تو میں بچھڑے ہوئے والدین کے پاس پہنچ جاؤں گا''۔
امیر آدمی نے ترس کھا کر تیس روپے اس کو دیتے ہوئے پوچھا: ''بیٹے! تمہارے والدین کہاں ہیں؟''۔
بچے نے جواب دیا: ''وہ سامنے والے سینما میں فلم دیکھ رہے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

اسمبلی کا امیدوار تقریر کرنے کے بعد خاموش ہوا تو کسی نے زوردار آواز میں کہا : ''تم جھوٹے اور بے ایمان ہو میں تمہارے مقابلے میں شیطان کو ووٹ دینا پسند کروں گا''۔

امیدوار نے مسکراتے ہوئے کہا : ''ٹھیک ہے جناب ! اگر آپ کا دوست الیکشن میں کھڑا نہ ہوا تو پھر آپ مجھے ہی ووٹ دیجیے گا''۔



استاد نے شاگرد سے کہا : ''عینک کی تعریف کرو''۔

شاگرد نے عینک کی تعریف کچھ یوں کی : ''عینک اس چیز کو کہتے ہیں جو انسان کی ناک پر بیٹھ کر اس کے کان پکڑ لے''



قائداعظم کو بچوں سے بہت محبت تھی اور وہ ان کی معصوم خواہشات کا بہت خیال رکھتے تھے۔

ایک بار جب وہ طلبہ سے خطاب کرنے کے لئے آئے تو ان سے آٹوگراف لینے والوں کا ہجوم جمع ہو گیا ہر کوئی دستخط کے لئے قائداعظم کے سامنے خوبصورت آٹوگراف بک پیش کر رہا تھا۔

ایک لڑکا ایسا تھا جس کے پاس کوئی آٹوگراف بک نہ تھی مگر اسے قائداعظم سے آٹوگراف حاصل کرنے کا بہت شوق تھا اس نے ڈرتے ڈرتے ایک سادہ کاغذ ان کے سامنے کر دیا قائداعظم بچے کو دیکھ کر مسکرائے اور جلدی سے کاغذ لے کر اس پر دستخط کر دیے اور یہ کہتے ہوئے کاغذ بچے کو تھما دیا ''بیٹا ! تم تو گاندھی سے بھی بڑے نکلے ، وہ آج تک مجھ سے سادہ کاغذ پر دستخط حاصل نہیں کر سکا''۔



ایک سکھ شاعر نے جو بی اے پاس تھا غالب کے اشعار کی تشریح لکھنا شروع کی جب یہ شعر سامنے آیا

موت کا ایک دن معین ہے

نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

تو اس کی تشریح اس طرح کی غالب کہتا ہے کہ

''موت جب بھی آئے گی دن کے وقت ہی آئے گی پھر رات کو نیند کیوں نہیں آتی ؟''۔



ایک شخص کسی وکیل کے پاس آیا اور کہا : ''جناب ! میں نے ایک شخص کے چہرے پر مکہ مار کر اس کے دانت توڑ دیئے ہیں اس نے مجھ پر مقدمہ کر دیا ہے مہربانی کر کے آپ میری پیروی کریں''۔

وکیل نے اس سے پوچھا : ''تم نے اسے مکہ کیوں مارا تھا؟''۔

اس شخص نے جواب دیا : ''جناب ! اس نے مجھے ایک ماہ قبل گینڈا کہا تھا''۔

وکیل نے حیران ہو کر پوچھا : ''تم نے ایک ماہ گزرنے کے بعد اس مکہ کیوں مارا ہے؟''۔

اس شخص نے معصومیت سے جواب دیا : ''جناب ! دراصل میں نے گینڈا آج ہی دیکھا ہے''۔



مالک نے نوکر کو ایک خط دے کر کہا : ''خط پر چار روپے کا ٹکٹ لگا کر لیٹر بکس میں ڈال دینا''۔

نوکر ذرا بے وقوف تھا اس نے ٹکٹ نہ لگائے اور خط کو لیٹر بکس میں ڈال آیا

مالک نے پوچھا : ''کیوں بھئی ! خط پر ٹکٹ لگا دیے تھے نا؟''۔

نوکر نے خوشی سے جواب دیا : ''نہیں جناب ! میں نے آپ کے پیسے بچا لیے ، ڈاکیے سے نظر بچا کر خط کو لیٹر بکس میں ڈال دیا''۔



ایک دوست (دوسرے سے) : ''بتاؤ اس دنیا کا سب سے شریف آدمی کون ہے؟''۔

دوسرے نے کہا : ''یہ بتا کر میں اپنے منہ میاں مٹھو نہیں بننا چاہتا''۔

پہلا : ''اچھا تو سب سے بے ایمان کون ہے؟''۔

دوسرا : ''یہ بتا کر میں تم سے دشمنی مول نہیں لینا چاہتا''۔



ایک کانسٹیبل نے کنویں سے بچاؤ بچاؤ کی آواز سن کر اس میں رسی ڈالی اور کھینچا تو ایک آدمی نظر آیا، اچانک دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ تو ایس پی صاحب ہیں۔

کانسٹیبل نے فوری طور پر رسی کو چھوڑ دیا اور سلیوٹ کرتے ہوئے کہا : ''السلام علیکم سر''۔



نوکر : ''جناب! ایک سامان بیچنے والا باہر کھڑا ہے وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے''۔

مالک : ''کون ہے''۔

نوکر : ''مونچھوں والا ہے''۔

مالک : ''اس سے کہہ دو ہمیں مونچھوں کی ضرورت نہیں ہمارے پاس پہلے سے موجود ہیں''۔

❁ ❁ ❁

مزدور نے تنخواہ میں اضافے کا مطالبہ کرتے ہوئے کارخانے کے مالک سے کہا : ''جناب! میری شادی ہوگئی ہے''۔

مالک بولا: ''کارخانے کے باہر ہونے والے حادثات کے ہم ذمے دار نہیں ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ڈاکٹر (ایک عورت سے) : ''آپ کے شوہر کو سخت آرام کی ضرورت ہے میں نے نیند کی دوا لکھ دی ہے''۔

عورت نے پوچھا : ''لیکن یہ دوا ان کو دینی کب ہے؟''۔

ڈاکٹر : ''یہ دوا ان کے لیے نہیں بلکہ آپ کے لیے ہے''۔

❁ ❁ ❁

جج (ایک ملزم سے جس پر قتل کا الزام تھا) : ''کیا تم نے مقتول کو قتل کیا ہے؟''۔

ملزم : ''جی نہیں جناب!''۔

جج (ہوشیاری سے) : ''مگر مقتول کا بیان ہے کہ تم نے اسے چھ گولیاں ماری تھیں''۔

ملزم (جلدی سے) : ''یہ جھوٹ ہے میں نے اس کو تین گولیاں ماری تھیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک شکاری نے دوسرے سے کہا : میں نے مصر میں 100 چیتے مارے۔

دوسرا بولا : مصر میں تو چیتے ہوتے ہی نہیں۔

پہلا شکاری : ہوں گے کہاں میں نے تو سب ختم کردیئے ہیں۔

❁ ❁ ❁

پہلا دوست (دوسرے سے) : ''میں اپنی شاعری سے دنیا میں آگ لگا دینا چاہتا ہوں''۔

دوسرے دوست نے کہا : ''میرے خیال میں تو زیادہ مناسب یہ ہوگا کہ تم اپنی شاعری ہی کو آگ لگا دو''۔

❁ ❁ ❁

تنویر (طاہر سے) : ''میں ایک مرتبہ نہایا تو پانی دس میل تک پھیل گیا''۔

طاہر : ''یہ کیسے ممکن ہے؟''۔

تنویر : ''بالکل ممکن ہے کیونکہ میں ریل گاڑی کے غسل خانے میں نہا رہا تھا''۔

❁ ❁ ❁

ایک بوڑھی عورت نیند نہ آنے کے مرض میں گرفتار تھی ڈاکٹروں سے مایوس ہو کر وہ ایک ماہر ہپناٹزم کے پاس گئی وہ بھی انہیں بٹھا کر بہت دیر تک ''آپ سو رہی ہیں، آپ کو نیند آ رہی ہے'' وغیرہ کہتا رہا مگر بات نہ بنی۔

بالآخر اس نے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا : ''میں معافی چاہتا ہوں خاتون میں آپ کو سلانے میں ناکام رہا''۔

اس بات پر بوڑھی عورت نے کہا : ''خیر تم بالکل ناکام بھی نہیں ہوئے کم از کم میری ٹانگیں سو گئی ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک مرغی خانے کے مالک کو صاف ستھرے اور دیانت دار ملازم کی ضرورت تھی ایک امیدوار آیا تو مالک نے اس سے پوچھا : ''اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ تم انڈے چوری نہیں کرو گے؟''۔

اس نے جواب دیا : ''جناب! اس کا اندازہ اس بات سے لگا لیں کہ میں نے ایک حمام پر تین سال نوکری کی اور ایک مرتبہ بھی نہیں نہایا''۔

❁ ❁ ❁

ماں نے بیٹے کو لیٹے دیکھ کر کہا : ''تمھارے امتحان شروع ہونے والے ہیں اور تم ہو کہ رات دن سوتے رہتے ہو''۔

بیٹے نے جواب دیا : ''امی! ماسٹر صاحب نے کہا تھا کہ تم اس وقت ہی پاس ہو سکتے ہو جب دن رات ایک کر دو''۔



استاد (شاگرد سے) : ''کل تم اسکول کیوں نہیں آئے''۔

شاگرد : ''جناب! کل میرے امی ابو کی لڑائی ہو گئی تھی''۔

استاد : ''تو تم کیا کر رہے تھے''۔

شاگرد : ''جناب! میں جوتیاں پکڑا رہا تھا''۔



ایک انسپکٹر سکول کے معائنے کے لیے تشریف لائے ساتویں جماعت میں داخل ہو کر انہوں نے بلیک بورڈ پر فقرہ لکھا

''ہم دودھ پیتا ہے'' اور ایک لڑکے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا ''اس جملے میں کیا غلطی ہے؟''۔

لڑکے نے پراعتماد لہجے میں جواب دیا ''جناب آپ کی لکھائی بہت خراب ہے''۔



ایک آدمی (دوسرے سے) : ''اس گھر میں نہ رہیں یہ گدھوں کے رہنے کے قابل ہے''۔

دوسرا آدمی : ''آپ کو کیسے معلوم ہوا؟''۔

پہلا آدمی : ''پہلے میں خود یہیں رہتا رہا ہوں''۔



ایک صاحب (اپنے دوست سے) : ''میرے ڈاکٹر نے وعدہ کیا تھا کہ میں ایک ہفتے میں اپنے قدموں پر چلنے لگوں گا''

دوست نے پوچھا : ''پھر کیا ہوا؟''۔

ان صاحب نے جواب دیا : ''اس کی پیشن گوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی اس کا بل دیکھتے ہی مجھے اپنی گاڑی فروخت کرنا پڑ گئی اور اب میں پیدل چل رہا ہوں''۔



مصنف (نئے ملازم سے) : ''یہ کون سا کاغذ جلا رہے ہو؟''۔

ملازم : ''وہی جو آپ نے ابھی ابھی لکھے ہیں میں کوئی پاگل تو نہیں ہوں جو بغیر دیکھے سادہ کاغذ جلا دوں''۔



ایک گاہک نے حجام کی دکان میں کھڑے ہوئے کتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حجام سے کہا:

''یہ کتا کتنی توجہ سے تمھیں بال کاٹتے دیکھ رہا ہے''۔

حجام نے بے نیازی سے بال کاٹتے ہوئے کہا : ''کبھی کبھی گاہک کا کان کٹ کر نیچے گر جاتا ہے یہ اس چکر میں یہاں کھڑا رہتا ہے''۔



کنجوس باپ (بیٹے سے) : ''اگر میں تم کو ایک روپیہ دوں تو تم اس کا کیا کرو گے؟''۔

بیٹا : ''ابو! میں آپ کو واپس کر دوں گا''۔

باپ نے حیران ہو کر پوچھا : ''وہ کیوں؟''۔

بیٹے نے جواب دیا : ''اس لئے کہ میرے سو جانے کے بعد آپ میری جیب سے ایک روپیہ نکال لیں گے''۔



اپنے موٹاپے سے بیزار ایک شخص ڈاکٹر کے پاس گیا تو اس نے پچاس گولیوں سے بھری ایک شیشی اسے پکڑا دی۔

مریض نے پُر امید ہو کر پوچھا : ''ڈاکٹر صاحب! کیا یہ سب گولیاں کھانے سے میرے موٹاپے میں خاطر خواہ کمی ہو جائیگی''۔

ڈاکٹر نے جواب دیا : ''یہ گولیاں کھانے کے لئے نہیں ہیں، آپ ہر روز صبح سویرے بستر سے اٹھنے کے بعد اس شیشی کی تمام گولیاں فرش پر اُلٹ دیں اور شیشی اپنے قد کے برابر کسی اونچی جگہ پر رکھ دیں اس کے بعد باری باری ایک گولی فرش سے اُٹھائیں اور شیشی میں ڈالتے جائیں، چند روز تک یہ علاج باقاعدگی سے کریں، انشاءاللہ افاقہ ہوگا''۔

✿ ✿ ✿

آٹھویں کلاس کے طالب علم ایک سائنسی نمائش میں ایک تصویر کے سامنے کھڑے تھے۔

ایک نے دوسرے سے کہا : ''یہاں بتایا گیا ہے کہ آکسیجن گیس دو سو سال پہلے دریافت کی گئی تھی''۔

دوسرے نے حیران ہو کر پوچھا : ''واہ! پھر لوگ اس سے پہلے کس طرح سانس لیتے تھے''۔

✿ ✿ ✿

استاد (شاگرد سے) : ''غسل میں کتنے فرض ہوتے ہیں''

شاگرد : ''سر! تین فرض ہوتے ہیں''۔

استاد : ''کون کون سے''۔

شاگرد : ''تولیہ، صابن اور پانی''۔

✿ ✿ ✿

میڈیکل کا پروفیسر یونیورسٹی کے طلبہ کو لیکچر دیتے ہوئے کہہ رہا تھا : ''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ طریقہ علاج ایلوپیتھی ہو یا ہومیوپیتھی یا طب یونانی کیونکہ سارے راستے قبر ہی کی طرف جاتے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

گھر پر کوئی نہیں تھا دودھ والے نے گھنٹی بجائی اندر سے طوطے کی آواز آئی : ''کون ہے؟''۔

دودھ والے نے کہا : ''دودھ والا''۔

طوطے نے پھر پوچھا : ''کون ہے؟''۔

دودھ والے نے پھر جواب دیا : ''دودھ والا''۔

آخر بار بار ایک ہی سوال سے تنگ آ کر دودھ والے نے پوچھا : ''آخر تم کون ہو؟''۔

طوطے نے کہا : ''دودھ والا''۔

✿ ✿ ✿

کچھ لوگوں نے شوقیہ گلوکار کو اپنے گھر دعوت دی جب گلوکار گھر آیا تو اس نے پوچھا : ''کونسا گانا سُناؤں''۔

اُن لوگوں میں سے ایک نے کہا : ''کوئی سا بھی سُنا دو ہم نے تو پڑوسیوں سے مکان خالی کرانا ہے''۔

✿ ✿ ✿

مالک اپنے ملازم کو سمجھا رہا تھا : ''دیانت داری اور عقل مندی کامیاب تجارت کے لئے ضروری ہے دیانت داری کا مطلب یہ ہے کہ جب تم کسی سے وعدہ کرو تو اسے پورا کرو چاہے اس میں نقصان ہی کیوں نہ ہو''۔

ملازم نے پوچھا : ''اور عقل مندی کا کیا مطلب ہے؟''۔

مالک بولا : ''ایسا کوئی وعدہ ہی نہ کرو جسے پورا کرنا پڑے''۔

✿ ✿ ✿

کسی نے ہاکی کے کھلاڑی سے پوچھا : ''کالج میں تمھارا بھائی کیسا ہے؟''۔

کھلاڑی نے جواب دیا : ''ہاف بیک''۔

اس آدمی نے پوچھا : ''میرا مطلب ہے پڑھائی میں کیسا ہے؟''۔

کھلاڑی نے جواب دیا : ''اوہ! تعلیم کے میدان میں تو وہ فل بیک ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک صاحب نے اپنی سالگرہ پر دوستوں کو مدعو کیا دوستوں نے دیکھا کہ کیک کے بیچ میں موم بتیوں کے بجائے ایک بلب جل رہا ہے۔ دوستوں نے حیرت سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا:

''یہ میری ساٹھویں سالگرہ ہے اور یہ بلب ساٹھ واٹ کا ہے موم بتیاں بہت مہنگی تھیں''۔

* * *

ایک دوست (دوسرے سے) : ''یار! اپنے خان صاحب کی قوت سماعت بالکل ختم ہوگئی ہے اب شاید ان کو نوکری سے نکال دیا جائے''۔

دوسرے دوست نے کہا : ''یار! کیسی باتیں کر رہے ہو ان کو تو ترقی دے کر شعبہ شکایات کا انچارج بنا دیا گیا ہے''۔

* * *

ایک بچہ بہت شرارتی تھا وہ ہمیشہ پڑوسی کے کتے کو چھیڑتا رہتا تھا ایک دن پڑوسی نے تنگ آ کر بچے کو ڈراتے ہوئے کہا

''اگر اب تم نے میرے کتے کی ٹانگ مروڑی میں تمھاری ٹانگ مروڑوں گا، اگر تم نے میرے کتے کی گردن دبائی تو میں تمھاری گردن دباؤں گا''۔

بچے نے معصومیت سے کہا : ''انکل! اگر میں آپ کے کتے کی دم دباؤں تو پھر آپ کیا کریں گے؟''۔

* * *

سگریٹ نوشی کے ایک عادی شخص کو کسی نے مشورہ دیا کہ وہ یوگا کی مشق کرے اس طرح سگریٹ نوشی ترک کرنے میں آسانی ہوگی دس ماہ کی طویل اور صبر آزما مشقت کے بعد وہ شخص یوگا میں ماہر ہوگیا۔

کسی نے اس کی بیوی سے پوچھا : ''کیا یوگا کی مشقوں سے ان کو کوئی فائدہ بھی ہوا ہے؟''۔

بیوی نے جواب دیا : ''جی ہاں! اب وہ سر کے بل کھڑے ہو کر بھی سگریٹ پی سکتے ہیں''۔

* * *

1952 میں کراچی میں ایک بہت بڑا مشاعرہ ہوا جس میں پاکستان اور بھارت کے کئی مشہور شاعر مدعو تھے، مشاعرے کے دوران میں حفیظ جالندھری نے ایک موقع پر فراق گورکھپوری سے کہا

''شریمان رگھوپتی سہائے جی مہاراج! اب سنگھاسن پدھاریے''۔

یہ سُن کر جوش ملیح آبادی کہنے لگے : ''بھائی صاحب! اور ہمیں کتنی گالیاں دو گے؟''۔

* * *

ایک کنجوس (اپنے دوست کو ایک نیا مکان دکھاتے ہوئے) : ''یہ ڈرائنگ روم ہے، یہ کھانے کا کمرہ ہے، وہ سامنے دو سونے کے کمرے ہیں اور یہ موسیقی کا کمرہ ہے''۔

دوست (حیرانی سے کمرے میں ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے) : ''یہ کیسا موسیقی کا کمرہ ہے نہ تو اس میں کوئی ساز ہے نہ ریڈیو نہ ٹیپ ریکارڈ پھر یہ موسیقی کا کمرہ کیسے ہوا؟''۔

کنجوس نے کہا : ''ارے سازوں کی کیا ضرورت ہے ہم اس کمرے میں بیٹھ کر پڑوسیوں کا ریڈیو بخوبی سن لیتے ہیں''

* * *

استاد : ''کل اپنے والد کو ساتھ لانا ان سے بات کرنی ہے''۔

شاگرد : ''ماسٹر صاحب! میرے والد وکیل ہیں اور بغیر فیس کے وہ کسی سے بات نہیں کرتے''۔

* * *

ایک آدمی ڈاکٹر کے پاس گیا اور کہنے لگا : ''آپ گھر جا کر دیکھنے کی کتنی فیس لیتے ہیں؟''۔

ڈاکٹر نے جواب دیا : ''100 روپے''۔

اس شخص نے کہا : ''تو پھر جلدی کریں میری بیوی گھبرا رہی ہوگی''۔

ڈاکٹر نے جلدی سے ضروری سامان لیا اور اس آدمی کو کار میں بیٹھا کر چل پڑا ایک دروازے کے قریب جا کر اس شخص نے کار رکوالی اور کہا : ''یہ لیجئے 100 روپے''۔

ڈاکٹر نے پوچھا : ''کیا آپ مریضہ کو نہیں دکھائیں گے''۔

آدمی نے جواب دیا : ''دراصل میری بیوی بیمار نہیں تھی بات یہ تھی کہ کوئی بھی ٹیکسی والا 200 روپے سے کم میں مجھے یہاں لانے کو تیار نہیں تھا''۔

* * *

پاگل خانے کا نیا داروغہ پاگلوں کے ساتھ باغ میں ٹہل رہا تھا ایک پاگل نے بڑی محبت سے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہم آپ کی بے حد قدر کرتے ہیں''۔

داروغہ نے خوش ہو کر پوچھا: ''وہ کیوں؟''۔

پاگل نے جواب دیا: ''اس لیے کہ آپ بالکل ہمارے جیسے ہی معلوم ہوتے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک دیہاتی شہر میں آیا اور ٹیکسی میں بیٹھ گیا کچھ دیر بعد جب اس نے میٹر دیکھا تو اس میں 200 روپے بنے تھے جبکہ اس کے پاس صرف 150 روپے تھے۔

دیہاتی گھبرا کر بولا: ''روکو روکو، گاڑی واپس لے چلو اور جہاں پر 150 روپے بنے تھے مجھے وہاں اتار دو''۔

❁ ❁ ❁

ایک صاحب گہری نیند سو رہے تھے کہ آدھی رات کو اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بجی، جب انہوں نے ریسیور اٹھایا تو دوسری طرف سے آواز آئی: ''آپ کو جو تکلیف ہوئی اس کی معافی چاہتا ہوں بات یہ ہے کہ میں آپ کے پڑوس میں رہتا ہوں اور آپ کا کتا ساری رات بھونکتا رہتا ہے جس کی وجہ سے مجھے نیند نہیں آتی براہ مہربانی اس کا کچھ علاج کیجئے''۔

یہ کہہ کر انہوں نے فون بند کر دیا۔

اگلی رات کو اسی وقت دوسرے صاحب نے اپنے پڑوسی کو ٹیلی فون کیا اور کہا: ''آپ کو جو تکلیف ہوئی اس کی معافی چاہتا ہوں بات یہ ہے کہ وہ کتا میرا نہیں ہے''۔

❁ ❁ ❁

ایک بھکاری (راہ گیر سے): جناب! میں نے ایک کتاب ''روپے کمانے کے سو آسان طریقے''، لکھی ہے، میں کوئی معمولی بھکاری نہیں ہوں۔

راہ گیر نے حیران ہو کر پوچھا: تو پھر بھیک کیوں مانگتے ہو؟۔

بھکاری بولا: یہ اس کی سب سے آسان ترکیب ہے۔

❁ ❁ ❁

ایک دوست (دوسرے سے): ''دیکھو! میری چائے میں ایک مکھی ہے''۔

دوسرا دوست: ''یار! دل چھوٹا نہ کرو ایک مکھی زیادہ سے زیادہ کتنی چائے پی لے گی؟''۔

❁ ❁ ❁

دو سکھ ایک مسجد کے قریب سے گزر رہے تھے انہوں نے مسجد میں جھانکا اس وقت مسلمان نماز پڑھ رہے تھے۔

ایک نے دوسرے سے پوچھا: ''یہ کیا کر رہے ہیں''۔

دوسرے نے کہا: ''یہ تو مجھے معلوم نہیں لیکن اگر ہم تھوڑی دیر انہیں دیکھ لیں تو سمجھ آ جائے گی''۔

تھوڑی دیر بعد دوسرا سکھ بولا: ''پتہ تو مجھے اب بھی نہیں چلا کہ یہ کیا کر رہے ہیں البتہ یہ معلوم ہو گیا ہے کہ شرارت سب سے اگلے آدمی کی ہے''۔

❁ ❁ ❁

استاد (شاگرد سے): ''دودھ کی حفاظت کرنے کا اہم طریقہ کیا ہے''۔

شاگرد: ''جناب! دودھ کو پی لینا چاہیے''۔

❁ ❁ ❁

کرکٹ ٹیسٹ میچ ہو رہا تھا اسٹیڈیم کے گیٹ پر ایک لڑکا پاس دکھا کر اندر جانے لگا تو گیٹ کیپر نے کہا: ''یہ تمہارا پاس تو نہیں ہے''۔

لڑکے نے جواب دیا: ''یہ میرے والد صاحب کا ہے''۔

گیٹ کیپر نے پوچھا: ''وہ کیوں نہیں آئے؟''۔

لڑکے نے جواب دیا: ''وہ بہت مصروف ہیں''۔

گیٹ کیپر نے پوچھا: ''وہ کیا کر رہے ہیں''۔

بچے نے جواب دیا: ''اپنا پاس تلاش کر رہے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک کوچوان (دوسرے سے) : ''تمہارا گھوڑا سوکھی گھاس بڑے شوق سے کھا رہا ہے مگر میرا گھوڑا تو صرف ہری گھاس کھاتا ہے''
پہلا کوچوان بڑے فخر سے بولا : ''میں نے اپنے گھوڑے کی آنکھوں پر ہرے شیشوں کا چشمہ لگا رکھا ہے''۔

❁ ❁ ❁

استاد نے شاگردوں سے کہا : ''یاد رکھو بیٹا! محنت کامیابی کی کنجی ہوتی ہے''۔
ایک شاگرد : ''سر اس کا تالا کہاں لگا ہوتا ہے؟''۔

❁ ❁ ❁

ایک بھارتی فوجی کرنل کو گدھے پالنے کا بے حد شوق تھا اس نے اپنی حویلی میں کچھ گدھے پالے ہوئے تھے ایک دن اسے پتا چلا کہ اس کے ایک عزیز دوست کو ایک گدھے کی ضرورت ہے۔
اس نے دوست کو خط لکھا : ''پیارے دوست! اگر تمہیں اچھے گدھے کی ضرورت ہو تو مجھے یاد کر لینا''۔

❁ ❁ ❁

ایک شاعر نے مولانا جامیؒ کے اس شعر پر اعتراض کیا

بس کہ درجان فگار و چشم بیدارم توئی
ہر کہ پیدامی شواز دور پندارم توئی

(تو میرے دل اور آنکھوں میں اس طرح سمایا ہوا ہے کہ دور سے ہر آنے والے کو میں سمجھتا ہوں کہ تو ہی ہے)
شاعر کا اعتراض تھا : ''کہ اگر دور سے گدھا آتا دکھائی دے تو پھر آپ کیا سمجھیں گے؟''۔
مولانا نے جواب دیا : ''میں سمجھوں گا کہ تو ہی ہے''۔

❁ ❁ ❁

راہ گیر (بھکاری سے) : ''بابا! تم بھیک کیوں مانگتے ہو؟''۔
بھکاری : ''یہ دیکھنے کے لئے کہ اس دنیا میں کتنے کنجوس ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک عورت نے دوسری سے کہا : ''تم میرے ڈاکٹر کے پاس جاؤ وہ بہت قابل ہے''۔
دوسری عورت نے کہا : ''مجھے اس کے پاس جانے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ مجھے کوئی بیماری نہیں ہے''۔
پہلی عورت بولی : ''تم اس کے پاس جاؤ تو سہی وہ اتنا قابل ہے کہ تمھیں کوئی نہ کوئی بیماری بتا ہی دے گا''۔

❁ ❁ ❁

ایک شخص نے پاگل خانے کی سیر کرتے ہوئے ایک پاگل سے پوچھا : ''تم یہاں کیوں آئے ہو؟''۔
پاگل نے جواب دیا : ''اس کمبخت جمہوری نظام کی وجہ سے''۔
وہ شخص : ''وہ کیسے؟''۔
پاگل : ''لوگ کہتے ہیں کہ میں پاگل ہوں اور میں کہتا تھا کہ لوگ پاگل ہیں''۔
وہ شخص : ''پھر کیا ہوا؟''۔
پاگل : ''ہونا کیا تھا؟ ان کے حق میں ووٹ زیادہ پڑ گئے''۔

❁ ❁ ❁

ہوٹل میں گاہک نے ویٹر کو نخوت بھرے لہجے میں بلایا اور کہا : ''فرائی انڈے لے کر آؤ، زیادہ کچے ہوں نہ زیادہ پکے انہیں الٹے مت کرنا، گھی زیادہ ڈالنا، دونوں پر ذرا سا نمک ڈال دینا، کالی مرچ مت چھڑکنا، زردی سخت نہ ہونے دینا اور نیچے سے جلے ہوئے نہ ہوں''۔
آڑر سننے کے بعد ویٹر کھڑا رہا تو ان صاحب نے غصے سے کہا : ''یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو جاتے کیوں نہیں؟''۔
ویٹر نے پوچھا : ''سر! انڈے کس مرغی کے ہونے چاہئیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک دوست (دوسرے سے) : ''سمجھ میں نہیں آتا کہ شاہد نے اتنی زبردست دوڑ کیسے جیت لی''۔

دوسرا دوست : ''اس کے باپ نے کہا تھا اگر وہ یہ دوڑ نہ جیت سکا تو اسے نہانا پڑے گا''۔

❁ ❁ ❁

ایک دفعہ ایک بحری جہاز حادثے کا شکار ہوگیا اتفاق سے تین آدمی بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئے وہ ایک بیابان جزیرے پر پہنچ گئے ان میں سے ایک آدمی کو ایک چراغ ملا اسے رگڑنے پر ایک جن حاضر ہوا وہ تینوں جن کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے جن نے ان سے کہا : ''میں تمھاری ایک ایک خواہش پوری کرسکتا ہوں''۔

تینوں یہ سن کر بہت خوش ہوئے پہلا آدمی بولا : ''مجھے میرے والدین کے پاس لے چلو''۔

جن نے اس کی خواہش پوری کردی

دوسرا آدمی بولا : ''مجھے میرے بیوی بچوں کے پاس لے چلو''۔

جن نے اس کی خواہش بھی پوری کردی

پھر جن نے تیسرے آدمی سے اس کی خواہش پوچھی تو اس نے کچھ سوچ کر جواب دیا : ''میرا دل ان دونوں کے بغیر نہیں لگ رہا ایسا کرو تم ان دونوں کو واپس لے آؤ''۔

❁ ❁ ❁

پہلا دوست (دوسرے سے) : ''اس بار تمھیں سالگرہ پر کیا کیا تحفے ملے؟''۔

دوسرے دوست نے کہا : ''تحفے تو بہت ملے لیکن ایک باجا بہت اچھا ہے ایسا تحفہ اس سے پہلے کبھی نہیں ملا''۔

پہلا : ''اس میں ایسی کیا خاص بات ہے؟''۔

دوسرا : ''امی مجھے اس کو نہ بجانے کے لئے روزانہ پانچ روپے دیتی ہے''۔

❁ ❁ ❁

مجسٹریٹ (جیب کترے سے) : ''تم نے اس آدمی کی جیب سے بٹوا کس طرح نکالا کہ اسے علم ہی نہیں ہوا؟''۔

ملزم فخر سے بولا : ''جناب! اس علم کو سکھانے کی فیس پانچ سو روپے ہے''۔

❁ ❁ ❁

اپنے شاگردوں کو بجلی کے بارے میں بتاتے ہوئے پرائمری اسکول کے ٹیچر نے مناسب سمجھا کہ روزمرہ زندگی میں سے مثالیں دی جائیں چنانچہ انہوں نے ایک شاگرد کو کھڑے ہونے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

''فرض کرو میں پنکھے کا بٹن دباتا ہوں لیکن پنکھا نہیں چلتا تو اس کا کیا مطلب ہے''۔

شاگرد نے جواب دیا : ''یہی کہ آپ نے بجلی کا بل ادا نہیں کیا ہے''۔

❁ ❁ ❁

ایک کنجوس لکھ پتی سے مرنے کے بعد فرشتے نے پوچھا : ''تم نے دنیا میں کوئی نیکی کی ہو تو بتاؤ؟''۔

کنجوس نے جواب دیا : ''ایک دن میں نے فقیر کو ایک روپیہ دیا تھا، ایک مرتبہ محلے کی مسجد میں لوٹا رکھوایا تھا اور ایک بار ہسپتال کو پانچ روپے دیے تھے''۔

فرشتے نے کہا : ''یہ اپنے چھ روپے اور ایک لوٹا لو اور دوزخ میں چلنے کے لیے تیار ہوجاؤ''۔

❁ ❁ ❁

سپاہی (ایک عورت سے) : ''خاتون! جس کار نے آپ کو ٹکر ماری تھی آپ نے اس کا نمبر تو دیکھا ہوگا؟''۔

خاتون (سوچتے ہوئے) : ''نہیں میں نے اس کا نمبر نہیں دیکھا البتہ اُس کار میں ایک اسمارٹ سی عورت بیٹھی تھی اس نے گلابی رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا جس کا کپڑا ساٹھ روپے میٹر والا تھا اس کے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی تھی جس میں نقلی ہیرا لگا ہوا تھا اور بالوں میں پیتل کا کلپ تھا جس پر سونے کا پانی چڑھا ہوا تھا''۔

❁ ❁ ❁

سکول ٹیچر نے بچوں کو نیوٹن کا واقعہ سنایا : ''ایک دن نیوٹن باغ میں سیب کے درخت کے نیچے بیٹھا تھا کہ اس کے سر پر ایک سیب آ گرا اور یوں اس نے کشش ثقل کا اصول دریافت کر لیا''۔
پھر اس نے بچوں سے پوچھا : ''آپ نے اس بات سے کیا سبق حاصل کیا؟''۔
ایک بچہ بولا : ''یہی کہ اسکول سے غائب ہونا کتنی اچھی بات ہے اگر نیوٹن اس دن اسکول گیا ہوتا تو یہ اصول کبھی دریافت نہ ہوتا''۔

❁ ❁ ❁

ایک دوست (دوسرے سے) : ''ہمارے یہاں بڑے بڑے لوگ آتے ہیں''۔
دوسرے نے پوچھا : ''وہ تو سائرن والی گاڑیوں پر آتے ہوں گے؟''۔
پہلا : ''نہیں یار! وہ تو ہمارے یہاں ٹی وی پر آتے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

استاد (شاگرد سے) : ''بلبل کا مذکر بتاؤ؟''۔
شاگرد : ''جناب بلبلہ''۔
استاد (ڈنڈا اٹھاتے ہوئے) : ''اور جمع''۔
شاگرد : ''جناب! ابابیل''۔

❁ ❁ ❁

امی (منے سے) : ''بیٹا دیوار پر نہ چڑھو گر پڑے تو پانی بھی نہ مانگ سکو گے''۔
منا : ''امی! میں پانی پی کر چڑھوں گا''۔

❁ ❁ ❁

ایک اسپیشلسٹ ڈاکٹر سے ملاقات کا وقت لینے کے لئے مہینوں انتظار کرنا پڑتا تھا ایک مرتبہ یہ اسپیشلسٹ ڈاکٹر بغیر وقت دیے ایک مریض کے فلیٹ پر پہنچ گئے، مریض بہت خوش ہو کر کہنے لگا : ''آپ نے بڑی عنایت کی جو تشریف لائے لیکن آپ نے غالباً مجھے اگلے ماہ کا وقت دیا تھا''۔
ڈاکٹر مسکرا کر بولا : ''تم ٹھیک کہتے ہو دراصل تمھارے ساتھ والے بلاک میں میں نے کسی کو وقت دیا ہوا تھا میں نے سوچا جب یہاں آ ہی گیا ہوں تو کیوں نہ ایک تیر سے دو شکار کرتا چلوں''۔

❁ ❁ ❁

ایک کلرک نے اپنے افسر کو کھانے پر بلایا، کلرک اور اس کی بیوی نے اس کی خوب خاطر تواضع کی جس پر افسر بہت خوش ہوا۔ کلرک نے سوچا اب اس کی ترقی ہو جائے گی جب صاحب کھانا کھا کر جانے لگے تو کلرک کا بچہ آیا اور کہنے لگا
''ڈیڈی! یہ انکل اتنے موٹے تو نہیں پھر آپ انہیں گینڈا کیوں کہتے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک پریشان حال شخص ایک آدمی کے پاس اپنا شناختی کارڈ فارم پر کرانے کے لئے آیا۔
اس آدمی نے پوچھا : ''تمہارا نام؟''۔
اس نے جواب دیا : ''اسلم خان''۔
آدمی نے پھر پوچھا : ''باپ کا نام؟''۔
اس نے جواب دیا : ''اکرم خان''۔
آدمی نے پوچھا : ''شناختی علامت''۔
وہ شخص معصومیت سے بولا : ''لکھ دیجئے چہرے پر پریشانی کے آثار''۔

❁ ❁ ❁

مریض (ڈاکٹر صاحب سے) : ''ڈاکٹر صاحب! مجھے ایسی چیز کی ضرورت ہے جس سے میں چاق چوبند ہو جاؤں میرے رونگٹے کھڑے ہو جائیں میں لڑنے مرنے پر تیار ہو جاؤں کیا آپ نے میرے لیے نسخے میں ایسی کوئی چیز شامل کر دی ہے؟''۔
ڈاکٹر نے جواب دیا : ''نسخے میں نہیں بل میں ضرور شامل کر دی ہے''۔

❁ ❁ ❁

گاہک (دکاندار سے) : ''بھائی صاحب! آپ کے پاس چینی ہے؟''۔
دکاندار بولا : ''ہاں جناب! بالکل ہے''۔
گاہک : ''اور صابن؟''۔
دکاندار : ''جناب! وہ بھی ہے''۔
گاہک : ''اچھا تو پھر ہاتھ دھو کر آدھا کلو چینی دے دیں''۔

❁ ❁ ❁

کسی شخص کو اتفاق سے ایک بڑا سرکاری عہدہ مل گیا اس کے دوست احباب خوش ہو کر اسے مبارک باد دینے لگے مگر اس نے کسی کو بھی پہچاننے سے انکار کر دیا۔ اس نے ایک آدمی سے پوچھا : ''تم کس لئے آئے ہو؟''۔
اس آدمی نے جواب دیا : ''جناب ! افسوس کے لیے حاضر ہوا ہوں میں نے سنا ہے کہ آپ اندھے ہو گئے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

باپ مٹھائی تکیے کے نیچے رکھ کر گیا تو بچے نے مٹھائی نکال کر کھائی اور تکیہ اپنے پیٹ پر رکھ لیا: کچھ دیر بعد باپ آیا تو اس نے پوچھا : ''بیٹا! مٹھائی کہاں ہے؟''۔
بچے نے معصومیت سے جواب دیا : ''ابا جان! تکیے کے نیچے''۔

✿ ✿ ✿

استاد (رشید سے) : ''تمھارے والد کیا کرتے ہیں؟''۔
رشید : ''جی وہ وکیل ہیں''۔
استاد (آصف سے) : ''تمھارے والد کیا کرتے ہیں؟''۔
آصف : ''وہ ڈاکٹر ہیں''۔
استاد (ندیم سے) : ''اور تمھارے والد کیا کرتے ہیں؟''۔
ندیم : ''جی وہ وہی کرتے ہیں جو میری امی کہتی ہیں''۔

✿ ✿ ✿

پہلا دوست (دوسرے سے) : ''تمہارے ابو کہاں گئے ہیں؟''۔
دوسرا : ''ہسپتال میں''۔
پہلا : ''مجھے یہ سن کر بہت دکھ ہوا کہ وہ ہسپتال میں ہیں کیوں خیریت تو ہے؟''۔
دوسرا : ''خیر سے میرے ابو ڈاکٹر ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک ڈاکٹر نے اپنے ایک مریض کو بل بھجوایا جس پر درج تھا ''آج یہ بل پورے ایک سال کا ہو گیا ہے لیکن ادائیگی اب تک نہیں ہوئی''۔
مریض نے بل پر یہ عبارت لکھ کر واپس بھجوا دیا : ''سالگرہ مبارک''۔

✿ ✿ ✿

ایک انگریز کو آدم خور قبائلی پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گئے انگریز یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سردار بہت اچھی طرح سے انگریزی بول رہا تھا انگریز کو کچھ حوصلہ ہوا تو اس نے سردار سے پوچھا۔
''آپ مجھے آکسفورڈ یونیورسٹی کے پڑھے لکھے لگتے ہیں پھر آپ مجھے کیسے کھا سکتے ہیں''۔
سردار نے مطمئن لہجے میں جواب دیا : ''چھری کانٹے کے ساتھ''۔

✿ ✿ ✿

دو دوست شیخیاں بگھار رہے تھے ایک بولا : ''میں جنگل کے قریب ندی میں نہا رہا تھا کہ اچانک شیر آ گیا میری رائفل دور پڑی تھی اور مجھے تیرنا بھی نہیں آتا تھا اس لئے میں غوطہ بھی نہیں لگا سکتا تھا پھر بھی میں نے اپنے اوسان خطا نہ ہونے دیے اور شیر کے منہ پر پانی کا چھینٹا اتنے زور سے مارا کہ وہ ڈر کر بھاگ گیا''۔
دوسرا دوست بولا : ''یہ کب کا واقعہ ہے''۔
پہلا دوست : ''گزشتہ اتوار کا''۔
پہلا دوست : ''پھر تو تم درست کہتے ہو کیونکہ اسی دن ایک شیر میرے گھر آیا تھا میں نے اس کی مونچھوں کو ہاتھ لگا کر دیکھا تو وہ گیلی تھیں''۔

✿ ✿ ✿

باپ نے غصے سے بیٹے کو کہا : ''میں نے اپنا عیش و آرام غارت کیا، دن رات محنت کی، ایک ایک پیسہ جمع کر کے تمھیں میڈیکل کالج میں داخلہ دلوایا اور اب ڈاکٹر بنتے ہی تم مجھ سے کہہ رہے ہو کہ ابا جی! سگریٹ چھوڑ دیں''۔

✿ ✿ ✿

سلیم (امجد سے) : ''تمھارے ابو کیا کام کرتے ہیں''۔

امجد : ''وہ ایک ایسا آلہ بناتے ہیں جس سے دیوار کے آر پار دیکھا جاسکتا ہے''۔

سلیم (حیرت سے) : ''اچھا اس آلے کا نام کیا ہے؟''۔

امجد (اطمینان سے) : ''کھڑکی''۔

❁ ❁ ❁

ایک استاد کلاس میں سائنس کا سبق پڑھا رہا تھا سبق مشکل اور بچوں کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اچانک استاد نے کلاس سے پوچھا :

''اگر میں کہوں کہ اس وقت دن نہیں رات ہے تو آپ لوگ کیا کریں گے''۔

تمام بچے چہک کر بولے : ''جناب! ہم سو جائیں گے''۔

❁ ❁ ❁

سزائے موت کے مجرم کو بجلی کی کرسی پر بٹھا کر سزائے موت دی جا رہی تھی بجلی کا بٹن دبانے والے نے آخری وقت مجرم سے پوچھا: ''تمھاری آخری خواہش کیا ہے؟''۔

مجرم نے جواب دیا : ''میرا ہاتھ پکڑ لو''۔

❁ ❁ ❁

ایک صاحب ماہر فلکیات تھے ایک رات وہ دوربین آنکھوں سے لگائے تاروں کو دیکھ رہے تھے ان کے چوکیدار نے آسمان پر ایک ستارے کو ٹوٹتے ہوئے دیکھا تو بولا

''واہ صاحب! کیا نشانہ ہے''۔

❁ ❁ ❁

ایک جگہ شادی ہو رہی تھی گھر والوں نے دیگ کے پاس اپنے رشتے دار کو بٹھا دیا تاکہ وہ مہمانوں کو حساب سے کھانا تقسیم کرے وہ آدمی اپنے رشتے داروں کو دو بوٹیاں اور ایک آلو دیتا اور ناواقف کو ایک آلو اور شوربا۔

شادی میں ایک اجنبی کھانا لینے گیا اس کی پلیٹ میں آلو اور شوربا ڈال دیا گیا وہ بوٹی کی امید لے کر دوسری مرتبہ کھانا لینے گیا پھر شوربا اور آلو ملا تو اس نے کہا : ''بھائی صاحب! کوئی ہڈی والا آلو نہیں ہے''۔

❁ ❁ ❁

ایک شخص کو محلے کے لڑکے بہت تنگ کرتے تھے اور اسے مختلف ناموں سے پکارتے تھے ایک دن وہ صاحب اپنے دوست کے ساتھ جا رہے تھے کہ ایک لڑکے نے آواز لگائی : ''یہ تو پاگل ہے''۔

یہ سن کر اس نے اپنے دوست سے کہا : ''بھائی صاحب! یہ لڑکے آپ کو پاگل کہہ رہے ہیں''۔

دوست نے کہا : ''جی نہیں، یہ آپ کو کہہ رہے ہیں''۔

اس شخص نے کہا : ''ہرگز نہیں، یہ آپ ہی کو کہہ رہے ہیں مجھے تو یہ چھوہارہ کہتے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک افیمی قبرستان میں گھومتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ ایک ٹوٹی ہوئی قبر میں گر گیا اور گرنے کے ساتھ ہی اسے نیند آ گئی۔

دوسرے دن صبح کو اُٹھا تو اپنے آپ کو قبرستان میں دیکھ کر تعجب سے بولا:

''غضب خُدا کا! قیامت آ گئی اور صرف میں ہی زندہ ہو کر قبر میں سے نکلا ہوں باقی سب بے خبر سو رہے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک پاگل ماچس کی تیلیاں جلا رہا تھا اس نے ایک تیلی جلائی تو نہیں جلی دوسری جلائی تو وہ بھی نہ جلی تیسری جلائی تو وہ بھی نہ جلی جب چوتھی جلائی تو وہ جل گئی اس نے وہ تیلی بجھا کر جیب میں رکھ لی اور بولا : ''وہ تیلیاں تو خراب تھیں یہ ٹھیک ہے اس کو سنبھال کر رکھ لیتا ہوں یہ کام آئے گی''۔

❁ ❁ ❁

ایک پاکستانی نے امریکہ میں جلیبیاں بنانے کا کام شروع کیا تو ایک امریکی روزانہ اس سے 5 کلو جلیبیاں خرید کر لے جاتا رہا ایک دن پاکستانی نے اس سے پوچھا : ''آپ اتنی جلیبیوں کا کیا کرتے ہیں؟''۔

امریکی نے جواب دیا : ''ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ان ٹیوبوں میں رس کیسے بھرا جاتا ہے''۔

❁ ❁ ❁

جارج برنارڈ شا کو ایک نقاد مسلسل چند روز تک خط لکھتا رہا جس میں برنارڈ شا کی تحریروں پر کڑی نکتہ چینی کی گئی تھی۔

ایک روز برنارڈ شا نے اسے خط میں یوں لکھا۔

''اپنی تحریروں کے بارے میں خود میری بھی وہی رائے ہے جو آپ کی ہے لیکن لاکھوں پڑھنے والوں کے خلاف میں اور آپ کر بھی کیا سکتے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ہر پانچ چھ میل بعد کار کا انجن گرم ہو جاتا جس کو ٹھنڈا کرنے کے لیے ریڈی ایٹر میں پانی ڈالنا پڑتا پانچویں مرتبہ جب مالک نے پانی ڈالنے کے لئے کار روکی تو نوکر سے رہا نہ گیا تو اس نے کہا۔

''جناب! دولاکھ کی گاڑی میں دوسو روپے کا نلکا لگا لیتے تو کیا حرج تھا''۔

✿ ✿ ✿

ایک فوجی افسر جوانوں کو مسلسل دوڑائے چلا جا رہا تھا جبکہ جوان مسلسل دوڑ کر بہت زیادہ تھک چکے تھے اچانک افسر نے ان کو روک کر کہا ''میں آنکھیں بند کرتا ہوں تم میں سے جو مزید دوڑنا چاہے وہ ایک قدم آگے آ جائے''۔

یہ کہہ کر افسر نے آنکھیں بند کر لیں جب اس نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ ایک فوجی گھبرایا ہوا آگے کھڑا ہے۔

افسر نے اسے شاباش دی اور کہا: ''شاباش! اس ملک کو تم جیسے جوانوں کی ہی ضرورت ہے''۔

جوان بولا: ''سر! میری بات سنیں میں ایک قدم آگے نہیں ہوا بلکہ یہ سب ایک قدم پیچھے ہو گئے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

نوکری کا امیدوار (سیٹھ سے): ''جناب! میں بہت غریب ہوں نہ میرے پاس کھانے کو روٹی ہے نہ رہنے کو مکان''

سیٹھ نے کہا: ''تو کیا ہوا بھائی! خیالی پلاؤ پکاؤ اور ہوائی قلعے میں رہو''۔

✿ ✿ ✿

استاد (شاگرد سے): ''پانی کا کیمیائی فارمولا بتاؤ''۔

شاگرد: ''جناب! H,I,J,K,L,M,N,O''۔

استاد: ''یہ کیا بدتمیزی ہے؟''۔

شاگرد: ''جناب! آپ نے ہی تو کہا تھا H to O''۔

✿ ✿ ✿

ایک میاں بیوی کو ایک فلم کے ٹکٹ بذریعہ ڈاک ملے، بھیجنے والے کا نام اور پتہ درج نہیں تھا شوہر کا دعویٰ تھا کہ یہ ٹکٹ یقیناً اس کے کسی دوست نے بھیجے ہیں جبکہ بیوی کا اصرار تھا کہ یہ اس کی کسی سہیلی نے بھیجے ہیں آخر کار فلم کا وقت ہونے پر وہ فلم دیکھنے چلے گئے۔

جب وہ فلم دیکھ کر لوٹے تو دیکھا کہ گھر کا سارا سامان غائب ہے اور ایک کاغذ پر لکھا تھا ''فلم دیکھنے کا بہت بہت شکریہ''

✿ ✿ ✿

ایک بچہ سکول سے رزلٹ کارڈ لے آیا اور سیدھا باپ کے پاس پہنچا اور خوشی سے بولا: ''ابو ابو! آپ بہت خوش قسمت ہیں''۔

باپ نے حیران ہو کر پوچھا: ''وہ کیسے؟''۔

بچہ: ''آپ کو میرے لئے نئی کتابیں نہیں خریدنا پڑیں گی میں اسی کلاس میں رہ گیا ہوں''۔

✿ ✿ ✿

انتخاب جیتنے کے بعد ایک امیدوار نے اپنے علاقے کے لوگوں کو دعوت دی۔ میزبان اور مہمان دسترخوان پر بیٹھ گئے اور کھانے کے ساتھ پورا انصاف ہونے لگا۔ اسی دوران میں ایک اور صاحب آ گئے۔

میزبان نے کہا: ''آپ بھی کچھ تناول فرمائیں''۔

وہ صاحب کہنے لگے: ''جناب! مجھے بھوک تو نہیں لیکن تھوڑا بہت کھا لیتا ہوں تاکہ آپ کا نمک خوار بن جاؤں''۔

اس پر میزبان برجستہ بولے: ''صاحب! ہمارے ہاں کھانے میں نمک نہیں پڑتا اس لیے آپ خوار ہی ہوں گے''۔

✿ ✿ ✿

نئی نویلی دلہن کوئی کام نہ کرتی تھی جبکہ شادی کو ایک ماہ ہو گیا اور اس نے کام کو ہاتھ تک نہ لگایا تھا۔

دولہا والدین کی اکلوتی اولاد تھا۔ تنگ آ کر ماں بیٹے نے ایک منصوبہ بنایا صبح اٹھتے تو دونوں نے ہاتھ میں ایک ایک جھاڑو پکڑ لی اور لڑنے لگے۔ ماں کہتی جھاڑو میں دوں گی بیٹا کہتا نہیں میں دوں گا۔

ان کا خیال تھا کہ دلہن یہ سن کر خود جھاڑو دینے لگے گی بہو نے شور سنا تو کمرے سے اٹھ کر آئی اور لڑنے کی وجہ پوچھی اور سن کر کہنے لگی ''اس میں لڑنے کی کیا بات ہے امی! ایک دن جھاڑو آپ دیا کریں ایک دن یہ''۔

* * *

ایک غریب شاعر سڑک پر تقریباً بھاگتے ہوئے جا رہا تھا ایک ادیب دوست نے انہیں پریشان دیکھا تو روک کر وجہ پوچھی

شاعر صاحب سانس درست کرتے ہوئے بولے : ''میری بیوی بیمار ہے میں کفن دفن کا انتظام کرنے والوں کے پاس جا رہا ہوں''۔

دوست نے حیرانی سے پوچھا : ''حضرت ڈاکٹر کے پاس یا کفن دفن والوں کے پاس؟''۔

شاعر نے اداس لہجے میں جواب دیا : ''تم سے کیا پردہ تم تو جانتے ہو کہ میں بہت غریب ہوں بیچ کے دلال کی فیس کا بار برداشت نہیں کر سکتا''۔

* * *

استاد نے شاگرد سے پوچھا : ''بتاؤ چائے نقصان دہ ہے یا فائدہ مند''۔

شاگرد نے جواب دیا : ''جناب! اگر پلانی پڑے تو نقصان دہ ہے اور اگر کوئی پلائے تو فائدہ مند''۔

* * *

دو دوست آپس میں باتیں کرتے ہوئے جا رہے ہوتے ہیں۔

ایک دوست : ''بتاؤ دادی اور نانی میں کیا فرق ہے؟''۔

دوسرا دوست : ''ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ نانی اماں کے بال لال ہوتے ہیں اور دادی اماں کے سفید''۔

* * *

گاہک (قصائی سے) : ''یار! جلدی کرو میرا قیمہ بنا دو''۔

قصائی : ''بابو جی! پہلے چوہدری صاحب کی بوٹی بنا دوں پھر آپ کا قیمہ بھی بنا دوں گا''۔

* * *

ایک صاحب کو مسجد میں پہلی بار دیکھ کر مولوی صاحب نے کہا : ''بڑی خوشی کی بات ہے آپ نیکی کے راستے پر آ گئے ضرور آپ کی دین دار بیوی نے آپ کو یہاں آنے کی تلقین کی ہو گی؟''۔

اس صاحب نے جواب دیا : ''جی ہاں! مجھے دو باتوں میں سے ایک کو چننا تھا کہ آپ کا وعظ سنوں یا اس کا''۔

* * *

ایک گاہک نے ویٹر سے پوچھا : ''تمہیں اس ہوٹل میں آئے ہوئے کتنے دن ہوئے ہیں''۔

ویٹر نے جواب دیا : ''جناب! ابھی تو صرف تین دن ہوئے ہیں ویسے کیا بات ہے؟''۔

گاہک نے کہا : ''کچھ نہیں، میرا خیال ہے کہ میں نے کھانے کا آرڈر تمھارے آنے سے پہلے دیا تھا''۔

* * *

جب ملا نصیر الدین کا آخری وقت آیا اور انھیں اپنے بچنے کی امید نہ رہی تو انھوں نے تمام دوستوں اور رشتے داروں سے ملنے سے انکار کر دیا، اسی دوران ایک ایسا دوست ان سے ملنے آیا جو نماز روزے کا پابند نہیں تھا۔ ملا نے اسے فوراً اندر بلا لیا اس نے حیرت سے پوچھا : ''ملا صاحب! آپ نے دوسرے لوگوں سے تو ملنے سے انکار کر دیا مگر مجھ سے ملنا کیوں پسند فرمایا؟''۔

ملا صاحب بولے : ''مجھے یقین ہے کہ میں ان سب لوگوں سے جنت میں ملاقات کروں گا لیکن آپ کے ساتھ میری یہ آخری ملاقات ہے''۔

* * *

ایک سکول میں وزیر تعلیم آنے والے تھے سارا عملہ فکر مند تھا۔ اساتذہ نے بچوں کو سوالات کی مشق کروادی ایک لڑکے کو صرف اس بات کی مشق کروائی گئی کہ جب وزیر تعلیم تم سے پوچھیں کہ تمھیں کس نے بنایا تو جواب دینا ہمیں اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔

وقت مقررہ پر وزیر تعلیم تشریف لائے تو انہوں نے کلاس سے سوال کیا : ''بھئی! آپ لوگوں کو کس نے بنایا ہے؟''۔

پوری کلاس پر خاموشی چھائی رہی، وزیر تعلیم نے یہی سوال جب دوبارہ پوچھا تو ایک چھوٹی سی بچی نے اپنی سیٹ سے اٹھ کر کہا : ''سر! جس لڑکے کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے وہ آج اسکول نہیں آیا''۔

✿ ✿ ✿

ایک آدمی (ڈاکٹر سے) : ''ڈاکٹر صاحب! میرے بیٹے کا قد نہیں بڑھ رہا اس کا کوئی علاج بتائیں؟''۔

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا : ''اس کا نام مہنگائی رکھ دیجئے خود بخود بڑھنے لگے گا''۔

✿ ✿ ✿

دو آدمی ریل میں سفر کر رہے تھے ان میں سے ایک شخص کے سر پر تھوڑے سے بال تھے۔

دوسرے شخص نے اس سے پوچھا : ''بھائی صاحب! آپ کے کتنے بال بچے ہیں؟''۔

اس آدمی نے جواب دیا : ''بس یہی دو چار بچے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک پڑوسی (دوسرے سے) : ''احمد صاحب! آپ اپنے بچے کو سمجھا لیں''۔

احمد نے پوچھا : ''میرے بیٹے نے کیا کیا ہے؟''۔

پڑوسی : ''وہ میری نقل کرتا ہے''۔

احمد : ''میں نے اسے ہزار بار منع کیا ہے کہ احمقوں کی نقل مت کیا کرو''۔

✿ ✿ ✿

بیٹا (ماں سے) : ''امی جان! مجھے پانچ روپے دیں میں نے ایک غریب آدمی کو دینے ہیں''

ماں نے پوچھا : ''وہ آدمی کہاں ہے؟''

بیٹے نے جواب دیا : ''امی! وہ گلی کی نکڑ پر کھڑا آئسکریم بیچ رہا ہے''

✿ ✿ ✿

گڈو نے اپنے باپ سے پوچھا : ''مس کسے کہتے ہیں؟''۔

باپ نے جواب دیا : ''جو گھنٹوں لیکچر دیتی ہے، ڈانٹتی ہے اور کبھی کبھی کان بھی مروڑ دیتی ہے''۔

گڈو نے کہا : ''سمجھ گیا ڈیڈی! ممی آپ کی مس ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک استاد نے بچوں سے کہا : ''میں جیسے ہی 'ڈس' کہوں تم سب بھاگ کر ادھر ادھر بکھر جانا''۔

ابھی استاد نے صرف ڈس ہی کہا تھا کہ سب بچے بھاگ کھڑے ہوئے مگر ایک بچہ اپنی جگہ پر ہی کھڑا رہا۔

استاد نے اس سے پوچھا : ''تم کیوں نہیں بھاگے؟''۔

بچے نے معصومیت سے جواب دیا : ''سر! میں آپ کی مس کا انتظار کر رہا تھا''۔

✿ ✿ ✿

راہ گیر (بھکاری سے) : ''تم سارا دن بھیک مانگتے ہو اور اب رات کو بھی بھیک مانگ رہے ہو؟''۔

بھکاری نے جواب دیا : ''جناب! یہ مہنگائی کا زمانہ ہے دن رات محنت کرنا پڑتی ہے''۔

✿ ✿ ✿

بھکاری (راہ گیر سے) : ''اللہ کے نام پر ایک روپے کا سوال ہے بابا''۔

راہ گیر بولا : ''اگر تمھیں بھوک لگی ہے تو کھانا کھلا دوں؟''

بھکاری : ''لعنت بھیجو کھانے پر، صبح سے ایک روپے کی خاطر پانچ مرتبہ کھانا کھا چکا ہوں''۔

✿ ✿ ✿

ایک عورت کسی فوٹو گرافر کی دکان پر جا کر کہنے لگی: ''تم اچھے فوٹو گرافر نہیں ہو تمھیں تصویر بنانی ہی نہیں آتی وہ دیکھو سامنے کتنی بھدی، بدصورت اور موٹی کالی عورت کی تصویر بنائی ہے''۔
فوٹو گرافر نے ہنس کر جواب دیا: ''محترمہ! جسے آپ تصویر سمجھ رہی ہیں وہ آئینہ ہے۔



ایک عورت (ڈاکٹر سے): ''ڈاکٹر صاحب! میری زبان دیکھیے میں پانچ منٹ سے باہر نکالے بیٹھی ہوں''۔
ڈاکٹر نے کہا: ''بس محترمہ! زبان اب اندر کرلیں مجھے آپ کے لیے نسخہ لکھنا تھا وہ میں نے سکون سے لکھ لیا ہے''۔



ایک بار ملا نصیرالدین نے دیکھا کہ شہر کے سب سے بڑے عالم آغا صاحب کہیں جا رہے تھے کہ اچانک بارش شروع ہوگئی اور وہ بارش سے بچنے کے لیے کسی سایہ دار جگہ کی تلاش میں ادھر اُدھر دوڑنے لگے۔
ملا نے تند لہجے میں کہا: ''آغا صاحب! کمال ہے آپ اللہ کی رحمت سے بھاگ رہے ہیں۔ آپ جیسے شخص سے یہ توقع نہ تھی''۔
آغا صاحب شرم کے مارے آہستہ ہوگئے۔ ایک روز آغا صاحب نے ملا کو بارش کے دوران میں بھاگتے ہوئے دیکھا تو آغا صاحب نے کہا: ''ملا! اب آپ اللہ کی رحمت سے کیوں بھاگ رہے ہیں؟''
ملا نے جواب دیا: ''اس لیے کہ پاؤں کے نیچے آکر اللہ کی رحمت کی بے ادبی نہ ہو جائے''۔



ایک دوست (دوسرے سے): ''کیا تمھاری بچپن کی کوئی خواہش بڑے ہونے کے بعد پوری ہوئی؟''
دوسرا دوست: ''ہاں بچپن میں جب لمبے بال رکھنے کی کوشش کرتا تھا تو امی قینچی سے کاٹ دیتی تھیں اس وقت میں اکثر سوچا کرتا تھا کہ کاش میں گنجا ہوتا''۔



ایک دیہاتی نوجوان پہلی مرتبہ کراچی آیا اسے مزار قائد پر جانا تھا لیکن اسٹیشن سے نکل کر وہ بوکھلا گیا اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ کس طرف جائے اس نے ایک پولیس والے سے مدد لینے کا فیصلہ کیا اور اس کے قریب جا کر جھجکتے ہوئے بولا ''بھائی صاحب! میں قائداعظم کے مزار پر جانا چاہتا ہوں''۔
پولیس والا اس وقت دو چار لوگوں سے مک مکا میں مصروف تھا۔ اس کی طرف دیکھے بغیر ڈپٹ کر بولا
''ٹھیک ہے..... اس دفعہ چلے جاؤ..... اگر آئندہ جانے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا''۔



ایک دفعہ ایک چور نے اپنی منگیتر کو سونے کا سیٹ دیا منگیتر نے خوش ہو کر پوچھا: ''اس سیٹ کی قیمت بھلا کیا ہوگی''۔
چور نے جواب دیا: ''تین سال قید بامشقت''۔



ایک صاحب جو اسٹیج پر جاتے ہوئے گھبراتے تھے اور جنھیں تقریر کرنا نہیں آتا تھا ایک بار وہ یوں حاضرین سے مخاطب ہوئے: ''معزز... خوا... خواتین وحضرات! مم..... میں جب یہاں آنے کے لیے روانہ ہوا تھا تو جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا وہ صرف مجھے معلوم تھا یا میرے خدا کو..... لیکن اب وہ صرف خدا کو معلوم ہے.....''۔



میاں بیوی کسی بات پر آپس میں بحث کر رہے تھے منا باہر سے آیا اور بولا: ''آپ کیوں لڑ رہے ہیں؟''
بیوی نے کہا: ''منے! تم اپنے ابو سے مت بولنا میں تمھیں دو روپے دوں گی''۔
میاں نے کہا: ''منے! تم اپنی امی سے مت بولنا میں تمھیں تین روپے دوں گا''۔
منا جلدی سے بولا: ''نکالیے پانچ روپے، میں آپ دونوں سے نہیں بولتا''۔



ریل گاڑی کی کھڑکی سے ایک خاتون کی انگلی کٹ گئی اس نے محکمے پر دو لاکھ روپے کا دعویٰ کر دیا۔

جج نے پوچھا : ''ایک انگلی کے کٹ جانے کا اتنا زیادہ معاوضہ؟''

خاتون نے جواب دیا : ''جناب! اس انگلی کی قیمت دو لاکھ روپے بھی کم ہے میں اپنے کروڑ پتی شوہر کو اس انگلی پر نچایا کرتی تھی''۔



ایک شاعر اپنی ہی غزل کے متعلق تبصرہ کرنے کے مرض میں مبتلا تھا۔ کسی مشاعرے میں اپنی غزل شروع کرنے سے پہلے بولے : ''اپنی غزل میں مجھے یہ شعر خاص طور پر پسند ہے''۔

یہ سن کر ایک نوجوان نے برجستہ کہا ''ذرہ نوازی ہے جناب کی ورنہ شعر کس قابل ہے''۔



ایک برطانوی فوجی افسر جو کہ ایک مشہور سیاست دان کا بیٹا تھا۔ اپنی خاندانی عظمت پر بہت ناز کرتا تھا۔ جب بھی موقع ملتا دوسروں کو اپنے خاندان کے بارے میں ضرور بتاتا۔

ایک دن وہ افسر ایک رنگروٹ پر، جو کسی گاؤں کا رہنے والا تھا، خوب برس رہا تھا : ''جانتے ہو میرا باپ کون ہے؟''

رنگروٹ نے بڑی حیرانی سے افسر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا : ''نہیں جناب! کیا آپ اپنے باپ کے بارے میں نہیں جانتے''۔



ایک آدمی جعلی نوٹ چھاپتا تھا ایک مرتبہ غلطی سے پندرہ روپے کا نوٹ چھپ گیا اس نے سوچا شہر میں تو کوئی بے وقوف نہیں بنے گا۔ اس لیے کیوں نہ اس کو کسی گاؤں میں جا کر استعمال کیا جائے۔

وہ ایک گاؤں میں گیا اور نوٹ دے کر کھلے پیسے مانگے۔

دکاندار نے نوٹ لے کر اس کو ساڑھے سات سات روپے کے دو نوٹ دے دیے۔



استاد (شاگرد سے) : ''تم نے مضمون اتنا چھوٹا کیوں لکھا ہے''۔

شاگرد (معصومیت سے) : ''تاکہ آپ کو پڑھنے میں دیر نہ لگے''۔



ایک عورت کو سامنے سے آنے والی کار نے ٹکر ماردی عورت انتہائی غصے کے عالم میں کار سے باہر نکلی اور ٹکرانے والی کار کے ڈرائیور سے بولی : ''تم لوگ کس طرح گاڑی چلاتے ہو نہ جانے تمھارا دھیان کہاں ہوتا ہے؟ صبح سے یہ چوتھی گاڑی ہے جس سے میری گاڑی ٹکرائی ہے''۔



لیفٹنٹ نے سپاہی سے کہا : ''تم نے مجھے سلیوٹ نہیں کیا اب تمھاری سزا یہ ہے کہ مجھے سو بار سلیوٹ کرو''۔

اتنے میں ایک میجر صاحب آ گئے انہوں نے لیفٹنٹ سے کہا : ''سلیوٹ کا جواب سلیوٹ سے دیا جاتا ہے لہٰذا تم بھی اسے ہر بار سلیوٹ کا جواب سلیوٹ سے دو''۔



ماں (منے سے) : ''رات میں نے الماری میں دو لڈو رکھے تھے اب ایک کیوں ہے؟''

منا (معصومیت سے) : ''وہ ایک اندھیرے میں مجھے نظر نہیں آیا''۔



ڈاکٹر (مریض سے) : ''آپ سگریٹ نوشی چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟''

مریض : ''میں سگریٹ تو چھوڑ سکتا ہوں مگر نوشی نہیں''۔

ڈاکٹر : ''کیا مطلب؟''

مریض : ''نوشی میری بیٹی کا نام ہے''۔



نوجوان بیٹسمین کھیلنے جارہا تھا اور بہت نروس تھا۔ جب وہ میدان میں جانے لگا تو ایک تماشائی نے اسے مخاطب کیا"سنیں! میں نے آپ پر شرط لگائی ہے"۔

بیٹسمین کا چہرہ خوشی سے کِھل اُٹھا اور وہ بولا : "کہیں میں خوشی کے مارے صفر پر ہی نہ آؤٹ ہو جاؤں؟"

تماشائی نے کہا : "خدا کرے! ایسا ہی ہو کیونکہ میں نے یہی شرط لگائی ہے"۔

❁ ❁ ❁

کلفٹن پر ایک صاحب بہت تیز اور اونچا گھومنے والے جھولے پر بہت دیر سے بیٹھے تھے، بار بار جھولا رکتا سب لوگ اتر جاتے لیکن وہ صاحب بیٹھے رہتے حتیٰ کہ جھولا دوبارہ چلنے لگتا۔ بہت دیر سے جھولے لیتے لیتے ان کی حالت خراب ہو چکی تھی چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں، رنگ نیلا پڑ گیا تھا اور ابکائیاں آرہی تھیں۔ دوست احباب ان کی منتیں کرنے لگے لیکن وہ جھولے سے اترنے کو تیار نہیں تھے۔

بالآخر ایک دوست نے پوچھا : "آخر کیا بات ہے تمھیں کیوں یہ جھولا اتنا پسند آگیا ہے کہ جان پر کھیل رہے ہو؟"

وہ صاحب بولے : "پسند نہ پسند کو بھاڑ میں ڈالو، اس جھولے والے نے مجھ سے چار سو روپے ادھار لے رکھے ہیں ایک سال ہو گیا دینے کا نام نہیں لے رہا مجھے اب حساب برابر کرنے کا اس کے سوا اور کوئی طریقہ نہیں سوجھ رہا کہ چار سو روپے کا جھولا جھول لوں"۔

❁ ❁ ❁

عینک ساز (گاہک سے) : "آئیے جناب! آپ کو کس قسم کی عینک بنوانی ہے"۔

گاہک نے حیران ہو کر پوچھا : "آپ کو کیسے پتا چلا کہ مجھے عینک بنوانی ہے"۔

عینک ساز : "اندازہ نہیں سر! مجھے تو آپ کو دیکھتے ہی یقین ہو گیا کہ آپ کو عینک کی ضرورت ہے کیونکہ آپ دروازے کی بجائے کھڑکی کے راستے سے اندر آئے ہیں"۔

❁ ❁ ❁

بیوی اپنے شوہر سے کہنے لگی : "حیرت ہے آپکو حلوہ پسند نہیں آیا، بچے تو حلوے کی تین پلیٹیں ختم کر چکے ہیں"۔

اس وقت اندر سے آواز آئی : "امی! ایک پلیٹ اور چاہیے، جوڑنے کو صرف دو کتابیں رہ گئی ہیں"۔

❁ ❁ ❁

مردم شماری کرنے والے نے اپنا رجسٹر کھولتے ہوئے ایک خاتون سے کہا : "آپ کا کہنا ہے کہ پڑوسی آپ کے دور کے رشتے دار ہیں مہربانی کر کے اس رشتے کی تفصیل بتا دیجئے"۔

اس خاتون نے جواب دیا : "ہمارا کتا ان کے کتے کا بہنوئی ہے"۔

❁ ❁ ❁

بھکاری (عورت سے) : "خدا کے واسطے مجھے کیک کا ٹکڑا کھانے کے لیے دیں میں دو دن سے بھوکا ہوں"۔

عورت نے پوچھا : "کیا روٹی سے بھوک نہیں مٹ سکتی؟"

بھکاری نے جواب دیا : "مٹ تو سکتی ہے مگر کیک اس لیے مانگ رہا ہوں کہ آج میری سالگرہ کا دن ہے"۔

❁ ❁ ❁

کسی شخص نے ایک عالم سے پوچھا : "مولانا صاحب! انگریز کہتے ہیں کہ ڈاڑھی رکھنا خلاف فطرت ہے کیونکہ انسان اس کے بغیر پیدا ہوتا ہے اور اسے ڈاڑھی کے بغیر ہی رہنا چاہیے"۔

شاہ صاحب نے فرمایا : "بھائی! اگر یہ اصول مان بھی لیا جائے تو انگریزوں کو چاہیے کہ اپنے دانت توڑ دیں کیونکہ یہ بھی تو بعد میں پیدا ہوتے ہیں"۔

مجلس میں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے بے ساختہ کہا : "حضرت! کیا دندان شکن جواب دیا ہے"۔

❁ ❁ ❁

شہزادہ (بادشاہ سے) : ''ابا جان! باہر آپ سے چند مصور ملنے آئے ہیں''۔

بادشاہ : ''بیٹا! پتہ چلاؤ کہ وہ کیا چاہتے ہیں''۔

شہزادہ : ''ابا جان! وہ آپ کی شکل دیکھ کر فرعون کی تصویر بنانا چاہتے ہیں''۔



ایک وکیل نے وصیت کی کہ اس کی تمام جائیداد اور روپیہ پیسہ اس کے مرنے کے بعد پاگلوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

لوگوں نے اس کارِ خیر کی وجہ پوچھی تو وکیل صاحب نے فرمایا : ''یہ سب کچھ مجھے ایسے ہی لوگوں سے ملا ہے''۔



ایک خاتون صبح سویرے بیکری پر گئی اور اپنے بیٹے کی سالگرہ کا کیک تیار کرنے کا حکم دیا۔ شام کو محترمہ کپڑے بدل کر اور بناؤ سنگھار کر کے کیک لینے گئی تو دکاندار رسید لے کر کچھ دیر انہیں غور سے دیکھتا رہا پھر بولا

''ہاں ہاں یاد آیا آپ وہی کیک لینے آئی ہیں جسے تیار کرنے کا حکم آپ کی والدہ دے گئی تھیں''۔



ایک شاعر کی شادی کے دوسرے دن بیوی شاعر سے کہنے لگی : ''یاد رکھیے گا کہ مجھے کھانا پکانا نہیں آتا''۔

شاعر کہنے لگا : ''فکر کی کوئی بات نہیں گھر میں پکانے کے لیے کچھ ہے ہی نہیں''۔



دو سیاستدان بیٹھے گفتگو کر رہے تھے ایک کہنے لگا : ''مجھے علم ہے کہ تم کس کے اشاروں پر چلتے ہو''۔

دوسرا بولا : ''تم میری بیوی کو معاملے میں ہرگز نہ گھسیٹو''۔



ایک دیہاتی ریل میں سفر کر رہا تھا اسٹیشن پر گاڑی رکی تو ایک نوجوان بھاگتا ہوا آیا اور اس نے دیہاتی سے کہا : ''بھائی!

گاڑی میں میرے لیے جگہ رکھنا میں ٹکٹ لے کر ابھی آتا ہوں''

دیہاتی نے کہا : ''آجاؤ جگہ خالی ہے''۔

نوجوان نے کہا : ''میرے ساتھ فیملی بھی ہے''۔

دیہاتی کہنے لگا : ''فیملی کھڑکی سے پکڑا دو''۔



ایک خاتون نے بھکاری کو باسی روٹی دینے کے بعد کہا: ''روٹیاں تو دے دی ہیں اب کیوں کھڑے ہو؟''

بھکاری نے معصومیت سے جواب دیا : ''ان روٹیوں کو ہضم کرنے کے لیے ہاضمے کی گولیاں بھی دے دیں''۔



ایک مریض ڈاکٹر کے پاس معائنے کے لے گیا۔

ڈاکٹر نے کہا : ''اب خدا کے فضل سے تم ٹھیک ہو گئے ہو''۔

مریض نے کہا : ''ڈاکٹر صاحب! میں تو خدا کے فضل سے ٹھیک ہوا ہوں مگر حیران اس بات پر ہوں کہ آپ کس بات کی فیس لیتے ہیں''۔



ایک بڑھیا گدھے کو ہانکنے لیے جا رہی تھی ایک لڑکے نے مذاق سے کہا : ''گدھے کی اماں! سلام''۔

بڑھیا نے مسکرا کر جواب دیا : ''جیتے رہو بیٹا!''۔



ایک عورت غلطی سے کسی پروفیسر کے دفتر میں جا کر کہنے لگی : ''ڈاکٹر صاحب! براہ کرم یہ بتائیں کہ مجھے کیا بیماری ہے؟''

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے خاتون کو سر تا پا دیکھ کر بولے : ''محترم خاتون! مجھے کم از کم یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کی نظر کمزور ہے۔ آپ عینک لگوائیں، اگر آپ میرے دفتر کے باہر لگی ہوئی تختی پڑھ لیتیں تو آپ کو علم ہو جاتا کہ میں ادب کا ڈاکٹر ہوں اور یونیورسٹی میں پڑھاتا ہوں''۔



ایک سیاح جب کسی ہوٹل میں داخل ہوا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سیڑھیوں والے راستے کے اوپر دیوار پر شیر کا بڑا سا بھوسا بھرا مجسمہ تختے پر نصب تھا۔

سیاح نے ہوٹل کے مالک سے پوچھا : ''اس شاندار مجسمے کے پیچھے یقیناً ایک دلچسپ کہانی ہوگی؟''

مالک نے بوجھل پن سے کہا : ''اس شیر نے میری بیوی کو مارا ہے''۔

سیاح نے حیران ہو کر مالک سے پوچھا : ''آپ شکار کرنے کہاں گئے تھے؟''

مالک بولا : ''کہیں نہیں! یہ اس کے سر پر گر گیا تھا''۔



ایک صاحب کسی راہ گیر کو بلدیہ کے دفتر کا پتا سمجھا رہے تھے لیکن پتا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا آخر انہوں نے آسان طریقہ استعمال کرتے ہوئے کہا : ''آپ یہاں سے ایک نمبر ویگن میں بیٹھ جائیں جس گڑھے پر اچھلیں اسے گنتے جائیں پچیسواں گڑھا آنے پر پوری ویگن اچھل پڑے گی آپ بس وہیں اتر جائیں اور سامنے بلدیہ کی عمارت ہوگی''۔



جج (ملزم سے) : ''میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر تم نے یہ حرکت کیوں کی، تم ایک اچھے عہدے پر فائز تھے اور بھاری تنخواہ لے رہے تھے۔ مستقبل میں مزید ترقی کے امکانات تھے اس کے باوجود تم نے غبن کیوں کیا؟''

ملزم : ''جج صاحب! بات یہ ہے کہ انسان کو جتنا زیادہ ملتا ہے اس کی ہوس اتنی ہی بڑھتی جاتی ہے''۔

جج : ''ٹھیک ہے میں تمھیں پانچ سال کی سزائے قید بامشقت دے رہا ہوں زیادہ کی طلب ہو تو بتا دینا''۔



ایک آدمی کے گھر کے سامنے گدھا مر گیا اس نے بلدیہ والوں کو فون کیا تاکہ وہ اسے اٹھالیں متعلقہ کلرک نے کہا

''ہم نے گدھے کا کیا کرنا ہے اسے وہیں کسی جگہ دفنا دیں''۔

آدمی کچھ دیر تک خاموش رہا پھر جل بھن کر بولا : ''جناب! میں پہلے ہی دفنا دیتا پھر سوچا کہ پہلے اس کے خاندان والوں کو اطلاع کر دوں تاکہ وہ اس کا آخری دیدار کر لیں''۔



اردو کے ممتاز شاعر احمق پھپھوندی ایک مشاعرے میں بلائے گئے مشاعرے میں ایسے چند شاعر بھی تھے جو انھیں پسند نہیں تھے چنانچہ انھوں نے اپنے تخلص کا سہارا لیتے ہوئے یہ مقطع پڑھا۔

ادب نوازی اہل کمال کا کیا کہنا
مشاعروں میں اب احمق بلائے جاتے ہیں



ایک عورت اپنی سہیلی سے شکایت کر رہی تھی : ''بہن! میرا بیٹا اتنا بے پروا ہے کہ ہوسٹل جانے کے بعد خط لکھتا ہے اور نہ خیریت کی اطلاع ہی دیتا ہے''۔

دوسری عورت نے کہا : ''اس کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ تم اس کو خط لکھو کہ میں تمھیں لفافے میں سو روپے بھیج رہی ہوں تم میری طرف سے آئس کریم کھا لینا''۔

پہلی عورت نے کہا : ''مگر اس کے جواب میں وہ خط کیوں لکھے گا؟''

دوسری عورت نے کہا : ''اس لیے کہ تم خط میں سو روپے کا نوٹ ہرگز مت بھیجنا''۔

✿ ✿ ✿

ایک سیاح پیراکی کے لیے ساحل پر پہنچا اس نے پانی میں پیر ڈالا پانی نہایت ٹھنڈا تھا سیاح نے فوراً پیر باہر نکال لیا اور تولیا لپیٹ کر ساحلی ریستوران میں آیا اور جلدی سے بولا : ''کافی کا ایک مگ دے دو''۔

بیرے نے پوچھا : ''چینی کتنی پسند کریں گے''۔

سیاح نے جواب دیا : ''چینی ڈالو یا نہ ڈالو مجھے تو گرم کافی اپنے پیر پر ڈالنی ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک شریر لڑکے کی شکایت کرتے ہوئے استاد نے اس کے والد کو خط لکھا : ''محترم! آپ کا بچہ بہت شرارتی ہے، وہ پڑھائی میں بالکل دل نہیں لگاتا ہے، دوسرے لڑکوں سے لڑتا ہے اور انھیں کام بھی نہیں کرنے دیتا، آپ مہربانی کر کے اسے سمجھا دیں''۔

والد نے جواب میں لکھا : ''استاد صاحب! اگر یہی کام میں خود کر سکتا تو بچے کو اسکول میں بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟''

✿ ✿ ✿

ایک بچہ دوا نہیں کھا رہا تھا اس لیے اس کی ماں نے اسے دوا کھلانے کے لیے ایک طریقہ ڈھونڈا اور لڈوؤں کے بیچ میں گولی رکھ کر بچے کو کھانے کے لیے دی

ماں نے پوچھا : ''بیٹا! کیا تم نے لڈو کھا لیے؟''

بیٹے نے جواب دیا : ہاں امی! لیکن اس کے بیچ میں جو گٹھلی تھی وہ باہر پھینک دی ہے''۔

✿ ✿ ✿

ایک آدمی کی ٹانگ پر پھوڑا نکلا، وہ ڈاکٹر کے پاس گیا ڈاکٹر نے اسے بتایا : ''پھوڑا خطرناک ہے اس کا آپریشن کرنا پڑے گا اور آدھی ٹانگ کاٹنی پڑے گی''۔

چنانچہ آپریشن ہوا۔ آپریشن کے بعد جب مریض ہوش میں آیا تو ڈاکٹر نے کہا : ''میں تمھیں دو خبریں سناتا ہوں ایک اچھی خبر ہے اور ایک بری، بری خبر یہ ہے کہ غلطی سے دائیں کی بجائے تمھاری بائیں ٹانگ کاٹ دی گئی اور اچھی خبر یہ ہے کہ تمھارا پھوڑا خطرناک نہیں ہے۔ دو چار دن میں ٹھیک ہو جائے گا''۔

✿ ✿ ✿

دکان پر ایک خاتون ایک پونڈ مکھن لیے ہوئے آئیں اور دکاندار سے بولیں : ''مجھے افسوس ہے کہ یہ مکھن مجھ سے کیچڑ میں گر گیا اگرچہ میں نے خوب اچھی طرح دھو لیا ہے۔ لیکن پھر بھی کراہت محسوس ہو رہی ہے آپ براہ کرم اس کے بدلے مجھے دوسرا مکھن دے دیجیے یہ مکھن آپ کسی اور کو بیچ دیجیے گا۔ آپ کا نقصان بھی نہ ہوگا جو شخص اسے خریدے گا۔ اسے پتہ نہیں چلے گا کیونکہ جس چیز کے بارے میں پتہ نہ ہو وہ کراہت کا باعث نہیں ہوتی''۔

دکاندار نے سر جھکا کر کہا : ''جو آپ کا حکم......''۔

مکھن لے کر وہ دکان کے اندرونی حصے میں گیا اور اس نے مکھن کا پرانا کاغذ اتار کر نیا لپیٹ دیا پھر اسی مکھن کو خاتون کے حوالے کر دیا خاتون شکریہ ادا کر کے چلی گئی دکاندار نے مسکرا کر دکان میں رکھی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر کہا۔

''واقعی جس چیز کے بارے میں علم نہ ہو وہ کراہت کا باعث نہیں ہوتی''۔

✿ ✿ ✿

ایک پڑوسن نے دوسری پڑوسن سے کہا : ''ہماری ساری باتیں برابر والے ہمسائے سنتے ہیں''۔

دوسری نے کہا : ''تم دیوار اونچی کیوں نہیں کرا لیتیں''۔

پہلی جھٹ سے بولی : ''لو بھلا پھر میں ان کی باتیں کیسے سن سکوں گی''۔

✿ ✿ ✿

اصغر (نصیر سے) : ''یار! مجھے تنگ مت کرو میرا پہلے ہی موڈ آف ہے''۔

نصیر : ''یار! تم کبھی آن ہوتے ہو کبھی آف مجھے تو ڈر ہے کہ کہیں تم کسی دن فیوز نہ ہو جاؤ؟''



ایک صاحب اپنے دوست کے گھر گئے اچانک گھر سے شور سنائی دیا ان صاحب نے بچے سے پوچھا ''یہ کیسا شور ہے؟''

بچے نے جواب دیا : ''امی منے کی پتلون فرش پر پٹخ رہی ہیں''۔

ان صاحب نے کہا : ''مگر پتلون کی آواز تو ایسی نہیں ہوتی''۔

بچے نے جواب دیا : ''شاید منا بھی پتلون میں ہو''۔



رشید (احمد سے) : ''احتیاط سے چلا کرو ورنہ کسی دن موٹر کے نیچے آ جاؤ گے''۔

احمد : ''موٹر کے نیچے آنے سے کیا ہوتا ہے؟ میرے سر سے تو کئی بار جہاز گزر چکے ہیں''۔



ڈاکٹر (ملازم سے) : ''دیکھو دروازے پر کون ہے؟''

ملازم نے کہا : ''کوئی نیا مریض ہوگا''۔

ڈاکٹر : ''پرانا بھی تو ہو سکتا ہے؟''۔

ملازم : ''نیا ہی ہوگا کیونکہ آپ کا پرانا مریض تو کبھی واپس ہی نہیں آیا''۔



بیگم صاحبہ (ملازمہ سے) : ''تم نے مچھلی دھو کر کیوں نہیں پکائی؟''۔

ملازمہ : ''یہ بیچاری تو ساری زندگی پانی میں رہی ہے اسے دھونے کی کیا ضرورت تھی؟''۔



حجام کی ایک دکان میں شیو کراتے ہوئے ایک گاہک کے چہرے پر چھوٹا زخم لگ گیا تو اس نے حجام سے کہا

''کیا آپ کے پاس استرا ہے؟''۔

حجام نے پوچھا : ''کیا آپ خود شیو کرنا چاہتے ہیں؟''۔

گاہک نے جواب دیا : ''نہیں میں اپنا دفاع کرنا چاہتا ہوں''۔



میڈیکل کالج کے پروفیسر صاحب نے لڑکوں سے کہا : ''یہ انسانی کھوپڑی ہے بتاؤ مرد کی ہے یا عورت کی؟''۔

ایک طالب علم نے جواب دیا : ''سر! یہ عورت کی ہے''۔

پروفیسر صاحب نے کہا : ''شاباش! لیکن تم نے اتنی جلدی کیسے معلوم کر لیا؟''۔

طالب علم نے جواب دیا : ''جناب! اس کھوپڑی کے گھسے ہوئے جبڑے سے''۔



ایک دوست (دوسرے سے) : ''یار! میں جلد ہی جانوروں کی دکان کھولنے والا ہوں اگلی دفعہ جب تم آؤ گے تو مجھے جانوروں میں بیٹھا پاؤ گے''۔

دوسرا دوست بولا : ''اللہ تمھیں جانوروں کے کام میں ترقی دے لیکن جب میں دکان پر آؤں گا تو تمھیں پہچانوں گا کیسے''۔



ایک شخص پلیٹ فارم پر ٹہل رہا تھا اس نے ایک ڈبے میں ایک موٹا آدمی بیٹھا دیکھا تو اس نے قریب جا کر پوچھا

''کیوں جناب! یہ کمرہ صرف ہاتھیوں کے لیے مخصوص ہے؟''۔

موٹے نے بڑی متانت سے جواب دیا ''نہیں جی! گدھے بھی یہاں تشریف لا سکتے ہیں''۔



سید انشاء ایک دن نواب سعادت علی خان کے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ گرمی سے گھبرا کر انہوں نے دستار سر سے اتار کر رکھ دی، منڈا ہوا سر دیکھ کر نواب کو شرارت سوجھی اور نواب نے ہاتھ بڑھا کر پیچھے سے ایک ٹھونگا مار دیا۔

سید انشاء نے جلدی سے دستار سر پر رکھ لی اور کہا۔

''سبحان اللہ! بچپن میں بزرگ سمجھایا کرتے تھے کہ ننگے سر کھانا کھائیں تو شیطان ٹھونگے مارتا ہے''۔



استاد (شاگرد سے) : ''مرغے اور مرغی میں کیا فرق ہے؟''۔

شاگرد : ''جناب! مرغا سویرے اٹھتا ہے جبکہ مرغی دن چڑھے تک سوئی رہتی ہے''۔



ایک باپ اپنے بیٹے کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے اسے کہہ رہا تھا : ''بیٹا! کیا تم جانتے ہو کہ سائنسدان کیا کہتے ہیں؟ ان کا کہنا ہے کہ انسان بندر کی اولاد ہے''۔

بیٹے نے حیرانی سے پلکیں جھپکا کر پوچھا : ''ابا جان! کیا میں بھی''۔



ایک دفعہ کسی بے وقوف کا قبرستان سے گزر ہوا اس نے ایک قبر پر ایک کتبہ لگا دیکھا جس پر لکھا تھا

''ایک وکیل اور دیانت دار آدمی''۔

اس بے وقوف نے کئی مرتبہ اس کتبے کو پڑھا اور سر کھجا کر کہا : ''تعجب ہے لوگوں نے کس طرح دو شخصوں کو ایک قبر میں دفن کر دیا ہے''۔



ایک بدصورت آدمی اپنے دوست سے کہہ رہا تھا : ''میرا گھوڑا کسی چیز سے نہیں ڈرتا خواہ وہ چیز کتنی ہی ڈراؤنی کیوں نہ ہو''۔

اس کے دوست نے ہنستے ہوئے کہا : ''ہاں تمھیں دیکھنے کا عادی جو ہو گیا ہے''۔



استاد نے شاگرد سے دیر سے آنے کی وجہ سن کر پوچھا : ''ناصر! تمھاری سائیکل کی ٹکر کیسے ہوئی؟''۔

ناصر نے کہا : ''آپ کو وہ سامنے بلدیہ کی عمارت نظر آ رہی ہے نا''۔

استاد نے جواب دیا : ''ہاں''۔

ناصر نے کہا : ''بس جناب! مجھے وہ نظر نہیں آئی''۔



ماں نے اپنے شادی شدہ بیٹے سے کہا : ''بیٹے! تم پہلی بار اپنے سسرال جا رہے ہو اس لیے ہر بات بڑھا چڑھا کر کرنا''۔

وہ صاحب سسرال پہنچے تو ان کی ساس نے پوچھا : ''بیٹے! کیا تم بس سے آئے ہو؟''۔

ان صاحب نے جواب دیا : ''نہیں جہاز سے آیا ہوں''۔

سسر نے پوچھا : ''چائے پیو گے؟''۔

ان صاحب نے جواب دیا : ''نہیں میں بوتل پیوں گا''۔

یہ کہتے ہی انہیں چھینک آئی تو ساس نے گھبرا کر کہا : ''ارے تمھیں تو نزلہ کھانسی ہے''۔

ان صاحب نے جواب دیا : ''جی نہیں، مجھے نمونیا ہے اور عنقریب ٹی بی ہونے والی ہے''۔



ایک بہت موٹی عورت پلنگ پر سو رہی تھی کہ اچانک زلزلہ آ گیا اور وہ پلنگ سے گر گئی۔

شوہر دوڑتا ہوا آیا اور بولا : ''بیگم! تم زلزلے کی وجہ سے گر گئی ہو یا تمھارے گرنے سے زلزلہ آیا ہے؟''۔



بیوی (شوہر سے) : ''تمھارے اتنے گہرے دوست کی بیوی فوت ہو گئی ہے اور تم اس کے جنازے پر نہیں گئے؟''۔

میاں (سرد آہ بھر کر) : ''بیگم کس منہ سے جاؤں؟ وہ مجھے تیسری بیوی کے جنازے پر بلا رہا ہے جبکہ میں ایک بار بھی اسے نہیں بلا سکا''۔



ایک صاحب (اپنے توتلے نوکر سے) : ''جاؤ کسی پڑوسی سے اخبار لے آؤ، اگر وہ پوچھیں تو کہنا کہ میرے صاحب اس کا مطالعہ کریں گے''۔

نوکر نے پڑوسی سے کہا : ''شاب شاب! میلے شاب اکبال منگا لہے ہیں''۔

پڑوسی نے پوچھا : ''وہ کیوں''۔

نوکر نے جواب دیا : ''میلے شاب اس کا منہ کالا کریں گے''۔

❁ ❁ ❁

بچہ (ماں سے) : ''امی جان! یاد ہے آپ نے فرمایا تھا کہ انسان کو کبھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے؟''۔

ماں : ''ہاں بیٹا میں نے کہا تھا''۔

بچہ : ''آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے''۔

ماں : ''ہاں ہاں، میں نے کہا تھا مگر بات کیا ہے؟''۔

بچہ : ''آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ خدا کے کاموں میں دخل نہیں دینا چاہیے''۔

ماں : ''بھئی، آخر بات کیا ہے''۔

بچہ : ''بات یہ ہے امی کہ میں امتحان میں فیل ہو گیا ہوں''۔

❁ ❁ ❁

استاد (شاگرد سے) : ''سب سے عجیب واقعہ جو تم نے دیکھا ہو، بیان کرو''۔

شاگرد : ''جناب! آج میں نے چند لوگوں کو گھوڑا بناتے دیکھا ہے''۔

استاد : ''لکڑی کا گھوڑا؟''۔

شاگرد : ''جی نہیں، اصلی جیتا جاگتا گھوڑا۔ جب میں نے اسے دیکھا تو وہ اس کے کھروں میں کیل ٹھونک رہے تھے''۔

❁ ❁ ❁

مالک (نوکر سے) : ''یہ تم کیسی دیا سلائی اُٹھا لائے ہو کہ ایک بھی تیلی نہیں جلتی؟''۔

نوکر : ''جناب! جب میں نے دیا سلائی خریدی تھی تو سب تیلیاں جلا کر دیکھیں تھیں اس وقت سب جل رہی تھیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک دوست (دوسرے سے) : ''یار! تم اپنے دوستوں کو ہر خوشی کے موقع پر کبوتروں کا جوڑا کیوں دیتے ہو؟''۔

دوسرے دوست نے مسکراتے ہوئے کہا : ''اس لیے کہ وہ دوسرے دن میرے پاس واپس آ جاتے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

ایک شخص (دوسرے سے) : ''تمھارا بھائی میری مخالفت کر کے خود کو مصیبت میں ڈال رہا ہے''۔

دوسرا شخص : ''اس نے تمھارے خلاف کیا کہا ہے؟''۔

پہلا : ''وہ میرے خلاف لوگوں میں جھوٹی باتیں مشہور کر رہا ہے''۔

دوسرا : ''جھوٹی باتیں کرتا ہے تو پروا نہ کرو البتہ اگر تمھارے بارے میں لوگوں کو سچ سچ بتانا شروع کر دے تو پھر بے شک اس کی پٹائی کر دینا''۔

❁ ❁ ❁

ایک بچے نے اپنے ابو سے کہا : ''ابو! آپ سچ کہتے تھے کہ عورت کی بات کا اعتبار نہیں کرنا چاہیے''۔

ابو نے حیران ہو کر پوچھا : ''بیٹا! کیسی بات کر رہے ہو، آخر بات کیا ہے؟''۔

بچے نے جواب دیا : ''کل مس نے کہا تھا کہ چار اور چار آٹھ ہوتے ہیں۔ آج جب میں خوب یاد کر کے گیا تو کہنے لگیں کہ چھ اور دو آٹھ ہوتے ہیں''۔

❁ ❁ ❁

استاد صاحب نے ایک لڑکے کی درخواست پڑھی تو وہ بہت زیادہ ہنسے جب لڑکوں نے وجہ پوچھی تو استاد صاحب نے درخواست انھیں دے کر کہا کہ تم خود ہی پڑھ لو، درخواست پر لکھا تھا۔

مئودبانہ گزارش ہے، نہ دھوپ ہے نہ بارش ہے
آپ کا شاگرد بیمار ہے، اسے چھٹی درکار ہے
باپ دکاندار ہے، بخار ایک سو چار ہے
یہی میری عرضی ہے، آگے آپ کی مرضی ہے

ایک کنجوس آدمی کو اپنے ملازم کی وجہ سے بہت منافع ہوا تو اس نے ملازم کو پانچ سو روپے کا چیک بطور انعام دیا اور کہا۔
''دیکھو! اگر اگلے سال بھی اسی طرح منافع ہوا تو میں اس چیک پر دستخط کر دوں گا''۔

ایک شخص جانور اور پرندے بیچنے والے کی دکان پر گیا اور کہا: ''مجھے 200 لال بیگ، 50 چوہے اور 2 بچھو چاہئیں''۔
دکاندار نے حیران ہو کر جواب دیا: ''جناب! مجھے افسوس ہے کہ ہم آپ کو صرف چوہے فراہم کر سکتے ہیں، آخر آپ کو دوسرے کیڑے مکوڑوں کی کیا ضرورت پیش آ گئی''۔
اس شخص نے کہا: ''دراصل میرے مالک مکان نے مجھ سے مکان خالی کرنے کو کہا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ میں مکان کو بالکل اسی حالت میں چھوڑ کر جاؤں۔ جس حالت میں میں نے اس سے کرائے پر لیا تھا''۔

ایک آدمی نے آگے سے تو قیمض کرتے کے اندر کی ہوئی تھی مگر پیچھے سے باہر نکلی ہوئی تھی۔
کسی نے اس سے پوچھا: ''بھائی صاحب! کیا یہ کوئی نیا فیشن ہے؟''۔
اس نے جواب دیا: ''نہیں بھائی! اصل میں آگے سے میری قمیض اور پیچھے سے پتلون پھٹی ہوئی ہے''۔

استاد (شاگرد سے): فقرے میں استعمال کرو ''میرے منہ میں پانی بھر آیا''۔
شاگرد: ''جب میں نے نلکے کو منہ لگایا تو میرے منہ میں پانی بھر آیا''۔

ایک شخص کی نظر بہت کمزور تھی وہ عینک لگوانے کے لیے ڈاکٹر کے پاس گیا تو ڈاکٹر نے غلطی سے عام شیشوں کی بجائے دوربین کے شیشے لگا دیے جب وہ عینک لگا کر باہر نکلا تو سامنے ایک آدمی ریڑھی پر انگور بیچ رہا تھا۔
اس نے ریڑھی والے سے پوچھا: ''بھائی صاحب! یہ غبارے کتنے کے ہیں؟''۔

بچہ (دکاندار سے): ''آپ کے پاس سنہری نب والا پین ہے؟''۔
دکاندار نے کہا: ''ہاں ہے''۔
بچے نے اپنی جیب سے پین نکالتے ہوئے کہا: ''میرے پاس بھی ہے''۔

ایک دفعہ ایک بزرگ مرزا غالب سے ملنے آئے شام کا وقت تھا اندھیرا ہو گیا تھا بزرگ اٹھے اور جوتا تلاش کرنے لگے مرزا صاحب خود موم بتی لے کر آگے بڑھے تو بزرگ نے کہا: ''مرزا صاحب آپ خواہ مخواہ تکلیف نہ کریں میں اپنا جوتا خود تلاش کر لوں گا''۔
مرزا غالب بولے: ''بھائی میں موم بتی تمھارا جوتا تلاش کرنے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے لایا ہوں کہ آپ کہیں غلطی سے میرا جوتا پہن کر نہ چلے جائیں''۔

دو دوست ایک محفل میں شرکت کے لیے گئے اس محفل کے تمام لوگ باری باری کچھ نہ کچھ سنا رہے تھے ایک دوست نے گھبرا کر کہا: ''یار! اگر مجھ سے گانے کی فرمائش کی گئی تو میں کیا کروں گا''۔
دوسرے دوست نے جواب دیا: ''کرنا کیا ہے؟ تم سنا دینا، انھیں خود ہی اپنی غلطی کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا''۔

ایک شخص (ڈاکٹر سے) : ''جب آپ قبرستان سے گزرتے ہیں تو اپنا منہ کیوں چھپا لیتے ہیں؟''۔

ڈاکٹر : ''بھائی! کیا بتاؤں؟ مجھے ان مرے ہوئے لوگوں سے شرم آتی ہے کیونکہ یہ سب میری دوا ہی سے مرے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

پاگل خانے میں چار پانچ پاگل ایک جگہ بیٹھے منہ سے موٹر سائیکل کی آوازیں نکال رہے تھے اور ایک پاگل چپ چاپ بیٹھا تھا۔ ایک ڈاکٹر ادھر سے گزرا تو اسے خاموش دیکھ کر بہت حیران ہوا اس نے پاگل سے پوچھا۔

''کیا بات ہے تم موٹر سائیکل نہیں چلا رہے؟''۔

پاگل نے جواب دیا : ''میں پاگل نہیں ہوں''۔

ڈاکٹر خوش ہو کر بولا : ''یہ تو بڑی اچھی بات ہے تم اپنے گھر جا سکتے ہو''۔

پاگل نے منہ سے موٹر سائیکل کی آواز نکالی اور پھر بولا : ''میرے پیچھے بیٹھ جائیں میں آپ کو گھر چھوڑ آتا ہوں''۔

✿ ✿ ✿

ایک آدمی ہوٹل میں کھانا کھانے گیا۔ انہوں نے میز پر پڑا ہوا نیپکن اٹھا کر اپنے گلے میں لگا لیا۔ ہوٹل کے منیجر نے بیرے کو بلا کر کہا : ''ان صاحب کے گلے سے نیپکن اس طرح اتارو کہ صاحب ناراض نہ ہوں''۔

بیرا صاحب کے پاس گیا اور بولا : ''معاف کیجئے گا، آپ شیو کرائیں گے یا بال کٹوائیں گے''۔

✿ ✿ ✿

ایک شاعر (ڈاکٹر سے) : ''ڈاکٹر صاحب! میری بکری نے پٹرول پی لیا ہے اور وہ صحن میں مسلسل گھوم رہی ہے''۔

ڈاکٹر : ''فکر نہ کریں جناب! جب پٹرول ختم ہو جائے گا تو خود ہی رُک جائے گی''۔

✿ ✿ ✿

جاوید (افتخار سے) : ''یار! جب میں سرخ رنگ کی شرٹ پہنتا ہوں تو بہت حسین و جمیل نظر آتا ہوں اور جب ہنستا ہوں تو میرے منہ سے پھول جھڑتے ہیں''۔

افتخار : ''اگر جھوٹے کے سر پر سینگ ہوتے تو تم آج بارہ سنگھے ہوتے''۔

✿ ✿ ✿

ایک دکاندار نے اپنے ملازم سے کہا : ''اگر تم محنت اور ہوشیاری سے کام کرو گے تو ضرور ترقی کرو گے، مجھی کو دیکھو پہلے میں اس دکان پر ملازم تھا مگر آج مالک بنا بیٹھا ہوں''۔

نئے ملازم نے جواب دیا : ''مگر جناب! آپ کے سابق مالک جیسے بھولے بھالے لوگ آجکل کہاں ملتے ہیں''۔

✿ ✿ ✿

ایک اسکول میں نرسری کی استانی بیسویں بچے کو جوتے پہنا رہی تھی اور جھکے جھکے اس کی کمر میں درد ہونے لگا، بیسواں بچہ شرمیلا اور خاموش طبع تھا۔ جب استانی کافی جتن کرنے کے بعد اسے جوتے پہنا چکی تو بچہ بڑے سکون سے بولا

''یہ جوتے میرے نہیں ہیں''

ٹیچر کا جی چاہا کہ وہ رو دے لیکن وہ خود پر قابو پا کر بچے کے جوتے اتارنے لگی، جوتے اتار کر ابھی اس نے کمر سیدھی کی ہی تھی کہ بچہ بولا ''یہ جوتے میرے بھائی کے ہیں مگر ممی نے کہا تھا کہ آج تم پہن کر چلے جاؤ''

✿ ✿ ✿

ایک مالک نے نوکر کے دیر سے آنے پر غصے میں کہا : ''ابے الو، کہاں رہتا ہے؟''۔

نوکر : ''جناب! گھونسلے میں''۔

مالک : ''گدھے''۔

نوکر : ''حضور دھوبی کے ہاں''۔

مالک : ''بے وقوف، نالائق''۔

نوکر (معصومیت سے) : ''جناب! مجھے اس جانور کا نہیں معلوم کہاں رہتا ہے''۔

✿ ✿ ✿

بچہ (ابو سے) : ''ڈیڈی! آپ نے جو گلاب کی قلم لگائی ہے اسے ایک ہفتہ ہو گیا لیکن اب تک اس کی جڑیں نہیں نکلیں''۔

ابو نے پوچھا : ''بیٹا! تمھیں کیسے پتہ چلا؟ ''۔

بچے نے جواب دیا : ''میں اسے روزانہ اکھاڑ کر دیکھتا ہوں''۔

❁ ❁ ❁

بھکاری (راہگیر سے) : ''اللہ کے نام پر ایک روپے کا سوال ہے بابا، میں صبح سے بھوکا ہوں''۔

راہگیر : ''بابا معاف کرو، میرے پاس ایک روپیہ کھلا نہیں ہے پانچ سو روپے کا نوٹ ہے''۔

بھکاری : ''تو کیا ہوا جناب! لائیں مجھے دیں میں آپ کو چار سو ننانوے روپے واپس دیتا ہوں''۔

❁ ❁ ❁

ایک بچی نے اپنی نانی سے کہا : ''نانی جان! کیا آپ پہلے ڈراموں میں کام کرتی تھیں؟''۔

نانی نے حیران ہو کر پوچھا : ''نہیں بیٹا! تمھیں یہ کس نے کہا ہے؟''۔

بچی نے معصومیت سے جواب دیا : ''ابو امی سے کہہ رہے تھے بڑھیا آ گئی ہے اب گھر میں ہر روز ڈرامے ہوا کریں گے''۔

❁ ❁ ❁

ایک صاحب نے باغ میں مٹی کا ایک ڈھیر دیکھا تو اپنے نوکروں سے کہا : ''یہاں ایک گڑھا کھود کر اس مٹی کو دبا دو''۔

نوکروں نے حیران ہو کر پوچھا : ''تو پھر اس گڑھے کی مٹی کہاں جائے گی؟''۔

وہ صاحب بولے : ''تم بھی کتنے احمق ہو؟ اس کے لیے ایک اور گڑھا کھود لینا''۔

❁ ❁ ❁

ہوٹل کا بل ادا کرنے کے بعد رخصت ہونے والے مسافر نے اپنے سامان کا جائزہ لیا اور پھر گھبرا کر ہوٹل کے ملازم سے کہا : ''ذرا کمرہ نمبر 7 میں جا کر دیکھو میں وہاں اپنی گھڑی اور عینک تو نہیں بھول آیا؟ جلدی جاؤ، گاڑی چھوٹنے میں صرف 10 منٹ رہ گئے ہیں''۔

8 منٹ بعد نوکر دوڑتا ہوا آیا اور بڑے اطمینان سے جواب دیا : ''جی جناب! دونوں چیزیں کمرے میں میز پر رکھی ہیں''۔